شمع منوّرِ رہِ نجات

۶۵ —— ھ —— ۱۳

از

شیر بیشۂ سنّت حضرت علّامہ مولٰنا مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرّضا
محمد حشمت علیخاں قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ناشر
رضا اکیڈمی

Scanned with CamScanner

مملوکہ: — عبدالصمد قادری رضوی قادری منزل رفیع گنج اورنگ آباد (بہار)
کتبہ قادری ۱۲؍۱۱؍۱۴۳۴ھ
28/9/013

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری قدس سرہٗ

شمعِ منوّرِ رہِ نجات

۱۳ — ھ — ۶۵

مُلقّب بلقب تاریخی

شمعِ مُنوّرِ راہِ جنّت

۱۳ — ھ — ۶۵

از

شیرِ بیشۂ سُنّت حضرت علّامہ مولٰنا مفتی شاہ ابوالفتح عُبید الرّضا
محمد حشمت علیخاں قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ناشر
رضا اکیڈمی
۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with CamScanner

صہ ۱

مختصر تعارف! ۔ "شمعِ منوّرہ راہِ نجات" اور اس کے مصنفِ گرامی وقار

۱۳۶۵ھ

از عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی

دیوبندی، رافضی، نجدی وہابی خارجی — سب پہ برہم نے پائی نصرت سیدی حشمت رضا

سربلندی کامرانی چوما کرتی تھی قدم — تھا یہ فیضِ اعلیٰحضرت سیدی حشمت رضا

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ و بعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تقریبا ۴۸ کتابیں نیٹ پر ڈلوانے کے بعد اب یہ ۴۹ ویں کتاب اس جلیل القدر شخصیت کی ہے جسے دنیا شیر بیشۂ اہلسنت، مظہر اعلیٰحضرت، امام المناظرین حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ و قاری الشاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی قدس سرہٗ کے نام نامی اسم گرامی سے جانتی اور پہچانتی ہے ۔

اس دنیائے فانی میں بے شمار افراد انسانی وجود پذیر ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دار بقا کی جانب کوچ کر گئے ۔ اور آمد و رفت کا یہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا ۔ لیکن کتنے لوگوں کو دنیا نے یاد رکھا ۔ اور کتنے لوگوں کو تاریخ نے اپنے دامن میں جگہ دی ایسے نفوس قدسیہ، جامع کمالات اور عظیم المرتبت اشخاص کی تعداد بہت کم اور مختصر نظر آتی ہے کہ جنہوں نے گمگشتگان راہ منزل کی صحیح رہنمائی فرمائی، نور توحید سے تیرہ و تاریک دلوں کو منوّر و مجلّی فرمایا اور عشق پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سرشار کیا ۔ سینوں میں محبت رسول کی جوت جگائی، عظمت رسول پاک سے آشنا کیا ۔ دشمنان اسلام کے ناپاک ارادوں کو روند دیا اور ایوان باطل کو مسمار کر ڈالا ۔

انہیں اوصاف کے حامل مذکورہ بالا شخصیت ہے ۔ جن کے افعال و اقوال، کردار و اعمال، اذکار و اشغال، ارشاد و احوال ہمارے لیے باعث تقلید اور مشعل راہ ہیں ۔ جس نے نصف صدی تک اسلام و سنیت کی حفاظت و پاسبانی کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا جس کی بدولت آج دنیائے سنیت کی شمع فروزاں نظر آتی ہے ۔ جب تک وہ ہماری نظروں کے سامنے رہا ہمیں درس دیتا رہا اور ہماری نگاہوں سے دور جانے لگا تو یہی پیغام دیتا ہوا اوجھل ہو گیا ۔

پیارے حبیب کو پکار، پیارے نبی کا نام لے ⁘ دامنِ مصطفیٰ میں آ، پائے رسول تھام لے

حضور شیر بیشۂ اہلسنت کشور علوم و معرفت کے تاجدار تھے ۔ چونکہ اپنے دور کے آپ مناظر اعظم تھے اس لیے تمام علوم و فنون پر آپ کو یکساں دسترس حاصل تھی ۔ قرآن و حدیث کی توضیحات و تشریحات میں باریک بینی فرمانے کے ساتھ ہی ساتھ نحو و صرف، منطق و فلسفہ، کے مباحث کو بھی دم زدن میں حل فرما کر سامعین اور قارئین کو مطمئن کر دیا کرتے تھے

آپ کے رشحات قلم سے آپ کی عبقریت کا بھرپور اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ ایک جانب اگر آپ مایۂ ناز خطیب تھے تو دوسری جانب بہترین ادیب بھی تھے ۔ زبان و قلم دونوں کے دھنی تھے

Scanned with CamScanner

classmate
Date
Page

رسالہ "ترجمانِ اہلسنت" جو آپ کی ارادت میں نکلتا تھا اس کے علمی موضوعات آپ کی علمی عظمت پر واضح دلیل ہیں ۔ وعظ و تبلیغ، مناظرے اور بحث مباحثے سے آپ کو فرصت نہیں ملتی کہ پرورش لوح و قلم کرتے ۔ لیکن جس قدر وقت ملا اور جتنا بھی جس موضوع پر قلم اٹھایا حق ادا کردیا ۔ دلائل و براہین کے دریا بہا دیئے ۔ بیشمار تصانیف آپ کے رشحات قلم سے منصۂ شہود پر آئیں ۔ انہیں میں سے "شمع منور رہِ نجات" بھی ہے ۔ جسے قارئین بغور مطالعہ کریں اور اس دور الحاد و صلح کلیت میں اپنے دین و ایمان کے سرمائے کی حفاظت کا ہر ممکن کریں اور آپ کی آخری وصیت کو ضرور یاد رکھیں ۔

آپ نے اپنے وصال سے قبل یہ تین وصیتیں فرمائیں جو بہت تاکیدی ہیں (۱) اسلام و سنیت پر تصلب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا (۲) دشمنانِ خدا اور رسول جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی، مودودی وغیرہم سے قطعاً دور رہنا (۳) اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا ۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے (سوانح شیر بیشۂ اہلسنت ۱۹۵)

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن آج سے تقریباً ۱۵ سال قبل ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء میں عالمگیر شہرت کا حامل ادارہ رضا اکیڈمی ممبئی نے شائع کیا اور ہمارے کرم فرما مخلص دینی بھائی جناب عرفان رضا صاحب قادری رضوی نے اپنے وطن سے کافی دور ملک لبنان میں رہ کر ملازمت کرتے ہوئے نیٹ پر ڈال کر عالمِ اسلام میں پھیلانے کا کارنامہ انجام دیا ۔ پروردگار عالم ان حضرات اور اس دینی مذہبی مسلکی کام میں دامے، درمے، سخنے، قلمے حصہ لینے والوں کی کاوشوں کو طفیل سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے ۔ اور اسے ہم سب کے لیے بخشش و نجات کا ذریعہ بنائے خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور قبر و برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی شفاعت نصیب فرمائے ۔ آمین ثم آمین

پیش کردہ: ۔ فقیر عبدالصمد قادری رضوی ۔ قادری منزل ۔ محلہ بالوگنج ۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) ہند
۱۳؍ جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ مطابق ۷؍ جنوری ۲۰۲۳ء شنبہ
Mob:- 9764135477 — 6204351217 - (W.S) واٹساپ

Scanned with CamScanner

سلسلۂ اشاعت نمبر ۵۹۵

نام کتاب .... شمع منوّرِ رہ نجات (۱۳۶۵ھ)

لقب تاریخی .... شمع منور راہ جنت (۱۳۶۵ھ)

مصنف .... شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر .... رضا اکیڈمی، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹ فون: ۲۶۳۴۲۱۵۶

اشاعت بار سوم .... ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت .... دو ہزار (۲۰۰۰)

مطبع .... رضا آفسیٹ ممبئی ۳ فون : ۲۳۴۵۶۳۱۳

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا　　نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا حَکَمُ یَا عَدْلُ یَا قُدُّوْسُ یَا وَدُوْدُ یَا ھَادِیْ لَکَ الْحَمْدُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَالِکِنَا وَحَافِظِنَا وَنَاصِرِنَا وَشَافِعِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ ذَوِی الصِّدْقِ وَالصَّفَا ؛ وَ صَحْبِہٖ اُوْلِی الْحُبِّ وَالْوَفَا ؛ وَخُلَفَائِہٖ سَادَاتِنَا اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ الْاَکْبَرِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ الْاَعْظَمِ وَعُثْمٰنَ الْغَنِیِّ ذِی النُّوْرَیْنِ وَاَسَدِ اللّٰہِ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی ؛ وَ وَلَدِہِ الْاِمَامِ حَسَنِ نِ الْمُجْتَبٰی ؛ وَسِبْطِہِ الْاِمَامِ حُسَیْنِ نِ الدَّافِعِ لِلْکَرْبِ وَالْبَلَا ؛ وَفِلْذَۃِ کَبِدِہِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَا سَیِّدَۃِ النِّسَا وَقُرَّۃِ عَیْنِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَا ؛ وَابْنِہٖ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْقَادِرِ غَوْثِ الْوَرٰی ؛ وَسِرَاجِ اُمَّتِہٖ سَیِّدِنَا اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِمَامِ اَئِمَّۃِ الْھُدٰی ؛ وَاِمَامِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَالْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ لِدِیْنِہٖ وَمِلَّتِہٖ مُرْشِدِنَا اَحْمَدَ رَضَا ؛ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَجَمَاعَتِہٖ دَائِمًا اَبَدًا ؛ اٰمِیْنَ بِھِمْ وَلَھُمْ وَفِیْھِمْ وَمَعَھُمْ یَا رَبَّنَا رَبَّنَا رَبَّنَا رَبَّنَا ؛ اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝[1] یعنی آگاہ ہو جاؤ بیشک جو لوگ اللہ کے اولیا اور اس کے دوست ہیں ان پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ و پرہیزگاری کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے غلامانِ خاص و مقربانِ با اختصاص حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی مدح و ثنا فرماتا ہے اور ایمان والوں کو ان کے مراتبِ عالیہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ چوں کہ حضرات اولیا رضی

[1] پ ۱۱ ع ۱۲

اللہ تعالیٰ عنہم ظاہر میں انسان ہی ہوتے ہیں مگر باطن میں وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں ان کے قلوب مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوؤں سے معمور ہوتے ہیں تو ایسا نہ ہو کہ لوگ اولیائے الہیٰ کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کر ان کو اپنی طرح کھاتا پیتا دیکھ کر اُن کو اپنا ہی سا انسان سمجھ کر ان کی طرف سے بے پروا ہو کر ان کے فیض و برکات سے محروم ہو جائیں اس واسطے رب عزّ وجل لفظ اَلَا فرما کر مسلمانوں کو مُتنبّہ فرماتا ہے کہ غفلت سے دور ہو کر ہوشیار ہو کر اولیائے کرام کی شانیں سنو اور ان کے فیوض و برکات حاصل کرو۔

کلامِ عرب میں لفظ اِنَّ کے ساتھ مُؤکّد جملہ منکر کے خطاب میں استعمال کیا جاتا ہے قرآن عظیم جن صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے نازل ہوا اُن میں سے تو کوئی ایسا متصور نہیں ہوسکتا جو اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مراتبِ جلیلہ سے منکر ہو۔ رہ گئے کفار ومشرکین تو جب وہ شانِ رسالت ہی کے منکر تھے تو اُن سے یہ کہنے کے کیا معنی کہ شانِ ولایت کو مانو پھر آخر یہ لفظِ اِنَّ کے ساتھ مُؤکّد جملہ کن لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا جارہا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ قرآن پاک اَبَدَ الْآبَادْ تک کے لئے نازل ہوا ہے کسی ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے علمِ قدیم سے جانتا تھا کہ آئندہ زمانے میں ایسے بدنصیب لوگ بھی پیدا ہونگے جو شانِ رسالت انبیا پر ایمان رکھنے کے مدعی ہوں گے مگر شانِ ولایتِ اولیا کے منکر ہوں گے تو اس آیت کریمہ میں درحقیقت انھیں منکرینِ اولیا مسلمان کہلانے والوں کو مخاطب کر کے لفظ اِنَّ کے ساتھ موکد جملہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ اے ولایتِ اولیاء سے انکار کرنے والو اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے ولیوں پر کسی قسم کا خوف نہیں نہ ان کو کسی طرح کا غم ہوگا۔ جب تم میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شانِ رسالت پر ایمان رکھنے کے مدعی ہو تو میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بندگانِ خاص اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ ولایت پر بھی ایمان لاؤ پھر اولیاء کی تعریف کیا ہے اور ولی کہتے کسے ہیں کیا جو شخص ہوا پر اڑتا ہو وہ ولی ہے۔ کیا جو شخص آگ میں رہتا ہو اسے ولی سمجھیں۔ کیا جو شخص دریا پر چلتا ہو اسے ولی جانیں

تو قرآنِ عظیم فرماتا ہے اور ولی کی جامع مانع تعریف بتاتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ کہ جو شخص مومنِ کامل اور متقی کامل ہو بس وہی ولی ہے تو قرآن پاک نے فرمادیا کہ جس کا ایمان کامل اور تقویٰ کامل ہو اسی کو ولی مانو اگرچہ کوئی بات خلافِ عادت اس سے ظاہر ہوتے نہ دیکھو۔ ایمان کسے کہتے ہیں قرآن عظیم کی متعدد آیتوں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بکثرت حدیثوں نے ارشاد فرمادیا کہ اپنے ماں باپ بھائی بند بیٹے پوتے نواسے بیوی بچے کنبے قبیلے مال وجان وآبرو غرض دنیا کی ہر ایک محبوب چیز سے زیادہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت رکھنا اور عالم کے ہر ایک معظم سے بڑھ کر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توقیر وتعظیم کرنا اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوستوں سے دوستی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اسی کا نام ایمان ہے۔ ان چار باتوں میں سے کوئی بات بھی جس میں کم ہو وہ ایمان ہی نہیں رکھتا اگرچہ وہ کیسے ہی زبردست ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو۔ ظاہر ہے کہ انسان کے دل میں جس کی محبت وعظمت جاگزیں ہوتی ہے اُسکی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کیا کرتا ہے۔ جب ایمان اسی کا نام ہوا کہ دنیا کی ہر ایک محبوب چیز سے زیادہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت کی جائے جہاں کے ہر ایک مُعظّم سے بڑھ کر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت کی جائے جہاں کے ہر ایک مُعظّم سے بڑھ کر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم کی جائے تو جس قدر باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے اُسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام میں ضرورۃً وبداہۃً ثابت ہیں اس طرح کہ تمام علمائے اسلام اور ان کے پاس نشست وبرخاست رکھنے والے عوام مسلمین بھی ان کو دین کی باتیں جانتے اور مانتے ہوں اُن تمام ضروری دینی باتوں کا ماننا بھی ضروری ہوا اسی لئے کتبِ فقہیہ وکتبِ کلامیہ میں لکھا ہے کہ تمام ضروریاتِ دین کو سچا ماننا ایمان ہے اور کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار کفر ہے۔ تو مسلمان تو وہی ہے جو تمام ضروریاتِ دین پر ایمان

رکھتا ہو اور جو کسی ایک ضروری دینی بات کا انکار کرے وہ کافر ہے ۔ جو شخص تمام مسائل
ضروریۂ دینیہ کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے اور جو شخص صرف ایک ضروری دینی مسئلے کا منکر ہو وہ بھی
کافر ہے ۔ کافر ہونے میں دونوں برابر ہیں ۔ یہاں سے ثابت ہو گیا کہ جو شخص لوگوں میں ولی کہلاتا
ہو کشف و کرامات دکھاتا ہو لیکن کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر یا اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دوستوں کا دشمن یا اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کا دوست ہو وہ بحکم قرآن عظیم و حدیث کریم و فقہ قویم مومن
ہی نہیں اور جب مومن نہیں تو ولی اللہ بھی ہرگز نہیں کیونکہ قرآن پاک نے ولی اللہ ہونے کے لئے سب
سے پہلی سب سے زیادہ ضروری چیز ایمانِ کامل کو بتایا ۔ اب تقویٰ کسے کہتے ہیں تو قرآن پاک
نے بتادیا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ؕ[۱] یعنی اور جو شخص رسول کی اطاعت کرے
گا تو بیشک اسنے اللہ کی اطاعت کی اور فرمادیا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ[۲] یعنی اے محبوب تم فرمادو کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع
کرو اللہ تم کو محبوب بنالے گا ۔ اِن دونوں مبارک آیتوں اور ان کے مثل دوسری بکثرت آیاتِ
الٰہیہ نے نہایت روشن طور پر فرمادیا کہ حضور اقدس پیغمبر اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے احکام و فرامین پر عمل کرنے انھیں کے اتباع کا پابند رہنے کا نام تقویٰ
ہے جو مسلمان جس قدر زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی فرمانبرداری حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے احکام کی بجا آوری کرے گا ۔ وہ اسی قدر زیادہ متقی ہوگا ۔
آیت کریمہ نے فرمادیا کہ جو شخص حضور اکرم پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا اتباع
کریگا اسکو اللہ عزوجل محبوب بنالیگا تو وہ خدا کا محبوب اور خدا اس کا محب ہوگا اور کوئی محب
ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ میرا محبوب ذلیل و خوار و مقہور ہو تو خدا کیونکر پسند فرمائے گا کہ جن بندوں کو اُن
کے اتباعِ رسول کے سبب محض اپنے کرم سے اُسنے اپنا محبوب بنالیا ہے وہ رسوا و ذلیل و مغلوب
ہوں ایک ، اور آیت کریمہ میں ربّ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ
اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝[۳] یعنی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

[۱] پ ۵ ع ۸ [۲] پ ۳ ع ۱۲ [۳] پ ۱۸ ع ۱۳

کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا تو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے ۔ تو ارشادات قرآنیہ سے کالشمس فی نصف النہار روشن و آشکار کہ فوزِ دنیا و فلاحِ آخرت کامرانی دنیا و کامیابی آخرت و ترقی و آزادی و عزت و شوکت حاصل کرنے کا سچا اسلامی قرآنی راستہ یہی ہے اور صرف یہی ہے کہ مسلمان سچے مسلمان کامل الایمان بنیں اپنے اقوال و افعال و احوال میں حضور اقدس شہنشاہ دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اتباع کریں پھر دنیا کی سلطنت کا تخت و تاج ان کی ٹھوکروں میں ہوگا اور آخرت کی سلطنت کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائے گا۔ مسلمانو چاہو تو تم مسلم لیگ میں شامل ہو یا کانگرس کے ممبر بنو چاہو نمازی فوج بناؤ یا نمازی فوج سجاؤ۔ کتنی ہی کانفرنسیں کمیٹیاں گڑھو۔ کیسی ہی زبردست دھواں دھار ریزولیوشنا پاس کرو۔ یاد رکھو تم کو سچی حقیقی اسلامی کامیابی و ترقی و آزادی ہرگز نہیں حاصل ہو سکتی جب تک تم قرآن پاک کے ارشاد پر سچے دل سے عمل پیرا نہ ہوگے ۔ آج مسلمان کہلانے والوں کا یہ حال ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے خلاف نئے نئے فرقے نکل رہے ہیں ایک طرف فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ نکلتا ہے جس کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ خدا چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے ظلم کر سکتا ہے جاہل ہو سکتا ہے جھوٹ بول سکتا ہے جتنے برے اور گندے گھنونے کام بندہ کر سکتا ہے وہ سب کام خدا بھی کر سکتا ہے (دیکھو وہابیوں دیوبندیوں کے مقتدا و پیشوا مولوی خلیل احمد انبہٹی کی عبارت برصفحہ ۸۶)۔

کتاب تذکرۃ الخلیل

مُصنّف : مولوی عاشق الٰہی میرٹھی

(چنانچہ اصل عبارت اس کتاب کی یہ ہے)

چوری وشرابخوری وجہل وظلم سے مُعارضہ بھی کم فہمی سے ناشئی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندے کی قدرت سے زائد ہونا اور خدا کے مَقدُورات کا بندے کے مَقدُورات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کُلِیّہ مُسَلَّمَہ اہل کلام ہے جو مَقدُورُ العَبد ہے وہ مَقدُورِ اللہ ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالے 'یکروزی' میں لکھا تھا کہ معاذ اللہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اور اس جھوٹے دعوے پر یہ جھوٹی دلیل پیش کی تھی کہ بندہ جھوٹ بول سکتا ہے اگر خدا جھوٹ بول سکنے سے بھی پاک ہو تو بندے کی قدرت بڑھ جائے گی خدا کی قدرت گھٹ جائے گی' مناظرہ بھاول پور میں سُنّیوں کے عالم مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس دلیل پر یہ اعتراض کیا کہ بندہ تو چوری بھی کر سکتا ہے شراب بھی پی سکتا ہے ظالم بھی ہو سکتا ہے جاہل بھی ہو سکتا ہے تو کیا خدا بھی یہ سب کام کر سکتا ہے اُس پر مولوی انبہٹی صاحب نے یہ جواب دیا جو ابھی میں نے تذکرۃ الخلیل صفحہ ۸۶ سے آپ کو سُنایا اس عبارت میں انھوں نے صاف بتا دیا کہ مولوی غلام دستگیر صاحب کا یہ اعتراض کم سمجھنے سے پیدا ہوا ہے کیونکہ جو شخص یوں کہتا ہے کہ خدا چوری نہیں کر سکتا شراب نہیں پی سکتا ظالم اور جاہل نہیں ہو سکتا وہ خدا کی قدرت کو بندے کی قدرت سے زائد نہیں مانتا لہٰذا ضروری ہے کہ خدا چوری بھی کر سکتا ہے شراب بھی پی سکتا ہے جاہل و ظالم بھی بن سکتا ہے جتنے اور جو کچھ اچھے بُرے کام بندے کر سکتے ہیں وہ سب اچھے بُرے کام خدا بھی کر سکتا ہے اور اپنے اس کفری عقیدے پر یہ دلیل پیش کر دی کہ اہل کلام کا تسلیم کیا ہوا عقیدہ کُلِیّہ ہے کہ کُلُّ مَقدُورِ العَبد مَقدُورُ اللہ یعنی ہر وہ چیز جس پر بندہ قدرت رکھتا ہے اُس پر خدا بھی قدرت رکھتا ہے حالانکہ ہر سُنّی مسلمان کے نزدیک اِسکے صرف یہی معنی ہیں کہ ہر وہ چیز جسکے کرنے پر بندہ قادر ہے اُسکے

پیدا کرنے پر خدا ہی قدرت رکھتا ہے کیونکہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ حقہ یہ ہے کہ بندے کا اور بندے کے ہر ہر کام کا پیدا فرمانے والا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہے لیکن مولوی انبہٹی صاحب نے اس کلیہ اہل کلام کے معنیٰ یہ گڑھ دیئے کہ ہر وہ کام جو بندہ خود کر سکتا ہے وہ خود خدا بھی کر سکتا ہے۔

پیارے سنی بھائیو! سوچو اور انصاف کرو بندے کون کون سے کیسے کیسے کام کر سکتے ہیں۔ نکاح کر سکتے ہیں اپنی بیوی کا حق زوجیت ادا کر سکتے ہیں۔ جُوا کھیل سکتے ہیں زنا کر سکتے ہیں اس عبارت میں مولوی انبہٹی صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ سب کام خدا بھی کر سکتا ہے۔

پیارے بھائیو! بتاؤ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کیسی زبردست توہین ہے' میں تو خیال کرتا ہوں کہ کوئی عیسائی' یہودی' پارسی' ہندو' آریہ بلکہ کوئی چمار بھنگی بھی تم کو ایسا نہیں ملیگا کہ جس کو وہ گاڈ یا خدا یا یزداں یا پرمیشور مانتا ہو پھر اُسی کو یوں بھی کہتا ہو کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے جاہل و ظالم بن سکتا ہے پھر کیا دیوبندی وہابیوں کا یہ عقیدہ اسلامی ہو سکتا ہے' کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کو ایسا کہنے والا مسلمان رہ سکتا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم۔

انہیں وہابیوں دیوبندیوں کا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کُل غیبوں کا علم تو نہیں بخشا البتہ ان کو بعض غیبوں کا علم ضرور دیا ہے مگر اس علم غیب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے۔ (دیکھو وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی و پیشوا اشرفعلی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸)

کتاب حفظ الایمان

مولوی اشرفعلی تھانوی

(صفحہ ۸) چنانچہ اصل عبارت اس کتاب کی یہ ہے کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں، اسطرح کہ اسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اُسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔

اس عبارت میں مولوی تھانوی صاحب نے علم غیب کی صرف دو ہی قسمیں کیں ایک کُل علم غیب جس سے غیب کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے اور اسکو عقلی و نقلی دونوں قسم کی دلیلوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لئے باطل بتایا اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لئے نہ رہا مگر بعض علم غیب یعنی اس قدر علم غیب جو کُل نہو خواہ کتنا ہی کم یا کتنا ہی زیادہ ہو۔ اسکو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے لئے باطل نہیں بتایا بلکہ یوں کہا کہ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چار پایوں کے لئے بھی حاصل ہے پیارے سُنّی بھائیوں انصاف سے کہو کیا کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق یا کوئی یہودی حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق یا کوئی پارسی اپنے مذہبی پیشوا زردشت کے متعلق یا کوئی ہندو اپنے کسی اوتار کے متعلق ایسا کہہ سکتا ہے کہ ان کو خدا کے برابر کل علم تو نہیں تھا۔ ہاں خدا کے علم سے کم یعنی بعض علوم ان کو تھے لیکن اس میں اُن کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو ہر چمار ہر بھنگی ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چار پائے کو بھی حاصل ہے کیا کسی عیسائی یا یہودی یا پارسی یا ہندو کے مذہبی پیشوا یا اوتار کے متعلق ایسا کہا جائے تو وہ اس کلام کو اپنے مذہبی پیشوا یا اوتار کی سخت شدید توہین نہیں سمجھیگا۔

Scanned with CamScanner

عیسائی یہودی پارسی ہندو ہمارے آقا و مولی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے لیکن باوجود ایمان نہ لانے کے آج تک کسی عیسائی یہودی پارسی ہندو نے بھی ہرگز ایسا نہیں کہا کہ پیغمبر اسلام علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام کو معاذ اللہ غیب کی باتوں کا جیسا علم ہے ایسا تو ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چار پائے کو بھی ہے آہ آہ مسلمانوں کا مولوی کہلاتے ہوئے حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ایسی شدید توہین اور سخت گستاخی کی جارہی ہے اور پھر نہ صرف مسلمان ہونے کا بلکہ مسلمانوں کے مولوی ہونے کا دعویٰ باقی ہے پیارے سُنّی بھائیو! تم اگر کسی وہابی دیوبندی سے یوں کہہ دو کہ تمہارے مولویوں اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبہٹی، قاسم نانوتوی، عبدالشکور کاکوروی کو خدا کے برابر تو علم ہرگز نہ تھا ہاں خدا سے کم یعنی بعض باتوں کا علم تھا تو ان بعض باتوں میں تھانوی، گنگوہی، انبہٹی، کاکوروی، نانوتوی صاحبوں کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو ہر کتے ہر سوئر ہر بیل ہر گدھے کو بھی حاصل ہے تو فوراً وہ وہابی دیوبندی ایسا سنکر بگڑ جائیگا بھڑ جائیگا لڑنے اور مرنے مارنے پر تیار ہوجائے گا اور شور مچانے لگے گا کہ تم نے ہمارے مولویوں کی توہین کی ہے۔ آہ! آہ! افسوس افسوس جیسی عبارت میں تھانوی، انبہٹی، گنگوہی، نانوتوی، کاکوروی صاحبان کی توہین ہے کیا ویسی عبارت میں ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی توہین نہ ہوگی۔ اس سے زیادہ روشن طریقے پر فیصلے کی آسان صورت یہ ہے کہ اگر اس عبارت میں کچھ توہین نہیں ہے تو وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی و پیشوا مولوی عبدالشکور صاحب کاکوروی جو ابھی زندہ موجود ہیں کم از کم اس ضلع فیض آباد کے کلکٹر صاحب بہادر کے لئے یہ مضمون لکھ کر چھاپ دیں کہ کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کو ساری زمین پر تو حکومت ہرگز حاصل نہیں ہاں زمین کے بعض حصے پر ان کو حکومت حاصل ہے تو اس حکومت میں کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی کیا تخصیص ہے ایسی حکومت تو ہر چمار کو اپنے گھر پر ہر بھنگی کو اپنے مکان پر ہر اُلّو کو اپنے ٹھنٹھ پر بھی حاصل ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کو کاکوروی صاحب کی اس عبارت پر اطلاع ہوگئی

تو پہلے تو کاکوروی صاحب کے دماغ کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا اگر ڈاکٹر نے پاس کر دیا تو کاکوروی صاحب کو پاگل خانے کی ورنہ جیل خانے کی سیر فرمانی ہوگی ۔ اللہ اکبر جیسی عبارت میں ایک ضلع کے کلکٹر صاحب کی توہین ہے کیا ویسی ہی عبارت میں حضور پر نور سلطان دارین شہنشاہ کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سخت شدید توہین نہ ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ وہابیوں دیوبندیوں کا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ شیطان کے علم کا زیادہ اور وسیع ہونا تو آیت وحدیث سے ثابت ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کا وسیع اور زائد ہونا کسی آیت وحدیث سے ثابت نہیں ۔ شیطان کو تو ایسا علم حاصل ہے جو تمام زمین کے ایک ایک ذرّے کو محیط ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں شیطان کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا تو مسلمان ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو زائد اور وسیع ماننے والا ایسا کافر ومشرک ہے جس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں ۔

(دیکھو وہابیوں دیوبندیوں کے مولویوں پیشواؤں رشید احمد گنگوہی کی مقرظ خلیل احمد انبہٹی کی مصنفہ کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

کتاب براہین قاطعہ

مصنف: خلیل احمد انبہٹی

مولوی رشید احمد گنگوہی کی مقرظ

چنانچہ اس کتاب کی اصل عبارت یہ ہے جو میں آپ حضرات کو پڑھکر سناتا ہوں۔

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے علم محیط کے معنی گھیر لینے والا علم۔ نص کے معنی قرآن شریف کی آیت یا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حدیث۔ قطعی کے معنے یقینی جس میں شک وشبہ نہو۔ قیاس عقلی دلیل خواہ شرعی باتوں سے مرکب ہو یا محض عقلی باتوں پر مبنی ہو فاسد کے معنی بگڑا ہوا یعنی غلط۔ وُسعت کے معنی وسیع یعنی زائد ہونا۔ وُسعت علم کے معنی علم کا زیادہ ہونا۔ نص کی جمع نصوص۔ نص قطعی کی جمع نصوص قطعیہ۔ شرک کے معنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں یا اُسکی ذات میں کسی دوسرے کو شریک اور ساجھی بنانا۔ اب اس عبارت کے عربی الفاظ کی جگہ اگر عام فہم کلمات رکھ دیئے جائیں تو عبارت یوں ہوجائے گی۔

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ساری زمین کا ایسا علم ثابت کرنا جو ساری زمین کو گھیر لے بے دلیل ہے غلط قیاس پر مبنی ہے قرآن وحدیث کے یقینی ارشادات کے خلاف ہے۔ اس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں شیطان اور ملک الموت کیلئے علم کا یہ وسیع اور زائد ہونا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کا وسیع اور زائد ہونا کسی آیت کسی حدیث سے ثابت نہیں شیطان و ملک الموت کے علم کو وسیع وزائد کہنے والا تو قرآن وحدیث کے مطابق کہتا ہے یعنی وہ مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کے علم کو وسیع و زائد ماننے والا مشرک اور بے ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور ساجھی بنا رہا ہے۔

پیارے سُنّی بھائیو! تم سب جانتے ہو کہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کا لقب ہے یعنی موت کا فرشتہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کے قبض کرنے پر اُنھیں کو مقرر فرمایا ہے۔ شیطان کو ہر مذہب و ملت والا انسان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے بدتر و گمراہ تر سب سے اکفر شیطان ہی کی ہستی ہے۔ اللہ اکبر یوں کہنا کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطانِ ملعون کے علم کا وسیع اور زائد ہونا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کا وسیع اور زیادہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطانِ ملعون کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا تو مومن مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو وسیع و زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جنابِ پاک میں کیسی زبردست و شدید گستاخی ہے پھر مولوی انبہٹی صاحب نے ایسے علم کو جو ساری زمین کو گھیر لے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص صفت بتایا اسی لئے جو شخص ساری زمین کو گھیر لینے والا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے مانے اُسے مشرک بتایا اور اِسی عبارت میں ساری زمین کے گھیر لینے والے اِسی علم کو ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان ملعون کیلئے قرآن و حدیث سے ثابت مان لیا تو حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان ملعون کو اسی علمِ محیطِ زمین میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک اور ساجھی بنا دیا۔ تو اس عبارت میں مولوی انبہٹی صاحب نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھی شدید توہین کی اور اس کے پیارے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکار میں بھی زبردست گستاخی کی۔

پیارے سُنّی بھائیو! کسی مذہب و ملت والا انسان اپنے مذہبی پیشوا یا اپنے

بانی مذہب یا اپنے اوتار کو شیطان کے برابر علم رکھنے والا کہنا بھی اپنے مذہبی پیشوا اپنے بانی مذہب، اپنے اوتار کی سخت توہین سمجھے گا پھر ہمارے اور تمہارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان کے برابر نہیں بلکہ شیطان سے بھی کم بتانا کسقدر زبردست اہانت اور بے ادبی ہوگا۔

کیا کوئی وہابی دیوبندی یوں کہنا پسند کرے گا کہ تھانوی گنگوہی انبہٹی نانوتوی، کاکوروی صاحبان علم میں شیطان کے برابر شیطان کے ہمسر ہیں نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا کہنے پر لڑنے مرنے مارنے کے لئے فوراً آمادہ ہوجائے گا پھر جب وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی صاحبان کے علم کو شیطان کے علم کے برابر بتانا اِن مولوی صاحبان کی توہین ہے تو کیا حضور اَعْلَمُ الْخَلْقِ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان کے علم سے بھی کم بتانا حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبردست توہینِ شدید نہ ہوگی کوئی وہابی دیوبندی کسی ضلع کے کلکٹر صاحب بہادر کو یہ لکھ کر کہ آپ کا علم شیطان کے برابر ہے چھاپ دے تو پھر بھی کیا وہ جیل خانے یا پاگل خانے دونوں کی سیر و تفریح کرنے سے قانوناً محروم رہ سکتا ہے اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ۔

وہابی دیوبندی صاحبوں کے نزدیک کسی ضلع کے کلکٹر صاحب بہادر کی اہانت جیسی عبارت میں ہوجاتی ہے ویسی ہی بلکہ اُس سے زیادہ سخت عبارت میں بھی حضور سلطانِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین نہیں ہوتی؟ اے وہابیو، دیوبندیو! اپنی حالت پر رحم کرو اپنی ہڈیوں، بوٹیوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگاروں سے بچاؤ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اُمتی کہلاتے ہو آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہو خدا کے واسطے اِس پیارے کلمے کی لاج تو رکھو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کو اپنے مولویوں یا اپنے ضلع کے کلکٹر صاحب بہادر کی عزت وآبرو سے تو کم نہ سمجھو قیامت آنے سے پہلے نہیں نہیں بلکہ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے نہیں نہیں بلکہ زبان بند ہونے سے پہلے اس وہابی دیوبندی فرقے کے ایسے کفری عقیدوں سے توبہ

کرکے از سرِ نو کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام لاکر ہمارے دینی مذہبی ایمانی اسلامی بھائی بن جاؤ میرے اس بیان سے ناراض نہ ہو۔ وہابی دیوبندی فرقے کی کتابوں کی کفری عبارتیں سُننانے پر بُرا نہ مانو۔ خوب سمجھ لو میرا مقصود تمہاری توہین کرنا یا تمہارا دل دُکھانا یا تم کو ذلیل کرنا ہرگز نہیں بلکہ میرا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ میں آپ حضرات کو آپکے عقیدوں کی کتابیں دکھا کر اُن کی عبارتیں سنا کر آپ صاحبان کو سمجھاؤں اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تکذیب و توہین سے بچاؤں۔ جنت کا اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خوشی ورضا کا سچا راستہ بتاؤں اور اگر آپ لوگ میری اس نصیحت کو نہ مانیں تو آپ صاحبوں کی صحبت سے دور رہنے کے قرآنی شرعی احکام اپنے بھولے بھالے سیدھے سادے سُنّی مسلمان بھائیوں کو سناؤں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ معاذ اللہ تعالیٰ ایسے عقیدے والوں کی صحبت سے متاثر ہو کر کوئی سُنّی مسلمان بھی ایسے کفری عقیدے اختیار کرکے دین ومذہب سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ میں اپنے اس مقصد پر اللہ تبارک وتعالیٰ کو شہید وبصیر اور اُسکے حکم سے اُسکے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حاضر وناظر مانتے ہوئے اُنہیں گواہ و شاہد بناتا ہوں۔

کتاب تحذیر الناس

مولوی قاسم نانوتوی

انھیں وہابیوں دیوبندیوں کے ایک اور مقتدا و پیشوا مولوی قاسم صاحب نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

اس عبارت میں اہل فہم کے مقابلے میں عوام کا لفظ بولا گیا ہے اور اہل فہم کے معنی ہیں سمجھدار لوگ تو عوام سے مراد ناسمجھ لوگ ہوئے۔ تو مولوی نانوتوی صاحب کی اس عبارت کا صاف مطلب یہی ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو آیت کریمہ میں جو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اسکے معنی ناسمجھ لوگوں کے خیال میں تو یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں لیکن سمجھدار لوگوں کے نزدیک سب سے پچھلا نبی ہونا اپنی ذات کے اندر کوئی فضیلت اور خوبی کی بات نہیں اور آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح و ثنا کے مقام میں فرمائی گئی ہے۔ لہذا اگر اس لفظ خاتم النبیین کے معنے سب سے پچھلا نبی ہوں گے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح و ثنا کے مقام میں اللہ تعالیٰ کا حضور کو خاتم النبیین فرمانا غلط ہو جائے گا۔

پھر کئی سطروں میں خاتم النبیین سے آیت کریمہ میں سب سے پچھلا نبی مراد ہونے کو غلط و باطل بتاتے ہوئے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض ہیں اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض

نہیں آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہوجاتا ہے خاتم النبیین کے معنی سب سے پچھلا نبی مراد ہونے کو غلط اور باطل بتاکر اس عبارت میں مولوی نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کے یہ معنی گڑھے کہ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نبوت حضور کا فیض ہے اور حضور کی نبوت کسی اور نبی کا فیض نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں اور حضور کے سوا دوسرے تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام حضور کے واسطے سے نبی ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض آپکے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ اس عبارت میں مولوی نانوتوی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ جب خاتم النبیین کے یہ معنی ہوں کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں تو ضرور حضور کے زمانے میں کہیں اور کسی نبی کا ہونا غلط و باطل ہے لیکن جبکہ یہ معنی خود ہی غلط و باطل ہیں اور خاتم النبیین کے معنے یہ ٹھہرے کہ حضور خود بخود اپنی ذات سے نبی ہیں اور حضور کے سوا ہر ایک نبی حضور کے واسطے سے نبی ہے تو اب حضور کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نیا نبی پیدا ہو تب بھی حضور اسی طرح خاتم النبیین باقی رہیں گے کیونکہ حضور کے زمانے میں پیدا ہونے والا نبی بھی حضور ہی کے واسطے سے نبی ہوگا پھر ملاحظہ فرمائیے اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا اس عبارت میں مولوی نانوتوی صاحب نے صاف بتا دیا کہ اگر خاتم النبیین کے معنی سب سے پچھلا نبی ہوں تو ضرور حضور کے بعد کسی اور نبی کے پیدا ہونے سے حضور کے خاتم النبیین ہونے میں فرق پڑجائے گا لیکن جبکہ یہ معنے غلط و باطل ہو چکے اور خاتم النبیین کے معنے یہ ہوگئے کہ حضور اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں اور حضور کے سوا ہر ایک نبی حضور کے واسطے سے نبی ہے تو اب حضور کے بعد بھی اگر اور نبی پیدا ہوجائیں تو پھر بھی حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ حضور اپنی ذات سے خود بخود نبی رہیں گے اور حضور کے بعد پیدا ہونے والے نبی سب حضور ہی کے واسطے سے نبی ہوں گے حالانکہ ہر سُنّی مسلمان کا اس پر ایمان و اعتقاد ہے کہ آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو

خاتم النبیین فرمایا اسکے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی شرعاً ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا اسی طرح بحکم شریعت مطہرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی ہرگز کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصفِ کریم ختم نبوت کے صرف یہی ظاہری معنے مراد ہونا جو لفظ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ سے سمجھ میں آتے ہیں ضروریات دین میں سے ہے بکثرت احادیث مبارکہ میں خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسکے صرف یہی معنی بتلائے تمام صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسکے صرف یہی معنی مانتے چلے آئے۔ تمام مفسرین اعلام و متکلمین ذوی الاحترام و فقہائے عالی مقام نے اسکے صرف یہی معنی ارشاد فرمائے۔ لغاتِ قرآن عظیم و لغاتِ حدیث کریم کی کتابوں نے اسکے صرف یہی معنے سنائے اس لفظ سے اس کے صرف یہی معنی مراد ہونے کے روشن ثبوت اجماعِ امت و تواتر سے آئے۔ میں اس وقت آپ حضرات کو صرف دو حدیثیں اور ایک عبارتِ عقائد سناتا ہوں۔ امام ابوداؤد و امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک بہت سے دجّال وکذاب پیدا نہ کئے جائیں جن میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں تو خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد و امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (ختم النبوۃ فی القرآن ص۶) دوسری حدیث شریف جسکو امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ

رَجُلٍ بَنیٰ بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ یعنی میری اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا اور اسکو آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اُسکے آس پاس چکر لگاتے ہیں اور اس کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں رکھ دی گئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا میں وہ آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (ختم النبوۃ فی القرآن ص۷۱)۔

اس مضمون کی ایک سَو سے زیادہ مبارک احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ آپ حضرات کو حضور پرنور اعلیحضرت مرشد برحق امام اہلسنّت مجدّد اعظم دین وملت مولانا شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مستطاب مسمّٰی بنام تاریخی جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃ میں ملیں گی۔ خود وہابیوں دیوبندیوں کے معتمد علیہ ومستند الیہ مفسر محمود آلوسی بغدادی اپنی تفسیر روح المعانی جلد۲ صفحہ ۶۰ پر لکھتے ہیں وَالْمُرَادُ بِکَوْنِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خَاتَمُھُمْ انْقِطَاعُ حُدُوْثِ وَصْفِ النُّبُوَّۃِ فِیْ اَحَدٍ مِّنَ الثَّقَلَیْنِ بَعْدَ تَحَلِّیْہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِھَا فِیْ ھٰذِہِ النَّشْاَۃِ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متّصف ہونے کے بعد جن وانس میں سے کسی کے لئے بھی وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہو گیا (ختم النبوۃ فی القرآن ص۷۶)۔

اَب میں وہ زبردست شاندار عبارت سناتا ہوں جس کا ابھی وعدہ کر چکا ہوں حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مبارک کتاب اَلشِّفَا بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) میں فرماتے ہیں مَنِ ادَّعَی النُّبُوَّۃَ لِنَفْسِہٖ اَوْجَوَّزَ اکْتِسَابَھَا وَالْبُلُوْغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ اِلٰی مَرْتَبَتِھَا کَالْفَلَاسِفَۃِ وَغُلَاۃِ الْمُتَصَوِّفَۃِ

وَكَذٰلِكَ مَنِ ادَّعٰى مِنْهُمْ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَدَّعِ النُّبُوَّةَ اَوْ اَنَّهٗ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَيُعَانِقُ الْحُوْرَ الْعِيْنَ فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ مُكَذِّبُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَاَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّهٗ اُرْسِلَ اِلٰى كَافَّةِ النَّاسِ وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَاَنَّ مَفْهُوْمَهُ الْمُرَادُ بِهٖ دُوْنَ تَاْوِيْلٍ وَّلَا تَخْصِيْصٍ فَلَا شَكَّ فِيْ كُفْرِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا اِجْمَاعًا وَّسَمْعًا۔ یعنی جو شخص اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا صفائے قلب کے ذریعے سے نبوت کے مرتبے تک پہونچنے اور اسکے حاصل کرنے کو جائز سمجھے جیسے فلاسفہ اور حدودِ شریعت سے تجاوز کر جانے والے مدعیان تصوف اور ایسے ہی وہ شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ اُس پر وحی آتی ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے یا یہ کہے کہ وہ آسمان پر چڑھتا اور جنت میں داخل ہوتا اور اُسکے میوے کھاتا اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے تو یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جھٹلانے والے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ حضور تمام عالم کے انسانوں کی طرف رسول ہیں اور تمام امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اِس کے ظاہر ہی پر حمل کیا جائے اور اس بات پر کہ جو معنے اس آیت سے سمجھ میں آتے ہیں وہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل و تخصیص کے تو اِن تمام فرقوں کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں بلکہ ان سب کا کافر ہونا قطعی یقینی طور پر بحکم شریعت مطہرہ اجماعاً ثابت ہے (ختم النبوۃ فی القرآن صفحہ ۹)

عربی زبان کی کتب لغات بھی ایک قاعدہ بتاتی ہیں کہ لفظ خاتَم یا لفظ خاتِم کی اضافت جب قوم یا جماعت کی طرف کی جاتی ہے تو اُسکے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والا ہوتے ہیں اور آیت مبارکہ میں بھی خاتَم کی اضافت جماعت نبیین کی طرف ہے۔ اس لئے اُسکے

معنے آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے (ختم النبوۃ فی القرآن صفحہ ۴۸)

از روئے لغت عرب آیت مذکورہ میں خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنے آخر النبیین کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتے اور لفظ خَاتَمُ کے معنیٰ آخر اور ختم کرنے والے کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے غرض یہ کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام وخَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنی بکثرت آیات کریمہ میں بتا دیتا ہے کہ اسکے حقیقی معنے سب سے پچھلا نبی ہونا ہی اِس سے مراد ہے پھر اُسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن پر یہ کلام نازل ہوا اِسی معنے کی انتہائی توضیح فرما دیتے ہیں پھر اُس رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شاگردانِ عظام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر تمام علمائے سَلَف رحمہم اللہ تعالیٰ اسی معنے کو بیان فرماتے ہیں۔ روشن تصریحیں فرماتے ہیں کہ یہ کلام اپنے ظاہری اور حقیقی معنے ہی پر محمول ہے نہ اِس میں کوئی مجاز یا مبالغہ ہے اور نہ تاویل وتخصیص (ختم النبوۃ فی الآثار صفحہ ۶۰)

لفظ جس معنی کے بتانے کے لئے بنایا گیا ہو وہ اُس لفظ کے حقیقی معنے کہلاتے ہیں۔ لفظ سے اُسکے حقیقی معنے کو چھوڑ کر اُسکے علاوہ کوئی اور معنے مراد لئے جائیں تو اُس معنے کو اس لفظ کے مجازی معنے کہا جاتا ہے۔ سب یا تمام یا کُل وغیرہ کے الفاظ جو سب اور سارے کے معنیٰ بتاتے ہیں بول کر سَب مُراد نہ لئے جائیں بلکہ بہت اور کثیر مُراد ہوں تو اُس کو مبالغہ کہتے ہیں کسی لفظ کے ظاہری معنے کو چھوڑ کر اُس سے کوئی پوشیدہ معنے مراد لینا تاویل ہے۔ کسی قسم کی سب چیزوں کیلئے کوئی بات ثابت کر کے کہا جائے کہ اُن میں سے مخصوص طور پر فلاں چیز کیلئے وہ بات ثابت نہیں اسکو تخصیص کہتے ہیں۔ آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠ کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب نبیوں سے پچھلے نبی ہیں اور اللہ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔ اس آیت کریمہ میں لفظ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنیٰ بتانے کے لئے یہ سب عبارتیں میں نے آپ کو دیوبند کے مفتی مولوی محمد شفیع صاحب کی کتاب

ختم النبوۃ فی القرآن اور اُنفیس کی کتاب ختم النبوۃ فی الآثار ہی سے اس وقت سُنائی ہیں لیکن آپ سن چکے کہ آیت کریمہ میں خاتم النّبیین کے وہ معنی جو ضروری دینی ہیں جن پر تواتر ہے جن پر اجماع امت ہے جو معنے بقول مفتی دیوبند کے خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے بتلائے جو معنی خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمائے جو معنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وتبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور تمام علمائے سلف حضرات محدثین وفقہاء مفسرین ومتکلمین وصوفیہ عارفین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہر ہر زمانے ہر ہر طبقے میں امت تک پہونچائے جس معنے کو آج تک جملہ اہل اسلام مانتے چلے آئے وہ صرف یہی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبعوث ہوجانے کے بعد بحکم شریعتِ مطہرہ کسی اور کو ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز نبوت نہیں مل سکتی یہاں مجاز بھی نہیں یعنی اِس آیت کریمہ میں لفظ خاتَمُ النّبِیّٖن سے اسکے حقیقی معنے سب سے پچھلا نبی کے سوا اسکے کوئی اور مجازی معنی ہرگز مراد نہیں اس میں مبالغہ بھی نہیں یعنی اِس مبارک لفظ سے صرف یہی مراد ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب نبیوں سے پیچھے دنیا میں مبعوث ہوئے لفظ النّبِیّٖن سے تمام انبیاء جمیع انبیاء سب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام مراد ہیں یہ نہیں کہ نبی کی جمع مُحلّی بِاللّام النّبِیّٖن فرما کر سب نبی مراد نہ لیئے ہوں بلکہ مبالغے کے طور پر بہت سے نبیوں سے پیچھے تشریف لانے والے کو سب نبیوں سے پیچھے تشریف لانے والا فرما دیا گیا ہو اس میں تاویل بھی نہیں یعنی لفظ خَاتَمَ النّبِیّٖن سے ظاہری طور پر جو اسکے معنی سمجھ میں آتے ہیں سب سے پچھلا نبی وہی آیت کریمہ میں مراد ہیں اس لفظ مبارک کے اس ظاہری معنے کے سوا اسکے کوئی اور پوشیدہ معنے ہرگز مراد نہیں اِس میں تخصیص بھی نہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس آیت مبارکہ میں جن نبیوں کا ختم کرنے والا جن نبیوں کے بعد تشریف لانے والا فرمایا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نبی داخل ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھیجا ہوا کوئی نبی اس حکم سے ہرگز خارج نہیں یہ نہیں کہ کسی دوسری جگہ اللہ عزوجل کے کسی نبی کو مخصوص طور پر اس حکم سے علیحدہ کرلیا گیا ہو لیکن افسوس اور ہزار افسوس کہ مولوی

نانوتوی صاحب نے صفحہ ۳ پر اس معنے کو عوام کا خیال بتا کر تمام صوفیہ ذوی الاحترام تمام متکلمین عالی مقام تمام محدثین کرام تمام فقہائے اعلام تمام مفسرین کلام ربّ الانام سلف و خلف کے تمام علمائے عظام بلکہ جملہ اہل اسلام بلکہ جمیع تبع تابعین و تابعین و صحابہ فخام رضی اللہ عنہم العلاّم کو بلکہ معاذ اللہ خود حضور خاتم الانبیاء علیہم و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو بلکہ خود حضرت رب العزۃ ذوالجلال والاکرام کو عیاذاً باللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ناسمجھ بتادیا اور ان سب کے بتائے ہوئے سکھائے ہوئے سمجھائے ہوئے تواتراً واجماعاً نقل فرمائے ہوئے معنے کو سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل ٹھہرا دیا اور صفحہ ۴ پر اسکے یہ معنے گڑھ دیئے کہ حضور اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں اور حضور کے سوا ہر ایک نبی حضور کے واسطے سے نبی ہے ہر نبی کی نبوت حضور کا فیض ہے لیکن حضور کی نبوت کسی اور نبی کا فیض نہیں پھر لفظ خاتَم النَّبِیّین سے سب سے پچھلا نبی مراد ہونے کو غلط و باطل بتلاتے ہوئے صفحہ ۱۴ و صفحہ ۲۸ پر صاف کہہ دیا کہ جو معنے خود میں نے صفحہ ۴ پر گڑھے ہیں یہی اگر مراد لیے جائیں تو حضور کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر اور نبی پیدا ہو جائیں تو پھر بھی حضور کے خاتم النّبیین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ حضور کے زمانے میں اور حضور کے بعد جس قدر بھی نبی پیدا ہوں گے وہ سب حضور ہی کے فیض سے نبی بنیں گے اور خاتم النبیین کے معنی صفحہ ۴ پر یہی گڑھے ہیں کہ جو شخص اپنی ذات سے خود بخود نبی ہو اور دوسروں کو اپنے فیض سے نبی بنانے والا ہو۔

اب میں آپ کو یہ بھی سُنائے دیتا ہوں کہ پہلے مولوی نانوتوی صاحب نے یہ کفری سبق پڑھایا اور پھر بعد کو مولوی نانوتوی صاحب سے میرزا قادیانی نے یہی کفری سبق سیکھا چنانچہ مولوی نانوتوی صاحب کے تحذیر الناس لکھ دینے کے بعد میرزا قادیانی نے الحبش پریس قادیان بھی ایک رسالہ چھپوا کر شائع کیا پہلے پہل اُسی میں نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" رکھا اُسکے صفحہ ۳ و ۴ پر لکھتا ہے یہ آیت کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس کے معنے یہ ہیں لَیْسَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِ الدُّنْیَا وَلٰکِنْ ھُوَ اَبٌ لِّرِجَالِ

الاٰخرۃ لانّہٗ خاتم النّبیّین وَلا سبیل الیٰ فیوض اللّٰہ من غیر توسّطہٖ
یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دنیا کے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ آخرت کے مردوں کے باپ ہیں اسلئے کہ وہ خاتم النّبیّین ہیں اور بغیر انکے واسطے کے اللہ تعالیٰ کے فیوض نبوت تک پہنچے کا کوئی راستا نہیں دیکھئے میرزا قادیانی بھی یہی کہہ رہا ہے کہ وہ حضور کے واسطے ہی سے نبی ورسول بن گیا ہے وہ بھی خاتم النّبیین کے معنی یہی بتا رہا ہے کہ حضور کے فیض سے دوسرے نبی بنتے ہیں خاتم النبیین کے معنی سب سے آخری نبی ہونے کا جس طرح میرزا قادیانی نے انکار کیا اسی طرح مولوی نانوتوی صاحب نے بھی انکار کیا خاتم النّبیین کی جو تاویل مرزا قادیانی نے گڑھی بالکل بعینہٖ وہی تاویل مولوی نانوتوی صاحب نے بھی گڑھی تو بحکم شریعت مطہرہ دونوں کے کافر مرتد بے دین ہونے میں ہرگز کچھ فرق نہیں۔ فرق جو کچھ ہے وہ صرف یہی ہے کہ مولوی نانوتوی صاحب کفر سکھانے والے اُستاد ہیں اور میرزا قادیانی کفر سیکھنے والا شاگرد ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مولوی نانوتوی صاحب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے کا انکار کیا مگر خود نبی و رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور میرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے کا انکار بھی کیا۔ اور مولوی نانوتوی صاحب کی تاویل سے فائدہ اُٹھا کر حضور کے فیض سے خود نبی ورسول بن جانے کا دعویٰ بھی کر لیا وَلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نانوتوی صاحب کی ان عبارات تحذیر الناس کی بہت کچھ تاویلیں دیوبندی وہابی مولوی صاحبان گڑھا کرتے ہیں مگر آپ حضرات یہ بات یقیناً جانتے ہیں کہ کسی قول کا وہ مطلب ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا جو خود اُس قول کے قائل کے بتائے ہوئے مطلب کے خلاف ہو بشرطیکہ اُس قول کے وہ معنی بن سکتے ہوں۔ مولوی تھانوی صاحب کی عبارت حفظ الایمان کی تو جس قدر تاویلیں خود انھوں نے گڑھی ہیں یا اُنکے ماننے والے مولویان دہابیہ نے گڑھیں اُنکی تو اُس عبارت میں قطعاً کچھ گنجائش ہی نہیں اور جو کوئی تاویل بھی تسلیم کرلی جائے بر تاویل پر

عبارت حفظ الایمان کا کفر ہی واضح ہوتا ہے۔ اس مضمون کو آپ حضرات کے سامنے کسی اور محفل میں بیان کر چکا ہوں۔ عبارات براہین قاطعہ میں مولوی انبہٹی صاحب نے یہ تاویل گڑھی کہ وسعت علم سے علم ذاتی مراد ہے یعنی مولوی انبہٹی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لئے تو عطائی وسعت علم کا اقرار کیا ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ذاتی وسعت علم کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ یہ تاویل اُس عبارت میں قطعاً نہیں چل سکتی۔ وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی عبد الجبار عمر پوری نے عطائی وُسعت علم ہی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے انکار کیا ہے صاف کہتے ہیں۔

حضرت کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہے وہاں تشریف لاتے ہیں یہ شرک ہے۔ ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔

دیکھئے عنایت فرمانے ہی کا انکار کر رہے ہیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے عطائی وسعت علم کا ہی انکار کیا سُنی مسلمانوں کے عالم مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواب میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے۔ پونے تین سطر بعد فرماتے ہیں۔

پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج سب جگہ موجود ہو کر وہ چوتھے آسمان پر ہے رُوح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے۔ اگر وہاں سے آپکی نظر مبارک کل زمین یا زمین کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضانِ محمدی سے کل مجالس مُطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے کیا مُحال اور کیا بعید ہے۔

دیکھئے ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان کیلئے تمام روئے زمین کا علم محیط بعطائے الٰہی ثابت کر کے پس اسی طرح کہکر اُسی بعطائے الٰہی علم مُحیط زمین ہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے ماننے کا شرک ہونا ثابت کر رہے ہیں۔ پھر مولوی انبہٹی صاحب جواب دیتے ہیں کہ شیطان و ملک الموت کیلئے علم کی وسعت و زیادت تو قران و

حدیث سے ثابت ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے علم کی وسعت وزیادت آیت وحدیث سے ثابت نہیں توجس عطائی وسعت علم کو شیطان اور ملک الموت کے لئے ثابت کیا قطعاً اُسی عطائی وسعت علم کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے انکار کیا پھر صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں۔

ان اولیا کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ اُن کو یہ حضور وعلم حاصل ہوگیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گنا اس سے زیادہ عطا فرما دے ممکن ہے مگر ثبوتِ فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اُس پر عقیدہ کیا جاوے۔

دیکھئے اس عبارت میں صاف صاف مولوی انبہٹی صاحب نے کہہ دیا کہ ممکن تو ضرور ہے کہ اولیاء سے بھی لاکھ گنا زیادہ حضور وعلم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ عطا فرمادے مگر اس امر کا ثبوت کسی آیت یا کسی حدیث سے نہیں کہ اُن اولیاء کے برابر بھی حضور وعلم اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا فرما دیا ہے۔ لہٰذا یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن اولیاء کے برابر بھی علم وحضور حاصل ہے دو کفر تو مولوی انبہٹی صاحب کے اُن کی صفحہ ۵۱ والی عبارت میں تھے کہ ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ ہے۔

تیسرا کفر صفحہ ۵۲ والی اس عبارت میں اُنھوں نے اور بک دیا کہ اولیاء کے علم وحضور سے لاکھ گنا علم وحضور اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہونا ممکن ہے لیکن اولیاء کے حضور وعلم کے برابر بھی حضور وعلم اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا نہیں فرمایا ہے تو اس عبارت میں اولیاء کے حضور وعلم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور وعلم سے زائد کہہ دیا حالانکہ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مبارک کتاب نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَہٗ

وَنَقَصَهٗ فَهُوَ سَابٌّ وَالْحُكْمُ فِيْهِ حُكْمُ السَّابِّ مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ لَا نَسْتَثْنِيْ مِنْهُ صُوْرَةً وَهٰذَا كُلُّهٗ اِجْمَاعٌ مِّنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔ یعنی جو شخص کسی مخلوق کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتلائے اُس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔ اصلاً فرق نہیں اس میں سے ہم کسی صورت کا استثناء نہیں کرتے۔ اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے۔

نسیم الریاض شریف اس جلسے میں میرے پاس نہیں ہے، اس کتاب کی یہ عبارت میں نے آپ حضرات کو کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف سے پڑھ کر سنائی ہے لیکن اس مضمون کا اقرار خود مولوی انبہٹی صاحب نے اپنی کتاب المہند میں کیا ہے۔ المہند یہاں اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ اگر کسی وہابی دیوبندی صاحب کو اس عبارت میں کچھ بھی شک ذرا سا بھی شبہ ہو تو فوراً فرمادیں۔ میں یہی مضمون المہند سے پڑھ کر سنادوں۔

خیر کہنا یہ ہے کہ مولوی انبہٹی صاحب نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے اُسی عطائی وسعت علم ہی کا انکار کیا ہے ذاتی وُسعت علم جو خود بخود بغیر عطائے خداوندی کے ہو اُس سے اس عبارت میں ہرگز بحث نہیں تو مولوی انبہٹی صاحب کی اس عبارت میں یہ تاویل قطعاً نہیں چل سکتی کہ انھوں نے ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان کیلئے عطائی وسعت علم کا اقرار کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے صرف ذاتی وسعت علم کا انکار کیا ہے۔ اُن کی عبارت میں اس دھینگا مشتی کی تاویل ہرگز ہرگز چل نہیں سکتی اسی طرح مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی نے اُس عبارت براہین قاطعہ کی ایک یہ تاویل گڑھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے صرف شیطانی علوم کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ یہ تاویل بھی اُس میں ہرگز نہیں چل سکتی کیونکہ نہ مولوی عبد الجبار عمر پوری وہابی مولوی کی عبارت میں شیطانی علوم کی بحث ہے نہ مولوی عبد السمیع صاحب

رامپوری سُنّی عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انوار ساطعہ میں شیطانی علوم کی بحث ہے نہ مولوی انبہٹی صاحب نے براہین قاطعہ میں شیطانی علوم سے کچھ بحث کی ہے بلکہ مولوی عبدالجبار صاحب نے صرف اِسی اعتقاد کو شرک لکھا کہ جہاں مجلس میلاد شریف ہوتی ہے وہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ مولانا عبدالسمیع صاحب نے اسی اعتقاد کا شرک نہونا اس دلیل سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں کوئی دوسرا ہرگز شریک نہیں ہو سکتا۔

اگر ہر جگہ موجود ہونا اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہوتی تو کوئی اور ہر جگہ موجود نہیں ہوسکتا حالانکہ ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ موجود ہونے کی قدرت دیدی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت سے ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان کو ہر جگہ موجود ماننے والا مشرک کافر نہیں بلکہ خاصہ مسلمان ہے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہر جگہ موجود ماننے والا کیونکر مشرک کافر ہو سکتا ہے۔ اسی کے جواب میں مولوی انبہٹی صاحب نے لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کے علم کا زیادہ ہونا تو نص یعنی آیت وحدیث سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے علم کا زیادہ ہونا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ آیت وحدیث سے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم کا زیادہ نہونا ثابت ہے تو اِن سب مضامین میں کسی جگہ شیطانی علوم کا ہرگز قطعاً کچھ بھی تذکرہ نہیں تو اس عبارت میں شیطانی علوم مراد لینے کی ہرگز گنجائش نہیں دوسری بات یہ ہے کہ صفحہ ۵۱ وصفحہ ۵۲ کی ان عبارتوں میں صرف شیطان ہی کے علم کو علم نبوی سے زائد نہیں کہا گیا ہے بلکہ اولیاء کے لئے بھی حضورِ علم ثابت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے حضورِ علم عطا ہونے کا صاف انکار کیا ہے۔

کیا کوئی وہابی دیوبندی یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ معاذ اللہ علوم شیطانی عطا فرماتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اُسی صفحہ ۵۱ والی عبارت میں شیطان کے ساتھ حضرت ملک الموت علیہ السلوٰۃ والسلام کے لئے بھی وسعت علم ثابت کر کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے وسعتِ علم کا انکار کیا ہے۔ حضرت

ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام ملائکہ مقربین میں سے ہیں اور رُسُل ملائکہ میں سے ہیں۔

اگر اس عبارت میں وسعتِ علم سے شیطانی علوم مراد لئے جائیں تو معاذ اللہ حضرت سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کے علوم کو بھی شیطانی علوم ماننا پڑے گا۔ کاکوروی صاحب کی نصرت آسمانی صفحہ ۴۷ و ۴۸ والی اس تاویل کی بنا پر یہ ثابت ہوگا کہ مولوی انبہٹی صاحب نے حضرت سیدنا ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو بھی شیطانی علم بتایا ہے۔ یہ مولوی انبہٹی صاحب کا ایک اور نیا کفر ہوگا۔

کیا کوئی وہابی دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی پیارے رسول کے علوم کو شیطانی علوم کہنے والا کافر مرتد بیدین نہیں ہے۔ بہر حال میرے اس بیان سے آپ صاحبان بخوبی سمجھ لئے ہوں گے کہ مولوی تھانوی و مولوی انبہٹی صاحبان..... دونوں کی عبارتوں میں نہ خود ان کی گڑھی ہوئی کسی تاویل کی گنجائش ہو سکتی ہے نہ کسی اور وہابی دیوبندی مولوی کی ڈھالی ہوئی کوئی تاویل چل سکتی ہے۔ لیکن اگر بفرض غلط اُن عبارتوں میں تاویلات کی گنجائش ہوتی تو مولوی تھانوی صاحب کی عبارتِ حفظ الایمان میں خود اُنھیں تھانوی صاحب کی بتائی ہوئی تاویل کے مقابل کسی اور کی کوئی اور تاویل اور مولوی انبہٹی صاحب کی عبارت براہین قاطعہ میں خود اُنھیں انبہٹی صاحب کی بتائی ہوئی تاویل کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی کوئی دوسری تاویل ہرگز نہیں مانی جا سکتی تھی کیونکہ کسی قول کے صرف وہی معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں جو خود اسکے قائل نے بیان کئے ہوں بشرطیکہ اُس قول میں اُس معنیٰ کی گنجائش ہو۔

کتاب تصفیۃ العقائد

مطبوع خواجہ برقی پریس دھلی

مصنف مولوی قاسم نانوتوی

شائع کردہ: کتبخانہ امداد الغربا

اب سُنئے اور وہ بات سُنئے جو آج تک کبھی آپ حضرات نے نہ سُنی ہوگی۔ اس وقت میرے ہاتھ میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی یہ کتاب "تصفیۃ العقائد" مطبوع خواجہ برقی پریس دہلی، شائع کردہ کتبخانہ امداد الغربا سہارنپور ہے۔ یہ اس کا صفحہ ۳۰ و صفحہ ۳۱ ہے۔

سُنئے مولوی نانوتوی صاحب فرماتے ہیں: ملحوظ رہے کہ لفظ خاتم النبیین سے یہ بات بالیقین سمجھنی ضرور ہے کہ عالم میں اس زمین میں کوئی نبی ہو یا کسی اور زمین میں سب آفتاب ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مستفید ہیں جیسے آفتاب سے آئینہ مستنیر یا قمر منیر یا نیرات افلاک یا ذرات خاک۔ یعنی جیسے در و دیوار مقابل آئینہ مستنیرہ کے نور معدن کی تجسس کرتے ہیں تو فرض کرو کہ آئینے پر نظر پڑتی ہے اور اُسکے نور کے بعد معدن کو ڈھونڈھتی ہے تو آفتاب تک پہونچتے ہیں اور پھر آفتاب پر سیر ختم ہو جاتی ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ آفتاب کا نور کہیں اور سے اسی طرح آیا ہے ایسے ہی اور انبیاء کی نبوت تو آپ کی نبوت کا پرتو ہے پر آپ کی نبوت پر قصہ ختم ہو جاتا ہے اور اسی بات کو آپ کے دین کا ناسخ الادیان ہونا اسی طرح لازم ہے جیسے آفتاب کے نور کا اور انوار کو محو کر دینا یا کھیتی میں بال کا سب میں پیچھے ظاہر ہونا اس بات کی تحقیق زیادہ مطلوب ہو تو رسالہ "تحذیر الناس" مؤلفہ احقر مطبع صدیقی بریلی سے منگا کر دیکھیئے۔ اس وقت اور نبیوں میں جو انبیاء آپکے مشابہ ہونگے اُنکی مشابہت ایسی ہوگی جیسے عکس آفتاب جو آئینے میں ہوتا ہے ہُو بہُو آفتاب کے مشابہ ہوتا ہے اور پھر سب جانتے ہیں کہ آفتاب اصل ہے اور عکس آفتاب اسی کا پرتو۔

اس عبارت میں مولوی نانوتوی صاحب نے اُسی مضمون کو مختصر طریقے سے بیان

کر دیا ہے جس کو تحذیر الناس میں بیگھوں کے اندر پھیلا کر بیان کیا ہے کہ جس طرح در و دیوار پر روشنی پڑتی ہوئی دیکھ کر ڈھونڈھتے ہیں کہ یہ روشنی کس چیز سے آئی تو پتا چلتا ہے کہ آئینہ روشن ہے اسی آئینے کا پرتو در و دیوار پر پڑ رہا ہے پھر تلاش کرتے ہیں کہ آئینے میں یہ روشنی کس چیز سے آئی تو معلوم ہوتا ہے کہ آئینے کے مقابل چاند روشن ہے اسی چاند کا پرتو آئینے پر پڑ رہا ہے پھر تجسس کرتے ہیں کہ چاند میں یہ روشنی کس چیز سے آئی تو ثابت ہوتا ہے کہ چاند کے مقابل آفتاب روشن ہے اسی آفتاب کا نور چاند کو روشن کر رہا ہے اور پھر معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب خود بخود اپنی ذات سے روشن ہے۔ آفتاب کی روشنی کسی اور چیز سے نہیں آئی لفظ خاتم النبیین کے بھی اسی طرح یہی معنے ہیں کہ اور نبیوں کی نبوت کو دیکھ کر جب ہم تلاش کرتے ہیں کہ انکی نبوت کہاں سے آئی تو پتا چلتا ہے کہ اُن کی نبوت اولوالعزم رسولوں میں سے کسی رسول کی نبوت کا پرتو ہے پھر جب اولوالعزم رسولوں کی نبوت و رسالت کو دیکھ کر ہم ڈھونڈھتے ہیں کہ انکی نبوت و رسالت اُن میں کس سے آئی تو ثابت ہوتا ہے کہ تمام اولوالعزم رسولوں کی نبوت و رسالت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا پرتو اور اسی کا عکس ہے جس طرح آفتاب پر اس تفحص اور تجسس کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آفتاب بغیر کسی اور چیز کے واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود روشن ہے اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک پہنچ کر بھی اس جستجو اور تلاش کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی بغیر کسی اور نبی کے واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود نبی و رسول ہیں۔

تحذیر الناس کی عبارت صفحہ ۴ کے اس فقرے کا کہ آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے صرف یہی مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک پہونچ کر اس جستجو اور تجسس کا قصہ ختم ہوتا ہے جیسے آفتاب جو بالذات روشن ہے اسکے طلوع ہونے پر ستاروں اور چاند کی روشنیاں مٹ جاتی ہیں اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی چونکہ بالذات نبی و رسول ہیں اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبعوث ہو جانے کے بعد بھی دوسرے تمام نبیوں اور رسولوں کی لائی ہوئی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ جس طرح کھیتی میں درخت کے

ہر جز و کے پیدا ہونے کے بعد بال سب سے پیچھے پیدا ہوتی ہے اور پھر اُسی بال کے دانوں سے آئندہ کھیتی پیدا ہوتی ہے اسی طرح درخت نبوت کے ہر جز و یعنی ہر نبی کے پیدا ہونے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو درخت نبوت کی بال کی طرح ہیں سب سے پیچھے پیدا ہوئے اور اب پھر حضور ہی کے واسطے اور فیض سے آئندہ نبی بنیں گے۔

اس وقت اور اس زمانے میں جو اور نبی پیدا ہوں گے اُن میں جو حضرت سیدنا نوح یا حضرت سیدنا ابراہیم یا حضرت سیدنا موسیٰ یا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کے مُشابہ ہونگے وہ تو اُنھیں کا پر تو اور عکس ہونگے لیکن ان میں جو نبی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مشابہ ہونگے وہ سب حضور ہی کے پر تو اور عکس ہونگے۔ جیسے آفتاب کا عکس اور پر تو جو آئینے پر پڑتا ہے۔ بالکل بعینہٖ آفتاب ہی کے مثل ہوتا ہے پھر بھی وہ آفتاب ہی کا پر توٗ اور عکس ہوتا ہے اور اُسکی اصل وہی آفتاب ہوتا ہے۔ اِسی طرح اس وقت اِس زمانے میں جو انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پر توٗ اور عکس ہونگے وہ سب بالکل بعینہٖ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے مثل ہونگے۔ پھر بھی انکی نبوتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی نبوت کا پر تو اور عکس ہوں گی اور ان سب کی نبوتوں کی اصل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی نبوت ہوگی۔

اور پھر مولوی نانوتوی صاحب نے بکمال مہربانی یہ بھی صاف فرمادیا کہ یہ وہی بات ہے جسکی مفصل تحقیق وہ اپنے رسالے "تحذیر الناس" میں لکھ چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آئینے میں آفتاب کا جو عکس اور پر تو نظر آتا ہے اُس کو بھی مجازاً آفتاب کہہ سکتے ہیں عام طور پر بولتے ہیں کہ آئینے میں آفتاب دکھائی دے رہا ہے۔ حالانکہ ہر سمجھدار یقیناً جانتا ہے کہ اصل آفتاب آسمان پہ ہے آئینے میں ہر گز نہیں۔ اسی طرح بُروز کے معنی ظہور ہیں اور اِس کے مقابل اِستتار کے معنی خفا یعنی پوشیدگی ہیں۔ آفتاب کا بروز ظہور درودیوار وزمین میں ہرگز ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ آئینے میں ہوتا ہے تو آئینے والا پر توِ آفتاب بروزی آفتاب بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آئینے میں آفتاب کا وہ عکس اور پر تو اُسی آفتاب ہی کے

طفیل میں نظر آتا ہے تو اُس کو طفیلی آفتاب بھی کہہ سکتے ہیں یوں ہی پرتو اور عکس کو ظل بھی کہا جاتا ہے تو آئینے والے اُس پرتوِ آفتاب کو ظلّی آفتاب کہنا بھی صحیح ہے تو بقول نانوتوی صاحب کے اِس وقت اِس زمانے میں جو انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مشابہ ہونگے وہ سب مولوی نانوتوی صاحب کے نزدیک مجازی نبی بروزی نبی ظلّی نبی طفیلی نبی ہوں گے۔

مرزا قادیانی نے صرف تنہا اپنے ہی آپ کو مجازی نبی بروزی نبی ظلّی نبی طفیلی نبی کہا تھا اُس پر تمام چھوٹے بڑے وہابی غیر مقلد دیوبندی مولویوں نے فتوے دیکر چھاپ دیئے کہ مرزا قادیانی کافر مرتد بیدین ہے اور جو شخص اُسکے اس قول پر مطلع ہونیکے بعد بھی اس کو کافر مرتد بیدین نہ کہے یا اُس کے کافر مرتد بے دین ہونے میں شک رکھے وہ بھی کافر مرتد بیدین ہے اور بیشک بلاشبہہ ہمارے تمام علمائے اہل سُنّت عرب وعجم کا بھی مرزا قادیانی اور اُسکے متّبعین پر یہی فتوے شرعیہ ہے آپ حضرات اِن فتوؤں کو کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف وکتاب لاجواب الصوارم الہندیہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں یہ دونوں کتابیں اِس وقت اِس جلسے میں میرے پاس موجود ہیں تو مولوی نانوتوی صاحب نے جو تحذیر الناس اور تصفیۃ العقائد میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بے گنتی بے شمار لاتعداد مجازی نبی بروزی نبی ظلی نبی طفیلی نبی مان لئے اب وہابی دیوبندی حضرات انصاف فرمائیں کہ مولوی نانوتوی صاحب بھی اپنے اس قول کی بنا پر بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد بیدین ہوئے یا نہیں۔ حضرات غصہ فرمانے کی ضرورت نہیں بُرا ماننے کی بات نہیں۔ لِلّٰہ اپنا دین وایمان سنبھالئے اپنے دلوں سے خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پیارا کلام جھٹلانے والوں کی دینی محبت مذہبی عظمت نکالیئے ورنہ خوب یاد رکھئے کہ اللہ واحد قہار حسیب ہے اور قیامت قریب ہے اور عذاب جہنم سخت وعصیب ہے اور توفیق اللہ عزوجل ہی کے ہاتھ ہے۔

Scanned with CamScanner

اخبار النجم

مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی

اسی طرح وہابیوں دیوبندیوں کے ایک مقتداو پیشوا مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی جو ابھی زندہ موجود ہیں اپنے اخبار النجم جلد ۱۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۴۴ سے سطر ۴۷ تک لکھتے ہیں۔

تعریف کے تمام افراد اللہ کے لئے ثابت ہیں کسی طرح کی تعریف کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کی تعریف کرنا حرام ہے جتنی تعریفیں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں پھر اسی کالم کی سطر ۵۴ سے ۵۷ تک لکھتے ہیں۔

اگر کوئی دوسرا ہمارا ناخون ہی بنا دیتا تو ہم کہتے کہ بھائی اسکی بھی تعریف کرنا چاہیئے تھی۔ اسی نے ہمارا ناخون بنایا اسی نے آنکھیں دیں اسی نے زبان دی سب چیزیں اسی نے دی ہیں۔ پھر دوسرے کی تعریف کا حق ہی کیا ہے۔

اِن دونوں عبارتوں میں مولوی کاکوروی صاحب نے صاف کہدیا کہ تعریف ومدح وثنا کرنا صرف اسی کا حق ہے جس نے ہمارے ناخن ہماری آنکھیں ہماری زبان اور ہماری سب چیزیں بنائی ہیں۔ سب چیزوں کے بنانے والے اس رب جل جلالہٗ کے سوا کسی دوسرے کی کسی طرح کی بھی تعریف کرنا ناجائز ہے حرام ہے ناحق یعنی ظلم ہے ہر ادنیٰ سمجھ والا مسلمان جانتا ہے مانتا ہے کہ علماء اولیاء نے صوفیہ وائمہ نے صحابہ واہل بیت نے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) انبیاء ومرسلین نے ملائکہ مقربین نے (علیہم الصلاۃ والسلام) بلکہ خود حضور سید المرسلین نے (صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ اجمعین) ہرگز ہرگز ہرگز نہ کسی کی زبان بنائی نہ کسی کا ناخن بنایا نہ کسی کی آنکھ بنائی نہ کسی کی کوئی اور چیز پیدا فرمائی تو مولوی کاکوروی صاحب نے اس عبارت میں تمام اولیائے کرام وائمہ اہل اسلام جملہ علمائے عظام وصوفیہ عالی مقام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی بلکہ تمام صحابۂ واجب الاکرام واہل بیت لازم الاحترام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کی بلکہ تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسلام کی بلکہ خود حضور سیّد العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح و تعریف اور ثنا و توصیف کو صاف صاف ناحق اور ناجائز اور حرام بتا دیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

انھیں وہابیوں دیوبندیوں کے وہی مقتدا و پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی اس کتاب "اعمال قرآنی" حصہ سوم مطبوع مطبع رزاقی کانپور کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں۔

دیگر:۔ برائے امساک:۔ انگور کے پتے پر لکھ کر بائیں ران میں باندھ دے

اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرَشَتْ ثَخَذْ ضَظَغْ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ۔ اَمْسِكْ اَيُّهَا الْمَآءُ النَّازِلُ مِنْ صُلْبِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَة بلاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مولوی تھانوی صاحب نے امساک کا جو تعویذ بتایا اس میں اول تو حروف تہجی ہیں پھر ایک آیت سورۂ ہود علیہ الصلاۃ والسلام کی ہے پھر ایک آیت سورۂ مائدہ شریف کی ہے پھر تھانوی صاحب کی اضافہ کی ہوئی ایک عربی عبارت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے فلانی عورت کے بیٹے فلاں کی پیٹھ سے اترنے والے پانی ٹھہر جا اللہ اکبر اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس و مطہر کلام انگور کے پتے پر لکھا جائے اور بائیں ران پر باندھا جائے اور پھر اپنا فعل مخصوص شروع کیا جائے تو زیادہ دیر تک ٹھہرے۔

میری سُنّی مسلمان بہنیں بھی اس وقت میرا بیان سن رہی ہیں اس لئے لفظ امساک کی صاف تشریح کرنا حیا و شرم کے خلاف سمجھتے ہوئے چھوڑے دیتا ہوں اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ اس عبارت میں قرآن عظیم کی آیات مقدسہ کی کیسی زبردست توہین اپنے مریدین و معتقدین سے مولوی تھانوی صاحب کرا رہے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

کتاب فتاوی رشیدیہ حصہ سوم

مولوی رشید احمد گنگوہی

وہابیوں، دیوبندیوں کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے جو معجزے دکھلائے اُن سے کمال وقوت میں بڑھے ہوئے جادو اور تماشے جادوگر اور بھان متی بھی دکھا سکتے ہیں (دیکھو وہابیوں دیوبندیوں کے مقتدا و پیشوا رشید احمد گنگوہی کی کتاب فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۰ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے انکی اصل عبارت یہ ہے۔

امّا خرق عادت پس بیانش آنکہ حق جلّ وعلا بقدرت کاملہ خود بنا بر تصدیق انبیاء علیہم السلام چیزے اظہار میناید کہ صُدُورِ آن چیز بہ نسبت ایشاں ممتنع می نماید۔

یعنی خرق عادت کا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سچائی ظاہر فرمانے کے لئے ایسی چیز ظاہر فرمادیتا ہے جس کا اُن سے ظاہر ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ اِس عبارت میں خرق عادت کی وہی تعریف کی جو معجزے کی ہے۔ اِس سے معلوم ہوگیا کہ اس بیان میں معجزے کا نام خرقِ عادت رکھا ہے۔

اب سنیئے سات سطر کے بعد اسی صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں۔ بسیار چیز ست کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرقِ عادت شمردہ می شود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقویٰ واکمل ازاں ازارباب سحر واصحابِ طلسم ممکن الوقوع باشد۔

یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے معجزوں میں سے گِنا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسے ہی بلکہ قوت و کمال میں ان معجزوں سے بڑھے ہوئے کام تو جادوگروں اور بھانمتیوں سے بھی ہو سکتے ہیں اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ۔ ہر سُنّی مسلمان جانتا ہے کہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں کو جادو بتانا صرف کافروں مشرکوں ہی کا کام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝[1] یعنی جب انکے پاس اللہ کا رسول روشن معجزے لایا تو کافروں نے کہا یہ کھلا

[1] پ ۲۸ ع ۹

ہوا جادو ہے مثنوی شریف میں حضرت مولانا جلال الدین عارفِ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ؎

سنگہا اندر کف بوجہل بود ∴ گفت اے احمد بگو این چیست زود

گر رسولی چیست در دستم نہاں ∴ چوں خبرداری زرازِ آسماں

ابوجہل ملعون پتھر کے کچھ ٹکڑے اپنے مٹھی میں چھپائے ہوئے لاتا ہے عرض کرتا ہے کہ اگر آپ سچے رسول اور آسمان کے رازوں سے خبردار ہیں تو زمین کا یہ غیب بھی بتا دیجئے کہ میرے ہاتھ میں کیا چیز چھپی ہوئی ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ ابوجہل اگرچہ کافر و مشرک تھا اگرچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رسول ہونے پر ایمان نہیں رکھتا تھا لیکن اتنا وہ بھی جانتا تھا کہ جو خدا کا سچا رسول ہوتا ہے اسکو علم غیب ضرور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے غیب کا علم حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے سچے رسول کی نشانی ہے حضور علیہ الصلاۃ والسلام جواب میں یہ نہیں فرماتے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر بلکہ ؎

گفت احمد من بگویم کاں چہاست ∴ یا بگویند آں کہ ما حقیم و راست

حضور آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بتادوں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا جو چیز تیری مٹھی میں ہے وہ بتا دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول برحق ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے علم غیب عطا ہونا تو ہر نبی ہر رسول کی شان ہے۔ لیکن ہم تو امام الانبیاء سید المرسلین یعنی تمام نبیوں کے پیشوا سب رسولوں کے سردار بھی ہیں ہم کو ہمارے رب کریم جلّ جلالہٗ نے یہ قدرت بھی عطا فرمادی ہے کہ اگر چاہیں تو اُسی کے حکم سے پتھروں میں جان ڈال کر اُن کو زندہ اور بولنے والا بھی فرمادیں ؎

گفت بوجہل ایں دوم نادر ترست ∴ گفت آرے حق ازان قادر ترست

ابوجہل کہتا ہے کہ یہ دوسری بات کہ جو چیز میری مٹھی میں ہے وہ حضور کی سچائی اور حقانیت کی گواہی دینے لگے یہ تو بہت ہی عجیب و غریب ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ قدرت والا ہے یعنی پتھروں

کو زندہ کر دینے کی قدرت تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمادی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی جو ذاتی قدرت ہے وہ تو اس سے بھی بدرجہا زیادہ بلکہ بے شمار درجوں زیادہ بڑھی ہوئی ہے کہ تیری اور تمام عالم کی عقل اور سمجھ سے بھی بلند و بالا ہے ؎

گفت شش پارہ حجر در دست تست ⁂ بشنو از ہر یک تو تسبیح درست

سلطان دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں تیرے ہاتھ میں پتھر کے چھ ٹکڑے ہیں یعنی نبی کا نشان اللہ تعالیٰ کی سرکار سے علم غیب عطا ہونا ہے وہ تو میں نے دکھا دیا۔ اب میرے امام الانبیا سید المرسلین ہونے کا نشان بھی دیکھ کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو اپنے کرم سے کیسی کامل اور زبردست قدرت عطا فرمائی ہے اور پتھر کے ہر ایک ٹکڑے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح سُن ؎

لَا اِلٰہ گفت و اِلَّا اللہ گفت ⁂ گوہرا احمد رسول اللہ سُفت

یعنی وہ پتھر کے چھوں ٹکڑے ابو جہل کی مٹھی کے اندر سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھنے لگے۔ ابو جہل طیش اور غضب میں آکر اُن پتھروں کو پھینک دیتا ہے۔ مولٰنا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

گفت نبود مثل تو ساحر دگر ⁂ ساحراں را سر توئی و تاج سر

یعنی ابو جہل غصّے میں مبہوت ہو کر کہتا ہے کہ آپ کے مثل کوئی دوسرا جادوگر بھی نہ ہوگا۔ آپ تو تمام جادوگروں کے بھی سردار و سرتاج ہیں۔ آہ آہ! ابو جہل جیسا ملعون کافر اکفر بھی اگرچہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا ہے لیکن حضور کا معجزہ قاہرہ دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ تمام جادوگروں کا سردار و سرتاج کہہ دیتا ہے۔ لیکن افسوس اور صد ہزار افسوس کہ آج مسلمانوں کے مولوی اور پیشوا کہلانے والے یوں کہیں کہ کمال و قوت میں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں سے بھی بڑھے ہوئے جادو اور تماشے جادوگر اور بھان متی بھی دکھا سکتے ہیں۔

سُنّی مسلمان بھائیو انصاف کرو یہ ہمارے اور تمہارے مالک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی زبردست توہین و تنقیص ہے معاذ المولیٰ تعالیٰ

کتاب تقویت الایمان

مولوی اسمٰعیل دہلوی

مطبوعہ۔ مطبع مجیدی کانپور

وہابیوں دیوبندیوں کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

دیکھو وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۱۳) مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ساری مخلوقات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے بڑا اپنے نبیوں اور رسولوں کو بنایا علیہم الصلاۃ والسلام اور پھر اُن سب نبیوں اور رسولوں میں اپنے پیارے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سب سے بڑا نبی ورسول بنایا۔

اب مولوی اسمٰعیل دہلوی کہتے ہیں کہ اللہ کی مخلوقات میں جو سب سے بڑے مخلوق ہیں یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ بھی اللہ کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ چمار کی جتنی عزت اللہ کے سامنے ہے۔ سب سے بڑے مخلوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدا کے سامنے اتنی عزت بھی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اور اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور اسکے رسول کے لئے عزت ہے اور ایمان والوں کے لئے عزت ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے مگر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اس فرمانِ الٰہی کو جھٹلا کر اللہ تعالیٰ کے ہر بڑے اور چھوٹے بندے کو اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتا رہے ہیں۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! انصاف سے کہو امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے اس عبارت میں کلام الٰہی کو بھی جھٹلایا یا نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام پیارے اور معزز نبیوں اور اسکے سب محبوب ومعظم رسولوں کی بھی اہانت کی یا نہیں اور امام الوہابیہ کے یہ دو کھلے ہوئے کفر ہوئے یا نہیں؟

سٰ پ ۲۸ ع ۱۳

کتاب صراطِ مستقیم

مطبع قیومی کانپور

مصنّف : مولوی اسمٰعیل دہلوی

یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم مطبوع مطبع قیومی کانپور صفحہ ۸۶ و ۸۷ پر لکھتے ہیں۔

بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُہَا فَوْقَ بَعْضٍ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوے شیخ و اَمثالِ آں از معظّمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خر خود ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسُوَیدائے دلِ انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقّر می بود و ایں تعظیم و اجلالِ غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد۔

یعنی تاریکیاں تو بہت ہیں لیکن سب برابر نہیں بلکہ ایک اندھیری دوسری اندھیری سے بڑھکر ہے۔ اسی بنا پر نماز میں زنا کے خیال سے اپنی بی بی کے ساتھ جماع کرنے کا خیال بہتر ہے اور اپنے پیر یا کسی اور بزرگ کیطرف خواہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ بُرا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال تعظیم و توقیر کے ساتھ انسان کے دل کے اندر جم جائے گا اور گدھے بیل کا خیال اسکے خلاف ہے کہ نہ اُس قدر دلچسپی ہوگی اور نہ تعظیم ہوگی بلکہ توہین و تحقیر کے ساتھ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یا اپنے پیر کی یہ تعظیم و توقیر جو نماز میں ملحوظ و مقصود ہوگی شرک تک کھینچ لے جائے گی۔

آہ صد آہ! کہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال لانا اپنی بی بی کے ساتھ جماع کرنے کے خیال سے بلکہ رنڈی کے ساتھ زنا کرنے کے تصور سے بلکہ اپنے بیل اور گدھے کے

خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بھی بدرجہا زیادہ بدتر ہے اور اسکی وجہ یہ گڑھی کہ اپنی بی بی کے ساتھ جماع کرنے کا خیال یا رنڈی کے ساتھ زنا کرنے کا تصوّر یا بیل اور گدھے کا خیال جو نماز میں آئیگا وہ تعظیم و توقیر کے ساتھ نہ ہوگا بلکہ توہین و تحقیر کے ساتھ ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال جو نماز میں آئیگا وہ تعظیم و توقیر کے ساتھ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ تعظیم و توقیر جو نماز پڑھنے والا اپنے دل میں کریگا یہ اسکو مشرک و کافر بنا دے گی۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خیال مبارک کو جو نماز میں لایا جائے اُسکو رنڈی کے ساتھ زنا کرنے کے تصوّر سے اور بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بھی بدرجہا زیادہ بدتر بتانا حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیسی گندی گھنونی توہین ہے اور جب مشرک ہوجانے کی علت یہی بتائی کہ نماز کے اندر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی تعظیم و توقیر دل میں کئے جانے ہی سے نمازی فوراً مشرک و کافر ہوجاتا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیالِ مبارک بغیر اس کے کہ نمازی اُس کا ارادہ کرے خود بخود ہی آجانا اور نمازی کا اُس پیارے پیارے خیالِ مقدس کو خود قصد و ارادہ کرکے اپنے دل میں لانا دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں اگر اس خیالِ مبارک کی تعظیم و توقیر کی جائے گی تو نماز میں اُس خیال مبارک کی تعظیم و توقیر کرنے والا مشرک و کافر ہوجائے گا اور وہ خیال مبارک معاذ اللہ رنڈی کے ساتھ زنا کرنے کے تصوّر سے اور بیل گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ بدتر ہوجائے گا اور ہر مسلمان جب نماز میں التحیات پڑھے گا تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ضرور ہی پڑھے گا۔ جس کے معنی یہ ہیں:۔ اے نبی حضور پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔ تو اس مبارک جملے کے پڑھتے وقت لامحالہ اُسکے دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مبارک خیال آئے گا۔ نماز میں جب قرآن عظیم پڑھیگا تو قطعاً اُس کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ یہ قرآن پاک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولےٰ

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی پر نازل فرمایا۔ جب نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کرے گا کہ یہ ہی کعبۂ معظمہ ہے جس میں مشرکوں نے تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے یہ میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کا صدقہ ہے کہ کعبۂ مقدسہ بتوں سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ کی افضل ترین عبادت نماز کا قبلہ بن گیا۔ بلکہ بالکل ابتدا ہی میں جب نماز کی نیت کرے گا تو بلاشبہ اسکے دل میں یہ خیال آئے گا کہ یہ نماز کی بہترین نعمت ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی اپنے رَبّ جل جلالہٗ کے حضور سے شب معراج میں اپنے غلاموں کے واسطے لائے۔ غرض یہ ہے کہ نماز شروع سے آخر تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیارے پیارے خیال سے گھری ہوئی ہے اور نماز پڑھنے والا جب مسلمان ہے تو قطعاً یقیناً بیشک بلاشبہ اس کے دِل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقدس و مبارک خیال تعظیم و توقیر ہی کے ساتھ آئے گا اور عین نماز کے اندر اُس کا دِل جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرے گا تو امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کے فتوے سے اُسکے دل کا حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی یہ تعظیم و توقیر کرنا ہی معاذ اللہ اس کو مشرک بنادے گا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ مبارک سے لے کر اب تک کے سب نمازی مسلمان جن کے دلوں میں برابر اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال مبارک عین نماز کے اندر تعظیم و توقیر کے ساتھ آتا رہا اور اس وقت سے لے کر قیامت تک تمام ایماندار نماز پڑھنے والے جن کے دلوں میں اُنکے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال مبارک تعظیم و توقیر کے ساتھ عین نماز کے اندر آئیگا۔

ان سب کو امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی نے اس عبارت میں مشرک و کافر بنا ڈالا۔ اور شفا شریف میں حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ نَقْطَعُ بِتَكْفِيْرِ كُلِّ قَائِلٍ قَالَ قَوْلًا يُتَوَصَّلُ بِهٖ اِلٰى تَضْلِيْلِ الْاُمَّةِ وَتَكْفِيْرِ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔ یعنی اور اسی طرح ہم اس کو بھی قطعی طور

پر کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ بتلانے یا تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہنے کی طرف راہ نکلے (شفا شریف مطبوع دار لکتب العربیۃ الکبریٰ مصر صفحہ ۲۷۱)

پیارے سُنی بھائیو! اپنے پیارے آقا اپنے پیارے مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیاری عزت سچی عظمت مقدس وجاہت کے حضور اپنے سروں کو جھکا کر اپنے مالک اپنے داتا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی محبت سچی الفت اپنے دلوں میں جما کر سوچو اور غور کرو کہ نماز کے اندر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خیال مبارک کی دل میں تعظیم وتوقیر کرنے کو رنڈی کے ساتھ زنا کرنے کے تصور سے اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بھی بدرجہا زیادہ بدتر بتلانے والا کیا مسلمان رہ سکتا ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

پیارے سُنی مسلمان بھائیو! ایک ضروری بات اور بھی سُنا دوں آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ ہندو اپنے آپ کو ہندو پارسی اپنے آپ کو پارسی عیسائی اپنے آپ کو عیسائی یہودی اپنے آپ کو یہودی شیعہ اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں ہندو کو ہندو پارسی کو پارسی عیسائی کو عیسائی یہودی کو یہودی شیعہ کو شیعہ کہنے سے کوئی ہندو کوئی پارسی کوئی عیسائی کوئی یہودی کوئی شیعہ ہرگز نہیں چڑتا۔ لیکن دیوبندی وہابی صاحبان اپنے آپ کو وہابی نہیں کہتے بلکہ جو شخص کسی ناواقف کو بتائے کہ یہ دیوبندی صاحبان وہابی ہیں تو ناراض ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو سُنی حنفی چشتی نقشبندی مجددی صابری بتلاتے ہیں۔ حالانکہ یہ دیوبندی لوگ قطعاً یقیناً عقیدے کی رو سے وہابی ہیں ان کا اپنے آپ کو سنی حنفی چشتی صابری نقشبندی مجددی بتانا اپنے وہابی ہونے سے انکار کرنا اپنے آپ کو وہابی کہے جانے سے چڑنا محض فریب وتقیہ ہے کیونکہ اگر کوئی پیر یا مولوی اپنے آپ کو کُھلم کُھلا وہابی کہتا ہوا سُنی مسلمانوں کی کسی بستی میں پہنچ جائے تو کسی گاؤں کا جاہل سا جاہل سُنی مسلمان بھی ہرگز نہ اس کا مرید بنے گا نہ اس کا وعظ سُنے گا۔ بلکہ اپنی بستی میں کسی وہابی پیر یا وہابی مولوی کا ٹھہرنا بھی ہرگز گوارہ نہ کرے گا۔ اسی لئے یہ دیوبندی صاحبان اپنے آپ کو ہرگز وہابی نہیں کہتے بلکہ سُنی حنفی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے

ہیں تاکہ بے پڑھے جاہل سیدھے سادے بھولے بالے سُنّی مسلمانوں کو آہستہ آہستہ وہابی بنایا جاسکے حتیٰ کہ مولوی عبدالشکور صاحب کاکوروی جن سے بڑھ کر وہابیت کا مبلغ شاید کوئی اور نہ ہوگا ۔ لیکن وہ بھی اہلسنّت وجماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو امام اہلسنت بھی لکھواتے چھپواتے کہلواتے ہیں ۔

کتاب فتاویٰ رشیدیہ

حصہ اوّل

مُصنّف : مولوی رشید احمد گنگوہی

حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۹ پر لکھتے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُنکے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

اس عبارت میں مولوی گنگوہی صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہابیوں کے عقائد اچھے اور عمدہ ہیں باوجود اس کے کہ ان کے مزاج میں سختی تھی پھر بھی وہابی لوگ اچھے ہیں اگرچہ جو وہابی حد سے بڑھ گئے ہیں اوّل میں خرابی آگئی ہے لیکن عقیدوں میں وہابی اور دیوبندی دونوں متحد دونوں ایک ہیں دیوبندی اور وہابی دونوں میں صرف اعمال ہی کا فرق ہے۔ دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقیدوں میں کچھ فرق نہیں۔

مولوی گنگوہی صاحب نے اس عبارت میں عقیدۃً اپنا وہابی ہونا اور تمام عقائد میں وہابیوں کے ساتھ بالکل متحد ہونا کھلم کھلا بیان فرما دیا تو اسی عبارت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مولوی عبدالشکور کاکوروی و مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری و مولوی منظور سنبھلی و مولوی حبیب الرحمٰن مئوی وغیرہم تمام وہ دیوبندی علماء و جہلا جو عقائد میں مولوی گنگوہی صاحب کے ساتھ متحد ہیں وہ سارے کے سارے دیوبندیہ بھی عقائد میں وہابیوں کے ساتھ متحد اور سب کے سب عقیدۃً وہابی ہیں۔ خود مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری جنکو مولوی اشرفعلی تھانوی نے لاہور کے تاریخی مناظرے میں اپنی کفری عبارت حفظ الایمان کی تفہیم کے لئے اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا اور اُنھیں کے

ساتھ مولوی منظور سنبھلی و مولوی اسمٰعیل سنبھلی و مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر دیوبند کو بھی وکیل مناظرہ نہیں بلکہ محض وکیل تفہیم بنا دیا تھا اور اس بنا پر کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کو نہ تو خود میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت ہوسکی نہ کسی کو کفریاتِ وہابیہ دیوبندیہ پر مناظرے کے لئے وکیل مطلق بنا کر بھیجنے کی اُن کو جرأت ہوسکی۔ بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے مقابلے میں جملہ اکابر و اصاغر دیوبندیہ کو فضیحت انگیز شکستِ مبین اور رسوا کن ہزیمت مہین حاصل ہو چکی ہے۔

حضور شیر بیشۂ اہلسنّت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں

حضور مرشد برحق امام اہل سنت سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی جوتیوں کے صدقے میں بحمدہٖ تعالیٰ دل میں یہ جذبہ ہے کہ ماں باپ بیوی بچے سب کی محبت و آبرو مذہب اہلسنت کی عزت و عظمت پر قربان ہو جائے۔ دین کی خدمت سے جو کوئی مجھے روکتا ہے اسکی طرف سے میرے دل کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میری دعا ہے کہ خدا اور رسول جل وعلا و علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری بیوی میرے بچوں کا اور خود میرا ایمان اس قدر مضبوط فرمادیں کہ ہم سب اپنی جان و مال عزت و آبرو، بیوی بچے شوہر ماں باپ سب کو خدا اور رسول جل جلالہ و علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی عزت و عظمت پر قربان کرتے رہیں ـــــــ آمین

کتاب فتوے

براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری

وہی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری اپنے فتوے میں جو عبدالرؤف ٹیچر جگن پوری کی چھپوائی ہوئی کتاب بَرَاْءَۃُ الاَبْرَارِ عَنْ مَکَائِدِ الْاَشْرَارِ کے صنہ ۳۰۰ سے صنہ ۳۱۱ تک گیارہ صفحوں پر شائع ہوا ہے صفحہ ۳۰۱ پر لکھتے ہیں کہ۔

وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرھویں صدی کی ابتدا میں نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سُنّت والجماعت کا سخت دشمن تھا جس نے اہل سُنّت بلکہ اہل حرمین تک کا قتل و قتال کیا اور سخت سے سخت انھیں ایذائیں پہنچائیں جو عقائد باطلہ فاسدہ کا علمبردار تھا۔

کتاب براءۃ الابرار میرے ہاتھ میں موجود ہے جس کسی سُنّی مسلمان کا جی چاہے کتاب اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی آنکھوں سے خود یہ عبارت دیکھے اپنی زبان سے خود پڑھے اب یہ انصاف آپ حضرات کے ہاتھ میں ہے کہ مقتدا مولوی گنگوہی تو وہابیوں کے عقائد کو عمدہ اور وہابیوں کو اچھا بتا رہے ہیں اور مولوی گنگوہی کے مقتدی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری وہابیوں کی برائیاں اور مذمتیں بیان فرما رہے ہیں وہابیوں کے عقائد کو باطل اور فاسد ٹھہرا رہے ہیں تو ان دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ گنگوہی مقتدا نے تو اپنا عِنْدِیَّہ اور مَافِی الضَّمِیر صاف صاف ظاہر فرما دیا لیکن اُنکے شاہجہانپوری مقتدی صاحب نے وہابیوں کے ساتھ اپنی نیازمندی و عقیدت کیشی کو سُنّی مسلمانوں کے ڈر سے تقیّے کے پردے میں چھپا دیا۔

پھر یہ انصاف بھی آپ ہی حضرات فرمائیں کہ مولوی گنگوہی صاحب کے فتوے سے تمام دیابندیوں کا عقیدۃً وہابی ہونا اور جملہ عقائد میں وہابیوں کے ساتھ بالکل متحد ہونا ثابت و ظاہر ہوا۔ اور

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کے فتوے سے وہابیوں کے عقائد کا باطل وفاسد ہونا واضح وظاہر ہوا تو دونوں عبارتوں کے ملانے سے خود دیوبندیوں کے عقائد کا بھی باطل وفاسد ہونا ثابت ہوا یا نہیں ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے :. جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

اسی فتوے میں مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے وہابیوں کے سات مخصوص عقیدے لکھے ہیں:۔ ع۱ اپنے فرقے کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتا تھا ص۳۰۱۔ ع۲ حیاۃ الدنیا بعدِ وصال حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رُوحی وقلبی فداہ کا انکار ص۳۰۲۔ ع۳ زیارت افضل البقاع گنبد خضرا نفس زیارت قبر شریف کے واسطے سفر کرنا۔ ع۴ امید شفاعت وغیرہا بدعت وحرام ومحظور وممنوع قرار دیتا تھا۔ ص۳۰۲۔ ع۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اپنے کو عیاذًا باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلّہ سمجھنا ص۳۰۲۔ ع۶ تقلید شخصی کو شرک جانتا تھا ص۳۰۳۔ ع۷ بیعت صوفیاء کرام اُن کے اشغال و اذکار وغیرہ کو حرام و بدعت ومحظور وغیرہ سمجھنا ص۳۰۳۔

حضرت شیر بیشہ اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک مرتبہ نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اُس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز ہرگز کبھی کوشش نہ کرنا، غلطی کو غلطی ماننا، اُس سے بعُجلت رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے!"

Scanned with CamScanner

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل

مولوی رشید احمد گنگوہی

اب سُنئے دیوبندیوں ہی کے وہی مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصّہ اوّل کے صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں۔

کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اُس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اُس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔

عین اسلام اُس چیز کو کہتے ہیں کہ اگر وہ چیز موجود ہے تو اسلام بھی موجود ہے اور اگر وہ چیز موجود نہیں تو اسلام بھی موجود نہیں۔ درحقیقت اُسی چیز کا نام اسلام ہو اُس کے سوا کسی اور چیز کا نام اسلام نہ ہو۔ مسلمانان اہلسنت کے دین و مذہب میں قرآن پاک پر تمام و کمال ایمان لانا تو ضرور عین اسلام ہے کہ جو شخص پورے قرآنِ عظیم پر کامل ایمان رکھتا ہے اُس کے پاس عین اسلام ہے یعنی وہ مومن مسلمان ہے اور جو شخص قران حکیم کے کسی ایک ارشاد کا بھی منکر ہے وہ عین اسلام سے محروم ہے۔ یعنی وہ مسلمان نہیں کافر ہے مگر قرآن عظیم کا اپنے پاس رکھنا برکت و سعادت تو ضرور ہے لیکن عین اسلام نہیں اسی طرح قرآنِ پاک کے فرامین و احکام پر عمل کرنا لازم و ضروری تو ہے لیکن عین اسلام ہرگز نہیں قرآن عظیم کو پڑھنا ضرور افضل و اعلیٰ عبادتوں میں سے ہے لیکن عین اسلام ہرگز نہیں یعنی جو مسلمان قرآن عظیم کی تلاوت نہ کرے وہ اعلیٰ درجے کی ایک عبادت سے ضرور محروم ہے لیکن عین اسلام سے ہرگز محروم نہیں بلکہ بلاشک و شبہ مسلمان ہے۔ جو مسلمان اپنے گھر میں قرآن پاک نہیں رکھتا اس کا گھر اللہ عزوجل کی ایک نعمت جلیلہ سے ضرور خالی ہے مگر وہ عین اسلام سے ہرگز محروم نہیں بلکہ یقیناً مسلمان ہے یوہیں جو مسلمان قرآن پاک پر مکمل ایمان تو رکھتا ہے لیکن احکام قرآنیہ پر عمل نہیں کرتا وہ حسب مراتب بے عملی گناہگار فاسق فاجر

Scanned with CamScanner

ضرور ہے لیکن عین اسلام سے وہ بھی ہرگز محروم نہیں بلکہ قطعاً مسلمان ہے۔ مگر مولوی گنگوہی صاحب نے تقویۃ الایمان کے رکھنے اُسکے پڑھنے اس پر عمل کرنے کو بھی عین اسلام بتا دیا۔ تو جو شخص تقویۃ الایمان نہ رکھے یا نہ پڑھے یا اس پر عمل نہ کرے تو مولوی گنگوہی کے اس فتوے کی بنا پر وہ عین اسلام ہی سے محروم ہے۔ یعنی کافر و بے ایمان ہے خلاصہ یہ ہوا کہ دیوبندیوں میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ معاذاللہ قرآن عظیم سے بھی بدرجہا زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پیارے سنی مسلمان بھائیو! للہ انصاف! کیا ایسے عقیدوں کو معاذاللہ ایک سکنڈ کے کروڑویں حصے کے لئے بھی اسلامی عقیدے کہہ سکتے ہو۔ مولوی گنگوہی کے اس فتوے سے تو جو وہابی دیوبندی اپنے پاس تقویۃ الایمان نہ رکھتا ہو وہ بھی کافر۔ مولوی گنگوہی کے اسی فتوے کی بنا پر جو وہابی دیوبندی تقویۃ الایمان نہ پڑھتا ہو وہ بھی کافر مولوی گنگوہی کے اس جنرل حکم کی بنا پر جو وہابی دیوبندی تقویۃ الایمان کے کسی ایک ہی حکم پر عمل کرنے سے محروم ہو وہ بھی کافر وَلاحول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم۔

عجب مضحکہ انگیز فتویٰ ہے جس کی بنا پر ہر وہابی دیوبندی کو اس کے حکم کے مطابق مسلمان رہنے کے لئے ہر گھڑی ہر آن ہر جگہ تقویۃ الایمان کا اپنے ساتھ رکھنا۔ ہر آن ہر جگہ تقویۃ الایمان پڑھتے رہنا۔ ہر جگہ ہر وقت تقویۃ الایمان پر عمل کرتے رہنا لازم و ضروری ہو گیا کہ جو وہابی دیوبندی سوتے جاگتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے اپنے اہل و عیال کے حقوق ادا کرتے قضائے حاجت سے فارغ ہوتے وقت کسی طرح کسی جگہ کسی ایک آن کے لئے بھی تقویۃ الایمان کو اپنے پاس رکھنے یا اُس کو پڑھنے یا اُس پر عمل کرنے سے قاصر رہا اور مولوی گنگوہی صاحب کے اس فتوے کی بنیاد پر فوراً وہ عین اسلام سے محروم ہو کر کافر و بے ایمان ہو گیا۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا چھوٹے سے چھوٹا وہابی دیوبندی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ وہ مولوی گنگوہی کے اس فتوے کی بنا پر کسی وقت بھی عین اسلام سے محروم ہو کر کافر و بے ایمان نہیں ہو جاتا ہے یہی کہ ان دیوبندی مولویوں نے دین اسلام و مذہب اہلسنت کو لہو و لعب بنا لیا۔

کتاب تقویۃ الایمان ـــــــ مُصنّف مولوی اسمٰعیل دہلوی

بہر حال وہابیہ دیوبندیہ کے سب سے بڑے مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی اُسی تقویۃ الایمان میں جو دیوبندی وہابیوں کا عین اسلام ہے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں:

پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ پھر پانچ سطر بعد لکھتے ہیں:

اس بات میں اولیا اور انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا سے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے۔

یہ تو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کا اللہ عزوجل کے محبوبوں کے ساتھ ادب ہے کہ جابجا جنوں، شیطانوں، بھوتوں، پریوں کے ساتھ انبیاء و اولیاء کو پیروں اور شہیدوں کو ملاتا جاتا ہے۔ اسی امام الوہابیہ سے یہی انداز گفتگو سیکھ کر اگر کوئی شخص یوں کہتا پھرے کہ اللہ کا بندہ و مخلوق ہونے کے لحاظ سے تھانوی اور سوئر میں، گنگوہی اور کتّے میں، نانوتوی اور گدھے میں کاکوروی اور اُلّو میں، انبہٹی اور بیل میں کچھ فرق نہیں جو کوئی ہے اللہ کا بندہ و مخلوق ہے خواہ تھانوی گنگوہی نانوتوی کاکوروی انبہٹی ہوں خواہ سوئر کتّے گدھے اُلّو بیل ہوں۔ تو کیا ایسا کہنا ان دیوبندی وہابیوں کے نزدیک تھانوی گنگوہی نانوتوی کاکوروی انبہٹی کی شان میں توہین و گستاخی نہ ہوگا۔ آہ آہ صد ہزار آہ! ان وہابیوں دیوبندیوں کو کیا ہو گیا ہے جس طرز کے کلام کو اپنے مولویوں کیلئے توہین و گستاخی ٹھہراتے ہیں اُسی طرح کے کلام کو حضور آقائے دو عالم مالک کونین شہنشاہ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں جائز و درست بتاتے ہیں۔ والعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالیٰ۔

آپ حضرات کو اتنی بات اور بتا دوں کہ عربی میں شفاعت اور فارسی میں سفارش دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں یوہیں جسکو عربی میں شفیع کہتے ہیں اُسی کو فارسی میں سفارشی کہتے ہیں شفاعت اور سفارش میں یا شفیع اور سفارشی میں عربی اور فارسی کے سوا ہرگز کچھ اور فرق نہیں چنانچہ اسی تقویۃ الایمان کے صفحہ ۶ پر شُفَعَاؤُنَا کا ترجمہ ہمارے سفارشی اور صفحہ ۲۶ پر اَلشَّفَاعَۃُ کا ترجمہ سفارش کیا ہے بلکہ صفحہ ۲۷ پر صاف لکھدیا کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو۔

اب ملاحظہ فرمایئے اِس عبارت صفحہ ۷ میں صاف صاف کہہ دیا کہ جو شخص کسی ولی یا نبی کو کسی پیر یا شہید کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کو کسی پیر یا شہید کو ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی کسی پیر یا شہید کی نذر و نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کو کسی پیر یا شہید کو شفاعت کرنے والا مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ابوجہل اس امت کا فرعون اور بدترین کافر و مشرک اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اشد ترین دشمن تھا اور یہ بھی ہر مسلمان مانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنا حبیب جمیل اور وجیہہ و جلیل بنایا اور گناہگارانِ امت کی شفاعت و سفارش کا دنیا ہی میں اِذن عطا فرمایا۔

حضور اقدس سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس سے لے کر اب تک جس قدر سُنّی مسلمان تیرہ سو پینسٹھ برس کے اندر ہوتے چلے آئے اور جس قدر سُنّی مسلمان دنیا بھر میں اس وقت ہیں اُن سب کا اس عقیدۂ حقہ مبارکہ پر بھی ایمان تھا اور ہے کہ حضور اقدس اَوْجَہُ الشُّفَعَاءِ اَحَبُّ الشَّافِعِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب کریم جل جلالہ کے فضل وکرم سے شافع روز جزا و شفیع محشر ہیں اور قیامت تک جس قدر سُنّی مسلمان پیدا ہوں گے اُن سب کا بھی اس عقیدہ حمیدہ پر اعتقاد و ایمان ہوگا کیونکہ عقیدہ شفاعت مسلمانان اہلسنت کے عقائد ضروریہ مذہبیہ میں سے ہے شفاعت اور سفارش کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کے لیے اپنے سے بڑے مرتبے

والی ہستی سے گناہوں کی بخشش یا کسی منصب و نعمت کی داد و دہش طلب کرے حضرات محبوبان خدا علیٰ سیدہم وعلیٰ آلہ وعلیہم الصلاۃ والسلام والثناء کا اللہ عزوجل کی حضرت عزت میں گناہگاروں کے لئے باذنہٖ تعالیٰ شافع و مشفع ہونا خود اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں جابجا ارشاد فرمایا ہے اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۘ یعنی لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اور جنکو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کے مالک نہیں ہاں شفاعت کے مالک وہی ہیں جنہوں نے حق کی گواہی دی اور علم رکھتے ہیں۔

اور فرماتا اللہ عزوجل وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ یعنی اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝ یعنی اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام کرنا۔

ان آیات قرآنیہ مبارکہ نے عقیدہ شفاعت صاف طور پر واضح و روشن فرما دیا کہ دنیا ہی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایمان والے گنہگار مردوں عورتوں کی شفاعت کا اذن و حکم دے دیا بلکہ دنیا میں بھی توبہ قبول ہونے گناہوں کے بخشے جانے کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ جو مسلمان اپنی جانوں پر ظلم کریں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب جمیل محبوب جلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے

حضور حاضر ہوں (اگر دربار محبوب میں یہ حاضری جسماً و جسماً نصیب نہ ہو تو حضور علمی و قلبی ہی سہی کہ ایمان والا اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف اپنے قلب سے متوجہ ہو کر یہ یقین کرلے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیش نظر انور ہوں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام اپنے ربّ کریم جل جلالہ کی عطا فرمائی ہوئی طاقت وسماعت وبصارت سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میری باتوں کو سن رہے ہیں۔ میرے قلب کے خطرات وعزائم ونیات اور میرے جملہ حالات پر مطلع ہیں) پھر اس حاضری دربار محبوب سے مشرف ہونے کے بعد اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں پھر اللہ کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی اپنے چاہنے والے اپنی نازبرداری فرمانے والے رب جل جلالہٗ سے عرض کرے کہ تیرے یہ گنا ہگار بندے تیرے محبوب کے دامن رحمت کی پناہ میں آگئے ہیں۔ اب تو ان کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب بندوں کو اپنے فضل وکرم سے اپنے گنا ہگار بندوں کی شفاعت کا مالک بنا دیا ہے انھوں نے اپنے بے انتہا رحمت والے رَبّ عزوجل کے فضل وکرم سے ایمان والے گنا ہگاروں کی شفاعت کا قول وقرار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ بحکم شریعت مطہرہ حقیقۃً مسلمان تو صرف وہی ہے جو قرآن عظیم کے تمام ارشادات مبارکہ پر تمام وکمال ایمان رکھے اور قرآن عظیم ہی کے یہ ارشادات کریمہ بھی ہیں جو اللہ عزوجل کے محبوبوں کا شافع مذنبان شفیع مجرمان ہونا صاف صاف فرمارہے ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کی اس عبارت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ مبارک سے اب تک تیرہ سو پینسٹھ برس کے تمام مسلمانان اہلسنّت کو جو ارشادات قرآنیہ کے مطابق عقیدۂ شفاعت پر ایمان رکھتے چلے آئے اور اب سے قیامت تک پیدا ہونے والے مہا سنکھوں سنی مسلمانوں کو جو فرمان قرآنی کے مطابق اس عقیدۂ شفاعت پر ایمان رکھیں گے اُن سب اولین وآخرین سابقین ولاحقین کو معمولی اور ہلکے درجے کا مشرک وکافر نہیں بلکہ ابو جہل کے برابر کافر ومشرک بنا دیا اور وہابیوں نجدیوں کا پہلا مخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری نے بتایا کہ اپنے فرقے کے سوا تمام اہل

اسلام کو کافر سمجھنا تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی قطعی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا وہابیوں دیوبندیوں کے اسی علین اسلام تقویۃ الایمان کی اسی عبارت نے حضور اقدس سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یا کسی اور نبی یا ولی کسی پیر یا شہید سے شفاعت کی امید رکھنے کو صرف بدعت وحرام ومحظور وممنوع ہی نہیں بلکہ ابو جہلی کفر وشرک قرار دے دیا۔ تو وہابیوں نجدیوں کا چوتھا عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی الوالوفا ثنائی نے بتایا کہ امید شفاعت کو بدعت وحرام ومحظور وممنوع قرار دینا تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی یقینی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا۔

حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت ہمیشہ اپنے مریدین ومتوسلین ومتعلقین کو یہ درسِ عمل دیتے کہ "دُشمنانِ خُدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے قطعًا دور رہنا!"

کتاب تقویۃ الایمان

مصنف مولوی اسمعیل دہلوی

پھر وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۰ پر امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی لکھتے ہیں ۔

کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھائے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے یا اُنکے نام کی چھڑی کھڑی کرے ۔ رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلے اُن کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے، اس پر شامیانہ کھڑا کرے، چوکھٹ کو بوسہ دیوے، ہاتھ باندھ کر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اُس پر شرک ثابت ہوتا ہے ۔ اُس کو اشراک فی العبادۃ کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ۔

امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی نے وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے ص ۹ و ۱۰ پر ایسی قسم کی باتوں میں اُس کے نام پر مال خرچ کرنا، ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں ۔ راستے میں اُس کا نام پکارنا نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا طواف کرنا ۔ اُس کی طرف جانور لے جانا منتیں ماننا ۔ اُس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا فرش بچھانا وضو یا غسل کا سامان لوگوں کے لئے درست کرنا ۔ اُسکے کوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا ۔ آپس میں بانٹنا ۔ غائبوں کے واسطے لے جانا وہاں

Scanned with CamScanner

شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مویشی نہ چُگانا بھی گنا دیا۔

امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ۷ پر شرک کے معنٰی بھی بتا دیئے کہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللّٰہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشان بندگی کی ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں کسی اور کے واسطے کرنی۔ پہلے تو یہی ملاحظہ فرمایئے کہ اس عبارت صفحہ ۱۰ میں بھی پیر و پیغمبر کو بھوت اور پری کے ساتھ ملایا ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

بہر حال مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ان عبارتوں میں صاف صاف بتا دیا کہ جو شخص کسی پیر یا پیغمبر یعنی کسی ولی یا نبی کو ثواب پہنچانے کے لئے اُنکے نام پر اللّٰہ تعالیٰ ہی کو راضی کرنے کے واسطے کسی نیک کام میں مال خرچ کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کو ثواب پہنچانے کے لئے اُنکے نام کا روزہ اللّٰہ تعالیٰ ہی کی عبادت کے لئے اور اللّٰہ کو خوش کرنے کے واسطے رکھے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر کو دور سے سفر کرکے جائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مکان کو دور سے سفر کرکے جائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر یا اُنکے مکان کو جاتے ہوئے راستے میں اُن کا نام پکارے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے راستے میں نامعقول باتوں سے بچے یعنی نامعقول باتیں نہ کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے راستے میں شکار نہ کرے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے ساتھ میں جانور لے جائے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کو ثواب پہنچانے کی منت ماننے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان کی دیوار سے اپنا موتھ ملے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان کی دیوار سے اپنی چھاتی ملے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار پر یا مکان میں لوگوں کے بیٹھنے کے لئے فرش بچھائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار پر یا مکان میں جانے والوں کے نماز پڑھنے کے لئے وضو کا سامان کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان کی زیارت کے لئے آنے والوں کے نماز پڑھنے کے لئے غسل کا سامان کرے

وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے کوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پیئے وہ مشرک جو اُس پانی کو تبرک سمجھ کر اپنے بدن پر ڈالے وہ مشرک جو اس پانی کو تبرک سمجھ کر لوگوں کو بانٹے وہ مشرک جو اُس پانی کو تبرک سمجھ کر اُن لوگوں کے لئے جو وہاں حاضر نہیں ہیں لے جائے وہ مشرک۔ جو کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان پر پہنچکر وہاں کے درخت نہ کاٹے وہ مشرک جو کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان پر پہنچکر وہاں کی گھاس نہ اُکھاڑے وہ مشرک۔ جو کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان پر پہنچکر وہاں چار پائے جانور نہ چرائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کو ثواب پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کی خوشی حاصل کرنے کے واسطے اللہ ہی کے نام پر جانور ذبح کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان میں تعظیم کے لئے ہاتھ باندھکر کھڑا ہو وہ مشرک جو کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان پر روشنی کرے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر پر غلاف ڈالے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار یا مکان کی چوکھٹ کو بوسہ دے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار پر ہاتھ باندھ کر اُن سے کچھ التجا کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے مزار پر اُن کا وسیلہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر پر چادر چڑھائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے نام کی چھڑی کھڑی کرے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر سے رخصت ہوتے وقت ادب کے لئے الٹے پاؤں چلے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر پر مورچھل جھلے وہ مشرک جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر کا مجاور بن کر وہیں قیام کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کو یا کسی ولی یا نبی کی قبر کو اُنھیں اللہ تعالیٰ کا پیارا بندہ سمجھ کر اُن کی تعظیم کے لئے سجدہ کرے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے آگے یا کسی ولی یا نبی کی قبر کے آگے اُن کو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کا محبوب بندہ سمجھ کر اُن کی تعظیم کے لئے جھک جائے وہ مشرک۔ جو شخص کسی ولی یا نبی کے گرد یا کسی ولی یا نبی کی قبر کے گرد اُن کو اللہ عز و جل ہی کا بندہ اور اُسی کا پیارا سمجھ کر اُن کی تعظیم کے لئے طواف کرے وہ مشرک۔

Scanned with CamScanner

تو آپ حضرات نے وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے شرکی فتوے سُن لیئے۔ لیکن ہم مسلمانانِ اہلسنت کے نزدیک جو شخص کسی ولی یا نبی کو اپنا خدا یا معبود سمجھ کر معاذ اللہ اُس کو یا اُسکی قبر کو سجدہ یا رکوع یا اُس کا طواف کرے وہ تو بیشک کافر و مشرک ہے لیکن جو شخص اللہ عزوجل ہی کو اپنا اور سارے جہاں کا خدا اور معبود وحدہٗ لاشریک لہ مانتا ہو ہر ولی اور ہر نبی اور ہر فرشتے کو اُسی اللہ تعالیٰ ہی کا مملوک و مخلوق و بندہ جانتا ہو پھر بھی کسی ولی یا نبی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیارا بندہ مانتے ہوئے محض اُسکی تعظیم کے لیئے اُس کو یا اُسکی قبر کو سجدہ یا رکوع یا اس کے گرد طواف کرے وہ گناہگار مرتکب حرام تو ضرور ہے مگر کافر مشرک ہرگز نہیں کیونکہ شرک کسی شریعت میں کبھی جائز نہیں ہوسکتا اور اللہ عزوجل کے معظم و محبوب بندوں کو تعظیمی سجدہ کرنا حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام و حضرت سیدنا یعقوب و حضرت سیدنا یوسف صدیق علیہما الصلاۃ والسلام کی شریعتوں میں جائز تھا جسے ہمارے مالک و مولیٰ سرور و آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شریعت مطہرہ نے ہمارے لئے منسوخ فرما کر حرام فرما دیا۔ البتہ اگر کوئی مسلمان کسی ولی یا نبی کی قبر اقدس کا صرف اس نیت سے طواف کرے کہ اُس مزار مبارک سے اُسکو فیوض و انوار و برکات حاصل ہوں۔ اُس طواف سے اُس کو اُس قبر کی تعظیم قطعاً مقصود نہ ہو تو اسکو طواف استفاضہ کہتے ہیں تو مسلمانانِ اہلسنت کے دین و مذہب میں معاذ اللہ کسی ولی یا نبی کو یا اُن کی قبر کو سجدۂ عبادت یا رکوع عبادت یا طواف عبادت کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مشرک ہے اور سجدۂ تعظیم یا رکوع تعظیم یا طواف تعظیم یا سجدۂ استفاضہ یا رکوع استفاضہ کرنے والا عاصی و آثم اور گناہگار اور حرام کا مرتکب ہے استفاضے کے معنی ہیں فیض حاصل کرنا۔ ہم سُنّی مسلمانوں کی مبارک شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ میں کسی ولی یا نبی کے گرد یا اُنکے مزار پرانوار کے گرد صرف یہی طوافِ استفاضہ جائز ہے۔

ہمارے پیارے سُنّی مسلمان بھائی دیر سے بار بار مشرک مشرک سنتے سنتے گھبرا گئے ہوں گے لیکن میں کیا کروں مجبور ہوں۔ تقویۃ الایمان کی ان عبارات صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰ نے ایک ہی سانس میں سارے جہاں کے مسلمانوں کو مشرک بنا ڈالا ہے۔ جب ان عبارات کی تفصیل آپ حضرات

کو سُنائی جائے گی تو مجبوراً اتنی ہی بار لفظ مشرک بولنا پڑے گا جتنی باتوں کو ان عبارتوں میں شرک بتایا ہے۔ پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! آپ حضرات اس امر پر بھی غور فرمائیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام تقویۃ الایمان نے کسی پیر یا پیغمبر کسی بھوت یا پری کے مکان کو جاتے ہوئے راستے میں نامعقول باتوں سے پرہیز کرنے کو بھی شرک بتادیا۔ نامعقول باتوں کے معنی گالم گلوج پھکڑ جھکڑ لڑنا جھگڑنا دھینگا مشتی ہی تو ہیں۔ لہٰذا اب مولوی عبدالشکور کاکوروی و مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری و مولوی منظور سنبھلی و مولوی حسین احمد ٹانڈوی جو لکھنؤ و شاہجہانپور و سنبھل و دیوبند وغیرہا دور دراز کے مقامات سے بھدرسہ ضلع فیض آباد کے کسی وہابی دیوبندی کے مکان کا قصد کرکے سفر کرتے ہیں اُن سب پر اُن کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے فتوے سے فرض اعظم ہے کہ شرک سے بچنے لئے راستے میں دھول دھپا گالم گلوج پھکڑ جھکڑ کرتے چلیں اگر کسی سفر میں بھی انھوں نے ایسا کرنے سے پرہیز کیا تو اپنے ہی عین اسلام تقویۃ الایمان کے فتوے سے مشرک ہوگئے۔ پھر یہ بات بھی آپ حضرات کے ملاحظہ فرمانے کی ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ کے اس عین اسلام کا صفحہ ۹ تو کہہ رہا ہے کہ کسی پیر و پیغمبر کے مزار یا مکان کو جاتے ہوئے جو شخص جانور لے جائے وہ مشرک اور اسی کا صفحہ ۱۰ بتارہا ہے کہ جو شخص وہاں پہونچکر چارپائے جانور نہ چرائے وہ مشرک اب اگر کوئی وہابی دیوبندی صاحب جانور لے جائیں تو صفحہ ۹ کے فتوے سے مشرک اور اگر جانور نہ لے جائیں تو وہاں پہنچکر جانور چرا نہیں سکتے تو صفحہ ۱۰ کے فتوے سے مشرک غرض وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان نے اُنکے اگلے پچھلے دونوں راستے بند کردیئے۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝[1] پھر یہ بات بھی آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۱ میں کسی کی قبر پر روشنی کرنا شامیانہ لگانا مورچھل جھلنا جھاڑو دینا فرش بچھانا پیاسوں کو پانی پلانا نمازیوں کیلئے وضو و غسل کا سامان درست کرنا کسی کی قبر کو چومنا بھی شرک بتادیا اور اُسی کے صفحے پر شرک کے معنی یہ بتلائے کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے لئے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشانِ بندگی ٹھہرائی ہیں ان کو کسی اور کے واسطے کرنا تو ثابت ہوا کہ وہابی دیوبندی عقیدے میں

[1] (پ ۲۱ ع ۱۹) اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت دی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔

چومنا روشنی کرنا شامیانے لگانا مورچھل جھلنا جھاڑو دینا فرش بچھانا پیاسوں کو پانی پلانا نمازیوں کیلئے وضو غسل کا سامان درست کرنا یہ سب کام خدا نے صرف اپنی ہی قبر کے لئے خاص کئے ہیں جبھی تو یہ سب کام کسی اور قبر پر کرنے شرک ہیں۔ تو کسی کی قبر پر ان کاموں میں سے کسی کام کا شرک ہونا اسی وقت صحیح و درست ہو سکتا ہے جبکہ وہابی دیوبندی عقیدے میں خدا کی معاذاللہ موت بھی واقع ہو پھر معاذاللہ خدا کی قبر بھی بنے پھر معاذاللہ یہ سب باتیں خدا نے اپنی ہی قبر کے ساتھ خاص بھی کی ہوں۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! غور اور انصاف فرماؤ ان وہابیہ دیوبندیہ نے دین و مذہب کو مسخ کرکے ایسی مکروہ و پلید کفری صورت میں پیش کیا ہے کہ آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری بھی اس صورت کو دیکھ کر پیارے دین اسلام اور مہذب مذہب اہلِ سُنّت پر اعتراض کر رہے ہیں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بہرحال وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۹ و ۱۰ کی عبارتوں نے بھی اُن تمام مسلمانوں کو مشرک بنا دیا جنہوں نے ان کاموں میں سے کسی ایک کام کو بھی کیا ہے تو وہابیوں نجدیوں کا پہلا مخصوص عقیدہ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے بتایا اپنے فرقے کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھنا پھر دوبارہ تمام وہابیوں دیوبندیوں کا قطعی عقیدہ ہونا ثابت ہو گیا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مکہ معظمہ میں زمزم شریف اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایک جلیل پیغمبر حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی کنواں ہے جو اُن کی شیرخواری کے وقت میں اُن کی مقدس ایڑیوں کے رگڑنے سے اللہ جل جلالہٗ نے پیدا فرما دیا تھا جو انھیں کی ملک انھیں کے تصرف میں رہا پھر کون سا مسلمان ہے جس نے حج بیت اللہ شریف کے موقع پر زمزم شریف کا پانی تبرک سمجھ کر نہیں پیا۔ اپنے بدن پر نہیں ڈالا یا دوسرے مسلمانوں کیلئے وہاں سے نہیں لے گیا۔ پھر کون سا مسلمان ہے جس نے کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی حاجی کا لایا ہوا آب زمزم شریف تبرک سمجھ کر نہیں پیا۔ تو وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام تقویت الایمان نے سب حاجیوں کو اور تمام مسلمانوں کو جنہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیغمبر حضرت سیدنا اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئیں زمزم شریف کا پانی تبرک سمجھ کر پیا یا اپنے بدن پر ڈالا یا مسلمانوں کو بانٹا یا دوسرے مسلمان تک پہنچایا سب کو کھلم کھلا مشرک بنا دیا۔

کتاب تذکرۃ الرشید حصہ اول

مصنف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی

اسی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کا ایک یہ عقیدہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ یہ کتاب تذکرۃ الرشید حصہ اول ہے جو بلالی سیٹم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ کی چھپی ہوئی ہے۔ یہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشواؤں مولوی مسعود احمد گنگوہی، مولوی محمود حسن دیوبندی، مولوی عبدالرحیم رائے پوری، مولوی خلیل احمد انبھٹی، صاحبان کے حکم سے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے خلیفہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب نے تصنیف کی ہے یہ اس کا صفحہ ۱۱۳ ہے اسکی سطر ۱۶ میں یہ عبارت ہے۔ واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔

سُنّی مسلمان بھائیو! انصاف کرو یہ ہے وہابی دیوبندی صاحبوں کا عقیدہ کہ کسی ولی یا نبی کے کوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینے والا تو مشرک جہنمی ہے لیکن مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے پاؤں کا دھوون پینے والا مسلمان جنتی ہے وَالۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ۔ اتنا اور سُن لیجئے کہ یہ مسئلہ متفق عَلَیہ ہے کہ شرک کرنے والا بھی مشرک، شرک کا حکم دینے والا بھی مشرک، شرک پر راضی رہنے والا بھی مشرک اور ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدۂ تعظیمی کریں۔ تمام فرشتوں نے بلا استثناء حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدۂ تعظیمی کیا حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس تعظیمی سجدے پر راضی رہے۔ اُنھوں نے اس سجدۂ تعظیمی پر کچھ بھی اعتراض وانکار ہرگز نہ فرمایا۔ نیز حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کی اہلیہ محترمہ اور ان کے گیارہ صاحبزادوں نے حضرت سیدنا یوسف صدیق علیہ الصلاۃ والسلام کو تعظیمی سجدہ فرمایا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اس سجدۂ تعظیمی پر راضی رہے۔ تو وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام تقویۃ الایمان کے اصولِ شرک کی بنا پر تمام ملئکہ علیہم الصلاۃ والسلام حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ تعظیمی کرکے مشرک ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام بھی حضرت

یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو تعظیمی سجدہ کر کے مشرک ہوئے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام دونوں اس تعظیمی سجدے پر راضی رہ کر مشرک ہوئے اور خود اللہ ربّ العزۃ جل جلالہٗ سجدۂ تعظیمی کا حکم دیکر مشرک ہوگیا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ آہ کیسا ناپاک عقیدہ اِن وہابیوں دیوبندیوں نے گڑھا ہے کہ اپنے فرقے کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر بنانے کے شوق میں ایسے اصولِ شرک گڑھ ڈالے جنہوں نے معاذ اللہ تمام فرشتوں کو حضرت آدم و حضرت یعقوب و حضرت یوسف جیسے جلیل القدر پیغمبروں کو بلکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی مشرک ٹھہرا دیا جل جلالہٗ وعلیہم الصلاۃ والسلام۔ اچھا اب ذرا غور سے دیکھئے وہابیوں دیوبندیوں کے اس عینِ اسلام تقویۃ الایمان کے اس فتوائے شرک سے کوئی بچا بھی ہے ؟ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ابلیس اس شرک سے محفوظ رہا وہ شرک کرنے والے فرشتوں سے شرک پر راضی رہنے والے پیغمبر سے شرک کا حکم دینے والے خدا سے قطعًا بیزار ہو کر الگ کھڑا ہوگیا اور بنہایت تکبر وغرور کہنے لگا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ[1] یعنی میں تو آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے بنایا اور آدم کو تو نے گیلی مٹی سے پیدا فرمایا۔ کہیں آگ بھی مٹی کے آگے جھک سکتی ہے پھر بھلا میں آدم کو سجدۂ تعظیمی کیونکر کرسکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اُس پر لعنت بھی فرمائی اُسکو جنت سے بھی نکالا اوسکو سنگسار بھی فرمایا اُس پر کفر کا فتویٰ بھی دیا اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ[2] اُخْرُجْ مِنْہَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ[3] کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ[4]

لیکن ابلیس بھی وہابیوں دیوبندیوں کے عینِ اسلام تقویۃ الایمان کا اتنا زبردست پابند ایسا پکا پیرو تھا کہ اُس نے واحدِ قہار جل جلالہٗ کے سارے عذابات گوارا کر لئے لیکن حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو تعظیمی سجدہ نکرنا تھا نہ کیا۔ چونکہ تقویۃ الایمان کی تصنیف سے بلکہ اُس کے مصنف کی پیدائش سے بھی ہزارہا برس پیشتر ابلیس نے وہابیوں دیوبندیوں کے اِس عینِ اسلام کے مطابق عمل کر کے اسکی لاج رکھ لی تھی اور ایک اکیلا تن تنہا وہی الیسا مَن چلا بہادر تھا جو اُس شدید العذاب جل جلالہٗ کے قہر وغضب کی بھی کچھ

[1] پ ۲۳ ع ۱۴/ [2] پ ۲۳ ع ۱۴ بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔/ [3] پ ۲۳ ع ۱۴ تو جنت سے نکل جا کہ راندہ گیا۔/ [4] پ ۱ ع ۴۔ کافر ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

پرواہ نکرتے ہوئے اس وہابیانہ شرک سے قطعاً پرہیز کر کے تقویۃ الایمانی توحید پر ثابت قدم رہا تھا۔ لہذا وہابیوں دیوبندیوں نے بھی اُس کے اس بے مثل احسان کے بدلے میں اُس کے ساتھ یہ بے مثل احسان کیا کہ اُس کے علم کو حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس سے بھی زیادہ وسیع بتادیا ابلیس کے علم کو جو وسیع ماننے اُس کو مومن مسلمان ٹھہرادیا لیکن حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو جو وسیع ماننے اُس کو مشرک بے ایمان بنادیا اسی لئے مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام اہل سُنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اِن وہابیوں دیوبندیوں کو حزبُ الشیطان یعنی ابلیس کا گروہ تحریر فرمایا ہے ابلیس کا گروہ وہی لوگ ہیں جو ابلیس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور ابلیس کی اطاعت و فرمانبرداری اِس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ معاذ اللہ کمال علم میں اُس کو حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بھی افضل و اعلیٰ بتادیا اور ابلیس کی اطاعت و فرمانبرداری کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابلیس کی پوجا فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے چچا آزر سے جو اُن کا پرورش کنندہ اور منہ بولا باپ بھی تھا۔ ارشاد فرمایا تھا یٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ۝ یعنی اے میرے باپ شیطان کی پوجا نکر۔ بیشک شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے ظاہر ہے کہ آزر ہرگز شیطان کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ اُس کا شرک بت پرستی و ستارہ پرستی و نمرود پرستی ہی تھا لیکن چونکہ باطل پرستی درحقیقت شیطان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اِس لئے قرآن عظیم نے اپنے پیارے خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان پاک سے فرمادیا کہ شیطان کی اطاعت و فرمانبرداری درحقیقت شیطان کی پوجا اور پرستش ہے تو یہ وہابیۂ دیوبندیہ درحقیقت شیطان کے پجاری ہیں اور فارسی میں شیطان کو دیو کہتے ہیں اور بندہ بزبان فارسی مشترک ہے مملوک اور پجاری دونوں اسکے معنی ہیں تو شیطان کے پجاری کا ترجمہ فارسی میں بندہ دیو ہوا۔ لہذا یہ وہابیۂ دیوبندیہ درحقیقت دیو کے بندے ہیں۔ قرآن عظیم میں ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ؕ

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ (پ۶ ع ۱۳)

یعنی (اے محبوب) تم فرماؤ کیا میں تمہیں بتادوں وہ لوگ جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجے میں ہیں وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور اُن پر غضب فرمایا اور اُن میں سے کردیئے بندر اور سوٗر اور شیطان کے پُجاری (یعنی دیو کے بندے) وہ ٹھکانے کے اعتبار سے بہت بدتر اور سیدھی راہ سے بہت زیادہ بہکے ہوئے ہیں اور (اے ایمان والو) جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔

اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ جو لوگ اپنے عقائد کی بنا پر بحکم شریعت مطہرہ کافر ہوں پھر بھی مسلمانوں کے سامنے آکر تقیہ کرکے اپنے کفر کو چھپائیں اپنے آپ کو مسلمان بتائیں وہ دیو کے بندے ہیں وہ بحکم قرآن عظیم بندروں اور سوٗروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں اور اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، اُن پر اللہ کی لعنت اور اللہ کا غضب ہے اللہ کی لعنت اور اُسکے غضب سے اُسی کی پناہ جل جلالہٗ وعلیٰ حبیبہٖ وآلہٖ صلّی وسلّم اللہ۔ خیر کہنا یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کے اِس عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۹ صفحہ ۱۰ کی اِن عبارتوں نے حضور اقدس سید العٰلمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس و گنبد خضرا کی زیارت کے لئے دور سے سفر کرنے کو صرف بدعت وحرام ومحظور وممنوع ہی نہیں بلکہ صاف لفظوں میں شرک بتادیا تو وہابیوں نجدیوں کا تسمیر المخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے بتایا کہ زیارت اَفْضَلُ الْبُقَاع گنبد خضراء نفس زیارت قبر شریف کے واسطے سفر کرنے کو بدعت وحرام ومحظور وممنوع سمجھنا تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا۔

کتاب تقویۃ الایمان کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان

مصنف : مولوی اسمٰعیل دہلوی

دہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان کے صفحہ ٦٩ سے صفحہ ٧١ تک بہت سی چیزوں اور رسموں کے ساتھ ان باتوں کو بھی گنا دیا۔ لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا۔ نام فلاں بخش اور غلام فلاں رکھنا۔ بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا بسم اللہ کی خوشی کی محفل کرنا۔ ختنے میں شادی اور محفل کرنا۔ مختون کو قبروں کے سلام کے لئے لے جانا شادی میں نکاح میں سہرا باندھنا شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا۔ محرم کی محفلیں کرنا۔ ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا۔ ربیع الثانی کو گیارہویں کرنا شعبان میں حلوا پکانا۔ رمضان میں اخیر جمعے کو خطبۂ الوداع پڑھنا۔ قضائے عمری پڑھنا۔ عید کے روز سویاں پکانا۔ بعد نماز عید کے بغل گیر ہو کر ملنا۔ مصافحہ کرنا کفن کے ساتھ جانماز بنانا۔ کفن کے ساتھ چادر بنانا۔ کفن پر کلمہ لکھنا۔ قبر میں قل کے ڈھیلے، شجرہ رکھنا۔ تیجا، دسواں چالیسواں چھ ماہی، برسی، عرس کرنا۔ اسقاط مروجہ کرنا۔ حافظوں کو قبروں پر بٹھلانا۔ قبروں پر چادر ڈالنا۔ مقبرے بنانا۔ تاریخ لکھنا۔ چراغ جلانا۔ دور دور سے سفر کر کے قبروں پر جانا توشے سہ منیاں کرنا۔ وِرد ناد علی اور ختم بزرگوں کے نام کے پڑھنا۔ شغل برزخ وغیرہ طریقے ایجاد کرنا اور عمل میں لانا۔ مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی پڑھنا۔ مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا اور صفحہ ٧١ پر ان کا حکم یہ لکھا کہ جو شخص اسکی برائی دریافت کر کے ناخوش اور خفا ہو اور ان کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لیا چاہیئے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں اور صفحہ ٦٩ پر لکھا جو کچھ حضرت فرمادیں یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں تب مسلمانی کا دعویٰ سچا معلوم ہو اور جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بدے یا حضرت کے حکم سے دل میں ناخوش ہو اور حکم کو نہ مانے اور چوں چرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر و منافق ہے اور صفحہ ٧١ پر ان تمام باتوں

سے متعلق یہ بھی بتا دیا کہ اُن کا برا ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور تقریر سے ثابت ہے۔ پھر اپنے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر سے ساری کتاب میں ان تمام باتوں کے بُرا ہونے کو ثابت کیا ہے۔ ان سب عبارتوں سے ثابت ہو گیا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان کے حکم سے جو[1] شخص لڑکا پیدا ہوتے وقت اظہار سرور اور شکر الٰہی کے لئے ایک بکرا ذبح کرے وہ کافر و منافق۔ محمد[2] بخش۔ احمد[3] بخش۔ رسول[4] بخش۔ نبی[5] بخش۔ علی[6] بخش۔ حسین[7] بخش۔ پیر[8] بخش۔ فرید[9] بخش۔ غلام[10] محمد۔ غلام[11] احمد۔ غلام[12] مصطفیٰ۔ غلام[13] نبی۔ غلام[14] رسول۔ غلام[15] علی۔ غلام[16] حسن۔ غلام[17] حسین۔ غلام[18] مرتضیٰ۔ غلام فرید[19] نام رکھنے والے کافر و منافق جو[20] شخص اپنے بچے کی عمر چار برس چار مہینے ہو جانے پر اُس کو بسم اللہ پڑھائے وہ کافر و منافق جو[21] شخص اپنے بچے کو بسم اللہ پڑھانے کی خوشی کی محفل کرے وہ کافر و منافق۔ جو[22] شخص اپنے بیٹے کے ختنے کے وقت ایک شعار اسلام اور سنت نبویہ ادا ہونے کی خوشی ظاہر کرنے کے لئے محفل کرے وہ کافر و منافق۔ جو[23] شخص اپنے بیٹے کو جب اُس کا ختنہ اچھا ہو جائے کسی بزرگ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے اور اسکی روح پاک کو سلام کرنے لے جائے وہ کافر و منافق جو[24] شخص شادی سے پہلے برادری کو کھانا کھلائے وہ کافر و منافق۔ جو[25] شخص محرم میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر شہادت کی محفل کرے وہ کافر و منافق۔ جو[26] شخص ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفل کرے وہ کافر و منافق۔ جو[27] شخص ربیع الآخر شریف میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مقدس کو ثواب پہنچانے کے لئے گیارہویں شریف کرے وہ کافر و منافق۔ جو[28] شخص شب برات میں حلوا پکائے وہ کافر و منافق (مگر جو وہابی دیوبندی تقیہ کر کے شب برات کا حلوا کھالے اُس پر کافر و منافق ہونے کا فتویٰ نہیں ہے)۔ رمضان[29] کے آخری جمعے کو الوداع کا خطبہ پڑھنے والا کافر و منافق۔ عمر بھر[30] میں جس قدر نمازیں قضا ہو گئی ہیں اُن کو ادا کرنے والا کافر و منافق۔ عید[31] کے دن سویاں پکانے والا کافر و منافق (لیکن تقیہ کر کے سویاں کھانے والے وہابی دیوبندی پر کافر و منافق ہونے کا فتویٰ نہیں ہے)۔ نماز عید[32] کے بعد بغل گیر ہو کر ملنے والا کافر و منافق۔ نماز عید[33] کے بعد مصافحہ کرنیوالا

کا فرو منافق۔ کفن[34] کے ساتھ جانماز بنانے والا کافرو منافق۔ کفن[35] کے ساتھ چادر بنانے والا کافر
ومنافق (یہ چادر اور جانماز میت کو ثواب پہنچانے کیلئے کسی غریب مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے واسطے
دے دی جاتی ہیں اور اگر سب ورثہ بالغین عاقلین ہوں تو اُن کی رضا سے یا کسی عاقل بالغ
وارث کا خاص اپنے حصّے سے یہ جانماز و چادر بنانا قطعاً یقیناً سنی مسلمان کے نزدیک جائز
ہے جس میں شرعاً ہرگز کچھ حرج نہیں) میّت[36] پر اہوال قبر آسان ہونے کے لئے کفن پر کلمہ لکھنے والا
کافرو منافق۔ اسی[37] مقصد کے لئے مٹی کے پاک ڈھیلوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی سورت مبارکہ
دم کر کے قبر میں رکھنے والا کافرو منافق۔ اِسی[38] مقصد کے واسطے اللہ عزوجل کے محبوب بندوں
حضرات اولیا ومشایخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک ناموں کا شجرہ مبارکہ قبر میں رکھنے والا
کافرو منافق۔ مرجانے[39] والے مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے لئے تیجا۔ دسواں[40]۔ چالیسواں[41]۔ چھ[42]
ماہی۔ برسی[43] کرنے والا کافرو منافق بزرگانِ[44] دین کا عرس کرنے والا کافرو منافق۔ مرجانے[45]
والے مسلمان کے ذِمّے جن نمازوں روزوں کی قضا رہ گئی ہو اُن کا کفارہ ادا کرنے والا کافرو منافق۔
قرآن[46] عظیم پڑھ کر صاحبِ قبر مسلمان کو ثواب پہنچانے کے لئے حافظوں کو قبر کے پاس بٹھلانے والا
کافرو منافق قبر پر[47] چادر ڈالنے والا کافرو منافق۔ کسی[48] ولی یا نبی کی قبر پر مقبرہ بنانے والا کافرو منافق۔
قبر[49] پر تاریخ لکھنے والا کافرو منافق۔ قبر[50] پر چراغ جلانے والا کافرو منافق۔ دور[51] سے سفر کر کے
کسی ولی یا نبی کی قبر کی زیارت کیلئے جانے والا کافرو منافق شاہ[52] عبدالحق صاحب ردولوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کا توشہ کرنے والا کافرو منافق۔ حضور[53] سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ
کرنے والا کافرو منافق۔ حضراتِ[54] اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا توشہ کرنے والا کافرو
منافق۔ شاہ[55] بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سہ منی کرنے والا کافرو منافق۔ نادِ علی[56]
شریف کا وظیفہ جو صوفیہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول ہے۔ اُس کا پڑھنے والا کافرو منافق۔
ختم[57] خواجگان پڑھنے والا کافرو منافق۔ ختم[58] قادریہ پڑھنے والا کافرو منافق۔ شغل[59] برزخ
یعنی تصور شیخ کا شغل جو تمام سلاسل طریقت کے مشایخ کا خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ
کا معمول ہے اُس کو ایجاد کرنے والا کافرو منافق۔ اس[60] کو عمل میں لانے والا کافرو منافق۔

وظیفہ[۶۱] وسلوک وعمل کے نئے نئے طریقے جن سے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی کتاب القول الجمیل اور مولوی خرم علی بلہوری کی کتاب شفاء العلیل بھری ہوئی ہے اُن کا ایجاد کرنے والا کافر ومنافق اُن[۶۲] کو عمل میں لانے والا کافر ومنافق نماز[۶۳] مغرب کے بعد صلاۃ الاسرار شریف جس میں دو رکعت نماز بسوئے قبلہ اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے پڑھ کر سلام پھیر دینے کے بعد بغداد مقدس کی طرف گیارہ قدم چلتے ہیں جو سلسلہ قادریہ مبارکہ کا خاص طور پر اور دوسرے سلسلوں کا بھی معمول ہے اُس کا پڑھنے والا کافر ومنافق۔ مُقلِّد[۶۴] کے حق میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام احمد بن محمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو کافی سمجھنے والا اور مقلد کے لئے اس بات کی تحقیق کو کہ اُس کے امام کا اجتہاد صواب ہے یا خطا ضروری نہ سمجھنے والا کافر ومنافق۔ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام کے اس دوسرے حصے تذکیر الاخوان کی ان عبارتوں سے وہابیوں نجدیوں کا پہلا مخصوص عقیدہ باطلہ فاسدہ جو مولوی شاہجہانپوری نے بتایا کہ اپنے فرقے کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھنا پھر سہ بارہ تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا۔ اسی فہرست کے ایک نمبر سے وہابیوں نجدیوں کا تیسرا مخصوص عقیدہ باطِلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے بتایا کہ زیارت اَفضَلُ البِقاع گنبد خضرا نفس زیارت قبر شریف کے واسطے سفر کرنے کو بدعت وحرام ومحظور وممنوع قرار دینا پھر دوبارہ تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا کہ حضور اقدس سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک صرف بدعت وحرام ومحظور وممنوع ہی نہیں بلکہ کفر بھی ہے حالانکہ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس مسلمان نے میری قبر کی زیارت کی اُسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دوسری حدیث شریف میں ہے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ یعنی جس مسلمان نے میرے وصال شریف کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُسنے میری اسی حیات دنیویہ ہی میں میری زیارت کی۔

Scanned with CamScanner

تیسری حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:
مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بیشک اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ابھی میں آپ کو آیت کریمہ سُنا چکا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے گناہوں کی معافی حاصل ہونے کا طریقہ یہی بتایا کہ مسلمان جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو بارگاہِ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور اللہ کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تب اللہ تبارک وتعالیٰ کو توبہ بہت زیادہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں گے تو وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام کے پہلے حصّے کے حکم سے اِس آیت کریمہ اور ان احادیث مبارکہ پر عمل کرنے والا مشرک ہے۔ اور وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام کے دوسرے حصّے کے حکم سے کافر و منافق ہے ولا حول ولا قوۃ اِلا باللّٰہ۔

اسی فہرست کے ایک نمبر سے وہابیوں نجدیوں کا چھٹا مخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری نے لکھا کہ تقلید شخصی کو شرک جاننا وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا اسی فہرست کے چند نمبروں سے وہابیوں نجدیوں کا آٹھواں مخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری نے لکھا کہ صوفیائے کرام کے اشغال واذکار وغیرہ کو حرام و بدعت ومحظور وغیرہ سمجھنا وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا کہ صوفیۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جو اشغال واذکار و اعمال اُن نمبروں میں مذکور ہوئے وہ وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک صرف حرام و بدعت ومحظور وممنوع ہی نہیں بلکہ کفر بھی ہیں وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام کے اسی دوسرے حصّے تذکیر الاخوان کے صفحہ ۶۶ پر لکھتے ہیں۔ کسی نے آپ کو چشتی مقرر کیا اور کسی نے قادری اور کسی نے نقشبندی کسی نے سُہروردی کسی نے رَفاعی ٹھہرالیا۔ اور اسی کے صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں۔ کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے۔ حکم یہی ہے کہ سب ملکر قرآن وحدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود ونصاری کی طرح کئی فرقے مت ہوجاؤ اور نئی نئی باتیں نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اس واسطے کہ قیامت کو بعض لوگ سرخ رو اور بعضے روسیاہ

ہوں گے تو ان روسیاہوں سے کہا جائے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تم نے اقرار کیا پھر دین میں نئی نئی رسمیں نکالیں اور بدعات کفریہ جاری کیں تو اُس سے اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چھوٹ گیا پھر اُن نئی رسموں کے جاری ہونے سے اُنکی محبت دل میں پڑ گئی اور چھوٹنا ان کا مشکل پڑ گیا تو قرآن میں جو اُسکے خلاف حکم ہے اُس حکم سے دل میں فرق آگیا اُس انکار کا مزہ چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتیں بدعتیں نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے اور روز قیامت کو روسیاہ اُٹھیگا پھر اُس پر عذاب ہوگا۔

ان دونوں عبارتوں میں صوفیۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سَلاسِل مبارکہ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ ورفاعیہ میں کسی ایک سلسلۂ طیبہ میں بیعت ہونے اور قادری یا چشتی یا سہروردی یا نقشبندی یا رفاعی بننے کو اسلام میں تفرقہ اور پھوٹ ڈالنا اور یہود ونصاریٰ کی طرح کئی کئی فرقے ہونا اور قیامت کے روز روسیاہی وعذاب میں مبتلا ہونے کا باعث ٹھہرا دیا بلکہ قادریوں چشتیوں، سہروردیوں، نقشبندیوں، رفاعیوں کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کا منکر (یعنی کافر) بھی بتا دیا۔ اِن قادری وچشتی وسہروردی ونقشبندی ورفاعی حضرات کو بدمذہب وگمراہ فرقوں معتزلی خارجی، رافضی، ناصبی، جبری، قدری، مُرجئی کے ساتھ گنا دیا۔ قادریت چشتیت وسہروردیت ونقشبندیت ورفاعیت کو بدعات کفریہ میں شمار کرادیا۔ حالانکہ ہر سُنی مسلمان جانتا ہے کہ جس طرح لکھنؤ وفیض آباد وبریلی وکانپور کا ساکن ہونے کے سبب ایک مسلمان لکھنوی دوسرا مسلمان فیض آبادی تیسرا مسلمان بریلوی چوتھا مسلمان کانپوری کہلاتا ہے اور شہروں کی طرف یہ نسبتیں نہ تو اسلام میں تفرقہ ہیں نہ پھوٹ ہیں نہ یہ لکھنوی فیض آبادی بریلوی کانپوری وغیرہ مسلمانوں کے الگ الگ فرقے ہیں نہ یہ نسبتیں گناہ وناجائز ہیں۔ کیونکہ محض سکونت کے لحاظ سے لکھنوی یا فیض آبادی یا بریلوی یا کانپوری ہونے کے سبب کسی مسلمان کے عقیدہ ومذہب میں ہرگز کچھ فرق نہیں پڑتا ہے۔ بالکل بعینہ اسی طرح سلسلۂ قادریہ وسلسلۂ چشتیہ وسلسلۂ سہروردیہ وسلسلۂ نقشبندیہ وسلسلۂ رفاعیہ میں بیعت ہونے کے سبب ایک مسلمان قادری دوسرا مسلمان

چشتی تیسرا مسلمان سہروردی چوتھا مسلمان نقشبندی پانچواں مسلمان رفاعی کہلاتا ہے اور حضور سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی و حضور سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی و حضور سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی و حضور سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبند و حضور سیدنا سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا بہم کیطرف یہ نسبتیں نہ تو اسلام میں تفرقہ ہیں نہ پھوٹ ہیں نہ یہ قادری چشتی سہروردی نقشبندی رفاعی وغیرہ مسلمانوں کے الگ الگ فرقے ہیں نہ یہ نسبتیں ہرگز گناہ وناجائز ہیں کیونکہ محض بیعت ہونے کے لحاظ سے قادری یا چشتی یا سہروردی یا نقشبندی یا رفاعی ہونے کے سبب کسی مسلمان کے عقیدہ و مذہب میں ہرگز کچھ فرق نہیں پڑتا ہے بہرحال وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام کے حصہ دوم کی اِن عبارتوں سے وہابیوں نجدیوں کا ساتواں مخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے لکھا کہ بیعت صوفیائے کرام کو حرام وبدعت محظور وغیرہ سمجھنا وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک یہ صرف حرام وبدعت و محظور ہی نہیں بلکہ بدمذہبی و گمراہی و بدعتِ کفریہ و انکار قرآن اور باعثِ روسیاہیٔ آخرت و موجب عذاب اور کفر بھی ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۵ پر ایک حدیث شریف لکھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں گیا وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا بیشک اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس امر کے زیادہ سزاوار ہیں کہ حضور کو سجدہ کیا جائے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں حیرہ میں گیا تھا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور تو اس بات کے بہت زیادہ حقدار ہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں تو حضور نے مجھ سے فرمایا۔ بھلا دیکھو تو اگر تم میری قبر پر گزروگے تو کیا اُس کو سجدہ کروگے۔ میں نے عرض کی نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا (مجھے سجدہ) نہ کرو۔ ایمان والی نگاہوں میں اس حدیث شریف کا مطلب واضح ہے کہ جب کسی محبوب کا چاہنے والا کسی عاشق کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنے معشوق کی تعظیم اور اُسکے ساتھ اظہار

عشق ومحبت کسی نئے نرالے انوکھے انداز میں کر رہا ہے تو اسکے دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی اپنے محبوب کی تعظیم اور اُسکے ساتھ اظہار عشق ومحبت اسی طریقے پر کروں۔ حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چونکہ عاشقانِ جمالِ محمدی وشیفتگانِ حُسنِ احمدی میں سے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وعلیہم وسلم۔ شہر حیرہ میں پہنچکر ملاحظہ فرماتے ہیں کہ وہاں لوگ اپنے حاکم وسردار کو سجدہ کرتے ہیں دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تو ان کے ربّ کریم جل جلالہٗ نے ہمارے لئے دارین کا حاکم دین ودنیا کا سردار بنا کر بھیجا ہے۔ لہذا ہم بھی اپنے محبوب آقا اپنے سردار دوجہاں اپنے بادشاہ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ اپنے نیازمندانہ عشق اپنی غلامانہ محبت کا اظہار اسی طریقے سے بجالائیں۔ مدینہ طیبہ حاضر ہوکر اپنی یہی عاشقانہ تمنا عرض کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ جب میری قبر انور پر حاضر ہوگے تو اُس وقت بھی سجدہ تعظیمی کرنے کے لئے ایسی ہی بے قراری اور تڑپ ہوگی۔ عرض کرتے ہیں نہیں کیونکہ اُس وقت تو یہ جمال مصطفےٰ یہ حسنِ خدا نما اور یہ سراپائے اقدس جس میں خود وہی شاہدِ ازل ومحبوب حقیقی یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ہی حُسن وجمال وعز وجلال وفضل کمال وجود ونوال کے جلوے اپنے بندوں کو دکھا رہا ہے۔ ان ظاہری جسمانی آنکھوں سے پردے میں ہوگا قبر اقدس کا حجاب جسمانی نگاہوں کے لئے اُس جمالِ لازوال کے دیکھنے سے حائل ہوگا اور ظاہر ہے کہ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ[1]۔ لہذا اُس وقت صبر ہوجائے گا یہ بے چینی اور تڑپ نہ ہوگی۔ ارشاد فرمایا جاتا ہے لَا تَفْعَلُوْا یعنی تو اب بھی صبر کرو میری اس حیات ظاہری میں بھی مجھے سجدہ نہ کرو لیکن امام الوہابیہ نے وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عَیْنِ اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۵ پر یہ حدیث شریف اور اُس کا لفظی ترجمہ لکھ کر صاف لکھ دیا ف یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ یعنی اس حدیث شریف کا فائدہ یہ نکلا کہ حضور نے لَا تَفْعَلُوْا مجھے سجدہ نہ کرو فرما کر یہ مراد لیا ہے کہ ایک روز میں بھی مر کر مٹی میں مِل جاؤں گا مٹی میں مل جانے کا محاورہ اردو میں بکثرت مستعمل ہے اسکے معنی یہی ہوتے ہیں کہ کوئی چیز پس جانے یا گل جانے کے بعد مٹی کے ساتھ اسطرح مل جائے کہ مٹی کے ذرّوں سے اُس کے اجزا کا علیحدہ ہونا دشوار ہوجائے۔

[1] خبر سننا چشم دید معائنہ کی طرح نہیں۔ ۱۲

کوئی شخص سونے کا ٹکڑا زمین میں دفن کر دے اُسکو ہرگز نہیں کہا جائیگا کہ اُس کا سونا مٹی میں مِل گیا۔ لیکن کوئی شخص اگر اپنے سونے کو سوہان سے ریت کر بُرادہ کر کے مٹی میں بکھیر دے اب ضرور کہیں گے کہ اُس کا سونا مٹی میں مِل گیا۔ تو وہابیوں دیوبندیوں کے اِس عین اسلام تقویۃ الایمان کی اِس عبارت سے وہابیوں نجدیوں کا دوسرا مخصوص عقیدۂ باطلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے لکھا کہ حَیَاۃُ الدُّنْیَا بَعْدِ وِصَالِ حَیَاۃُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم رُوْحِیْ وَقَلْبِیْ فِدَاہُ کا انکار تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک صرف اتنا ہی نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قبرِ اقدس میں زندہ نہیں بلکہ معاذ اللہ خاک بدہن گستاخاں مرنے کے بعد مٹی ہو کر مٹی میں مِل گئے ہیں والعیاذ باللہ جل وعلا حالانکہ تمام مسلمانان اہلسنت کا اجماعی واتفاقی عقیدۂ حقہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے تمام انبیاء ومرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم وعلیہم وعلیٰ آلہ وسلم محض تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ یعنی ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ صرف ایک آن کو موت کا مزہ چکھتے ہیں پھر اُسی آن کے بعد وہ اپنی قبورِ مقدسہ میں اُسی پہلے والی جسمانی حسی حقیقی حیات کے ساتھ زندہ ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ روح کھانے پینے رزق دیئے جانے سے پاک ہے کھانا پینا روزی دیا جانا اُسی جسم کی شان ہے جو زندہ ہو تو اس حدیث صحیح سے ثابت ہوگیا کہ حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جو وصال فرما چکے ہیں وہ اپنی اپنی مبارک ومنور قبروں میں جسمانی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اُن کے کھانے پینے کے لئے اللہ جل جلالہٗ کی نعمتیں اُنکی خدمتوں میں پیش کی جاتی ہیں، وہ رزق دیئے جاتے ہیں، تناول فرماتے ہیں نوش فرماتے ہیں۔ پھر انبیاء ومرسلین تو انبیاء ومرسلین ہیں علیٰ سیدہم وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام قرآن عظیم تو فرما رہا ہے کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

یعنی اور اے مسلمانوں اُن لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جاتے ہیں یہ نہ کہو کہ وہ مُردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں اور قرآن عظیم فرماتا ہے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ یعنی ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے گئے ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کے حضور روزی دیئے جاتے ہیں اِن دونوں مبارک آیتوں نے صاف فرمادیا کہ حضرات انبیاء و مرسلین صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علی سیدہم وعلیہم وعلیٰ آلہٖ اجمعین کی محبت واطاعت میں اُنکے فرامین وارشادات پر جو مسلمان اپنی جانیں قربان کردیتے ہیں وہ ہرگز مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کریم جل جلالہٗ کے حضور روزی دیئے جاتے ہیں اس کی پاکیزہ نعمتیں کھاتے ہیں اُن کو مردہ کہنا بھی حرام بلکہ اپنے دل میں اُن کو مردہ سمجھنا بھی حرام۔ پھر حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ بَعْدَ الْوِصَال کا کیا پوچھنا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو تمام انبیاء کے پیشوا جملہ مرسلین کے سردار ہیں لیکن حیف صد حیف کہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب نے مونھ بھر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مر کر مٹی میں مل جانے والا بتادیا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

Scanned with CamScanner

اخبار النجم

مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم

انھیں وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی عبدالشکور صاحب کاکوروی ایڈیٹر النجم اپنے اخبار النجم جلد ۱۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۳ ربیع الاوّل شریف ۱۳۵۲ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۴۴ سے سطر ۴۷ تک لکھتے ہیں۔

تعریف کے تمام افراد اللہ کے لیئے ثابت ہیں کسی طرح کی تعریف کسی دوسرے کے لیئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کی تعریف کرنا حرام ہے جتنی تعریفیں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے لیئے مخصوص ہیں۔ پھر اسی صفحہ اسی کالم میں سطر ۵۴ سے سطر ۵۷ تک لکھتے ہیں۔

اگر کوئی دوسرا ہمارا ناخن ہی بنا دیتا تو ہم کہتے کہ بھائی اسکی بھی تعریف کرنی چاہیئے تھی اسی نے ہمارا ناخن بنایا اسی نے آنکھیں دیں اسی نے زبان دی سب چیزیں اسی نے دی ہیں پھر دوسرے کی تعریف کا حق ہی کیا ہے۔

اِن دونوں عبارتوں میں مولوی کاکوروی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی تعریف کرنا جائز ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی کی تعریف کرنا جائز نہیں۔ کسی رسول کی کسی نبی کی کسی فرشتے کی کسی صحابی کی کسی امام کی کسی ولی کی غرض یہ ہے کہ خدا تبارک وتعالیٰ کے سوا جس کسی کی بھی جس طرح کی بھی تعریف کی جائے گی وہ ناجائز ہوگی حرام ہوگی اور اپنے اس ناپاک کفری دعوے پر دلیل ذلیل یہ پیش کی کہ ہمارا ناخن اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے ہماری آنکھیں اللہ تعالیٰ ہی نے بنائیں، ہماری زبان اللہ تعالیٰ ہی نے بنائی ہماری ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمائی۔ کسی رسول کسی نبی کسی فرشتے کسی صحابی کسی امام کسی ولی نے ہماری کوئی چیز نہیں پیدا کی تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی تعریف خواہ وہ رسول و نبی ہو یا فرشتہ اور

صحابی ہو یا امام اور ولی ہو ناحق ہے ناجائز ہے حرام ہے حالانکہ مقدس دین اسلام کا یہ عقیدہ ضروریہ دینیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسولوں نبیوں کی اُسکے فرشتوں کی اُسکے محبوب کے صحابہ واہل بیت کی اُسکے محبوب کی امت کے علمائے حقانی و اولیائے ربانی کی اُسکے محبوب اکرم و خلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جس قدر بھی سچی حمد و ثنا واقعی مدح و تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی رضا کے لیے یہ سمجھ کر کی جائے کہ انھوں نے ہم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی و معصیت سے بچالیا۔ انھوں نے ہم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا مقدس دینِ اسلام عطا فرمایا انھوں نے ہم تک اللہ تبارک و تعالیٰ کا پیغام پہنچایا انھوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا ہمارے ناخنوں ہماری آنکھوں ہماری زبانوں ہماری تمام چیزوں کو پیدا فرمانیوالا ہونا ہمیں بتایا انھوں نے ہم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشی حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا انھوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے عزّ و جلال و فضل و کمال و حسن و جمال و جود و نوال کا جلوہ دکھایا تو وہ سب جائز ہے۔ مستحب ہے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی عبادت ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں عبادت اُسی کام کو کہتے ہیں جو معبود کی رضا کے لئے کیا جائے خود اللہ عزوجل کا پیارا کلام قدیم قرآن عظیم حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و حضرات مرسلین و انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام و حضراتِ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم و حضرات اولیائے کاملین و علمائے دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حمد و ثنا و مدح و تعریف سے بھرا ہوا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک مبارک حدیثیں ان مضامین سے گونج رہی ہیں۔ اگرچہ مولوی کاکوروی صاحب کی ان عبارتوں کے رد و ابطال میں ابھی بہت کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مختصراً اتنا تو آپ حضرات سمجھ ہی گئے ہونگے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا جس کسی کی جسطرح بھی تعریف کی جائے اس کو مولوی کاکوروی صاحب نے ناحق اور ناجائز اور حرام کر کے تمام علمائے ملت و اولیائے امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جملہ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تمام ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی جمیع انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی بلکہ خود حضور اقدس سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مونھ بھر کر سخت شدید اہانت کی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

النجم

ایڈیٹر: مولوی عبدالشکور کاکوروی

پھر انھیں مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب کے اخبار النجم مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۵ پر ایک مضمون چھپوا کر شائع کیا گیا ہے اُس کے کالم ۳ سطر ۱۵ تا سطر ۱۹ میں ہے نبی کریم نے فرمایا: اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ میں تمہاری طرح ایک معمولی انسان ہوں۔ اگر تم میں اور مجھ میں کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ میں تمہارے پاس خدا تعالیٰ کا پیام لایا ہوں۔

ہر اردو داں بھی جانتا ہے کہ اردو محاورے میں معمولی کا لفظ گھٹیا اور ادنیٰ درجے کی چیز کے معنے میں آتا ہے کہتے ہیں کہ یہ کپڑا اعلیٰ درجے کا ہے اور وہ کپڑا تو معمولی ہے بولتے ہیں کہ آپ کے یہاں دعوت میں بہترین کھانے طیار ہوئے تھے اور غریب خانے پر تو معمولی کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ تو اخبار النجم کی اس ناپاک عبارت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے خلیفۂ اعظم و محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ ہماری تمہاری طرح ایک معمولی انسان بنا دیا حالانکہ اس آیت کریمہ میں کوئی وہابی کوئی دیوبندی قیامت تک بھی ہرگز کوئی ایسا حرف نہیں بتا سکتا جس کا ترجمہ معمولی ہو لیکن مولوی کاکوروی صاحب کے اخبار النجم کے مضمون نگار نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اہانت کے نشے میں چور ہو کر ترجمے میں خود اپنی طرف سے معمولی کا لفظ بڑھا دیا قرآن عظیم تو بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی تحریف و تغییر و تبدیل و نقصان و زیادت سے پاک ہے تو ترجمے ہی میں پیوند لگا دیا اور مولوی کاکوروی صاحب کے اخبار النجم نے اس ناپاک کفری مضمون کو شائع بھی کرا دیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس کفری عبارت کے رد و ابطال میں ابھی بہت کچھ کہنا ہے جو پھر کسی مجلس میں ان شاء اللہ تعالیٰ ثم ثناء حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عرض کروں گا۔

ا: پ ۱۶ ع ۳ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے۔ (کنز الایمان)

رسالہ

سِیۡرَۃُ الۡحَبِیۡبِ الشَّفِیۡعِ مِنَ الۡکِتَابِ الۡعَزِیۡزِ الرَّفِیۡعِ

مصنف: مولوی عبد الشکور کاکوروی

پھر یہی مولوی عبدالشکور کاکوروی مبلغ وہابیہ صاحب اپنے رسالے سِیۡرَۃُ الۡحَبِیۡبِ الشَّفِیۡعِ مِنَ الۡکِتَابِ الۡعَزِیۡزِ الرَّفِیۡعِ کے صفحہ ۲۲ پر جسکو اپنے اخبار النجم کے پرچہ نمبر ۵ جلد ۱۰ بابت ربیع الاوّل شریف ۱۳۳۲ھ میں شائع کیا ہے لکھتے ہیں:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ صادق اور امین ہونے کے نہایت نرم دل خلق خدا پر شفقت کرنے والے اور شیریں کلام تھے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔ لیکن باوجود ان محاسن عقلیہ کے محاسن شرعیہ سے آپ بالکل بے خبر تھے۔ محاسن شرعیہ کی اصل الاصول یعنی ایمان باللہ کی حقیقت بھی آپ نہ جانتے تھے قَالَ تَعَالٰی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى[۱] اور پایا اُس پرور دگار نے آپ کو راہ سے بیخبر پس ہدایت کی اُس نے آپ کو وَقَالَ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ[۲] نہیں جانتے تھے آپ کہ کیا چیز ہے کتاب خدا اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے۔ وَقَالَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ[۳] نہیں جانتے تھے اسکو آپ اور نہ آپکی قوم کے لوگ۔ اخلاقی محاسن کے تین جُز ہیں۔ تہذیبِ اخلاق۔ تدبیرِ منزل۔ سیاستِ مُدُن۔ ان تینوں سے آپ قطعاً و اصلاً بے خبر تھے۔ جب آپ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب الٰہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے تو اور محاسن سے آپ کو کیونکر آگاہی ہو سکتی تھی

پھر یہی مبلغ وہابیہ مولوی کاکوروی صاحب اپنے النجم نمبر ۹ جلد ۳ بابت جمادی الاولی ۱۳۴۱ھ کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت کتاب اللہ اور ایمان کی حقیقت ہی سے ناواقف تھے۔ پہلے تو میں آپ سُنی بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کردوں کہ پہلی آیت کریمہ جو مولوی

[۱] پ ۳۰ ع ۱۸ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (کنز الایمان)

[۲] پ ۲۵ ع ۵ اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ (کنز الایمان)

[۳] پ ۱۲ ع ۴ انھیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم۔ (کنز الایمان)

کاکوروی صاحب نے لکھی اُسکی تفسیر حضراتِ مفسرینِ اہلسنت رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اور اے محبوب آپکے رب نے آپ کو اپنی محبت اپنے عشق میں شیفتہ و وارفتہ پایا تو آپ کو مرتبہ دَنٰی فَتَدَلّٰیo فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰیo اور اپنے قرب و وصال تک پہنچایا۔ یہاں ضَالّ کے معنی عشق و محبت میں از خود رفتہ ہونے والا اور ہدایت کے معنی مطلوب و مقصود تک پہنچا دینا ہیں دوسری آیت مبارکہ جو کاکوروی مبلغ وہابیہ صاحب نے لکھی اُس کی تفسیر حضراتِ مفسرینِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے یہ فرمائی کہ اے محبوب تم اپنے قیاس اور اپنی اٹکل سے کتابِ الٰہی اور ایمان کی حقیقت نہیں جانتے تھے وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا[۲] لیکن ہم نے اس کو نور کر دیا۔ مطلب یہ کہ تم کو کتابِ الٰہی اور ایمان کا علم قیاس اور اٹکل سے نہیں ہوا بلکہ نورِ الٰہی سے تم پر کتابِ الٰہی اور ایمان کی حقیقت روشن ہوئی۔ قیاس اور اٹکل سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ تو یقینی نہیں ہوتا ظنی اور تخمینی ہوتا ہے لیکن تم کو نورِ الٰہی سے جو علوم حاصل ہوئے ہیں وہ تو قطعی و یقینی ہیں جن میں نہ شک کی گنجائش نہ شبہے کی مجال۔ یہاں دِرایت کے معنے اپنی اٹکل اور قیاس سے معلوم کرنا ہیں۔

تیسری آیت معظمہ جو مبلغ وہابیہ مولوی کاکوروی صاحب نے لکھی اُس میں تحریف کر دی اس سے پہلے تھا تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہَآ اِلَیْکَ[۳] یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو اے محبوب ہم تمہیں وحی کے ذریعے سے بتا رہے ہیں اسکو کاکوروی صاحب نے الگ کتر لیا۔ پھر اُس میں لَا تَعْلَمُہَا تھا جسکو مبلغ وہابیہ صاحب نے لَا تَعْلَمُہٗ بنا لیا پھر اُس کے بعد تھا مِنْ قَبْلِ ھٰذَا یعنی وحی سے پہلے اسکو بھی مبلغ وہابیہ مولوی کاکوروی صاحب نے صاف الگ اُڑا یا۔ اس آیت مکرمہ کی تفسیر حضراتِ مفسرینِ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ فرمائی کہ اے محبوب یہ عظیم و وسیع و جلیل و کثیر علومِ غیبیہ جو تمہاری زبان اقدس سے تمہاری امت والے سُن رہے ہیں یہ میرا کرم ہے کہ تم پر میں نے وحی فرما کر خفیہ و پوشیدہ طور پر علومِ غیب تم کو عطا فرمائے ورنہ بغیر میرے بتلائے ہوئے اُن کو نہ تم جان سکتے تھے نہ تمہاری قوم والے اُن کو معلوم کر سکتے تھے۔ یہاں علم سے قطعاً وہی علم مراد ہے جو قبل تعلیمِ الٰہی ہو کہ ہرگز ممکن ہی نہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ ان تینوں آیاتِ قرآنیہ کی

[۱] پ۳۰ ع۵ [۲] پ۲۵ ع۶ [۳] پ۱۲ ع۴

Scanned with CamScanner

غلط تفسیر گڑھ کر غلط ترجمے کر کے لفظی اور معنوی تحریفیں کر کے مبلغ وہابیہ مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب نے اپنے نزدیک یہ ثابت کرالیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اگرچہ نبوت کے ظہور سے پہلے چالیس سال کی عمر تک جھوٹ بولنے سے شرک کرنے سے تمام فواحش عقلیہ سے پرہیز رکھتے تھے۔ سچے امانت دار نہایت نرم دل مخلوق خدا پر شفقت کرنے والے شیریں کلام تھے۔ لیکن باوجود اُن تمام فواحش عقلیہ سے مُجتَنِب اور ان جملہ محاسن عقلیہ سے متصف ہونے کے پھر بھی چالیس سال کی عمر شریف تک معاذ اللہ تہذیبِ اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاستِ مُدُن اور ایمان باللہ سے قطعاً بالکل بے خبر اور مطلقاً ناواقف تھے۔ چالیس سال تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ نہ تو تہذیب آئی تھی نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان حاصل تھا۔

آہ آہ اس کفری ملعون عبارت میں مولوی کاکوروی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا کہہ دیا۔ جس کو تہذیب نہیں آتی اُسے بے تہذیب کہتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا اُس کو کافر و بے ایمان کہتے ہیں۔

سُنّی مسلمان بھائیو! للہ انصاف کرو مولوی کاکوروی صاحب کیا کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چالیس سال کی عمر تک کیا تھے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ افسوس اور بے شمار افسوس کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیسی زبردست توہین و تنقیص ہو رہی ہے۔ ہیہات ہیہات ان ناپاک عبارتوں میں مولوی کاکوروی صاحب نے حضور اعلم الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ جو کچھ کہہ ڈالا ہے وہ آپ سب حضرات سمجھ گئے ہونگے۔ میں تو بطور نقل بھی شان اقدس میں وہ ناپاک ملعون کلمات کہنے کی جرأت اپنے اندر نہیں پاتا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

رُو ئداد مُباحثہ سُلطان پُور

مولوی عبدالشکور کاکوروی مبلغ وہابیہ صاحب نے ایک رسالہ "روئداد مباحثۂ سلطان پور" خود ہی مرتب کرکے اپنے ایک ذنب خاص منشی تصدق حسین معتمدِ انجمن حنفیہ سُلطان پور کے نام سے احمدی پریس لکھنؤ میں چھپوایا اُسکے صفحہ ۲۴ میں سطر ۲ سے سطر ۸ تک خود مولوی کاکوروی صاحب فرماتے ہیں:

تیسرا مسالہ حضرت مولٰنا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہے حالانکہ اُنکی کتاب نکال کر دیکھیئے تو اصلِ حقیقت کھل جائے وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ خداوندعالم جل شانہ اپنے وعدے کے خلاف کرنے پر قادر ہے لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا کیونکہ نقائص سے اس کی ذات پاک ہے اگر یہ مضمون قابلِ گرفت ہے تو حضرت نوح علیہ السلام بھی اس گرفت سے نہ بچیں گے۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ خدا نے حضرت نوح علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ ہم تم کو اور تمہارے اہل کو طوفان سے بچالیں گے جب اُن کا ایک کافر بیٹا ڈوبنے لگا تو عرض کرتے ہیں رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ یعنی اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو احکم الحاکمین ہے۔

اس عبارت میں کاکوروی مبلغ وہابیہ مولوی عبدالشکور ایڈیٹر النجم صاحب نے صاف طور پر یہ بتایا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے تو صرف اتنا لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کر تو سکتا ہے لیکن کریگا نہیں کیونکہ وہ عیب و نقصان سے پاک ہے پھر مولوی دہلوی صاحب کی اس عبارت پر اعتراض ہی کیا ہے اگر اس پر اعتراض کرتے ہو تو تمہارا اعتراض حضرت نوح علیہ السلام پر بھی ہو۔ کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ تو یہ فرمایا تھا کہ تم کو اور تمہارے اہل کو طوفان سے بچاؤنگا

لیکن اُنکے کافر بیٹے کو جو اُنکے اہل میں سے تھا طوفان سے نہیں بچایا اللہ تعالیٰ کی اس وعدہ خلافی کو دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ تجھ کو اور تیرے اہل کو طوفان سے بچاؤں گا پھر بھی میرے بیٹے کو جو میرے اہل میں سے ہے طوفان سے نہیں بچایا۔ حالانکہ تیرا وعدہ تو سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے تو اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلاف اور دروغ گو بتایا۔ مطلب یہ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کو حضرت نوح علیہ السلام کے وعدہ خلاف دروغ گو بتا دینے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا پھر امام الوہابیہ مولوی اسمعیل دہلوی صاحب نے تو اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلاف اور دروغ گو بھی نہیں بتایا بلکہ صرف اتنا ہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وعدہ خلافی و دروغگوئی صرف ممکن ہی ہے واقع کبھی نہ ہوگی۔ تو مولوی اسمعیل دہلوی صاحب پر کیونکر اعتراض ہوسکتا ہے۔ حالانکہ تمام اہلسنت کا ایمان و اعتقاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا اور حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی اللہ عزوجل کو ہرگز وعدہ خلاف نہیں بتایا۔ حضرت سیدنا نوح نجی اللہ تو حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ ایک فاسق و فاجر گنہگار سیاہکار مسلمان بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کو معاذ اللہ وعدہ خلاف اور دروغگو ہرگز نہیں بتا سکتا اور اگر بتلائے تو ہرگز مسلمان ہی نہ رہے گا قطعاً یقیناً بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہوجائیگا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اُس وقت شفقت پدری کے سبب حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے اھل کے معنی دنیوی ظاہری رشتۂ ونسب رکھنے والا تصور فرمائے کہ عام طور پر لوگ اس لفظ سے یہی معنے مراد لیتے ہیں لیکن وعدۂ آیہ میں اھل کے معنی دینی مذہبی رشتہ وعلاقہ رکھنے والا اتباع و پیروی کرنے والا مراد تھے۔ حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی عرض کا مطلب صرف یہ تھا کہ وعدہ تو تیرا یقیناً سچا اور حق ہے لیکن میرا بیٹا ڈوب گیا تو اے رَبّ مجھے بتا دے کہ تیرے وعدے میں اَھل سے کیا مراد تھی جواب میں فرمایا گیا کہ: یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ[1] یعنی اے نوح بیشک تمہارا وہ بیٹا کنعان جو ڈوب گیا تمہارے اہل میں سے نہیں ہے کیونکہ اسکے

[1] پ ۱۲ ع ۴

کام بڑے نالائق ہیں۔ معلوم ہو گیا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت افضل و اعلیٰ و ارفع و اقوی ہے اور وعدۂ آلہیہ میں اھل سے نسبی قرابت والے مراد نہ تھے بلکہ دینی قرابت والے ہی مراد تھے۔

امام اہلسنت حضرت شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا۔ اپنے والد ماجد علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنے کفر کو ظاہر کر دیتا تو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہرگز یہ عرض نہ کرتے جسکا مفاد صرف اس قدر تھا کہ اگر میرا بیٹا کنعان میرے اہل میں داخل نہیں ہے تو اے رب مجھے بتا دے کہ اُھل سے تیری کیا مراد ہے اور اگر میرے اہل میں داخل ہے تو اُس کے ہلاک کر دیئے جانے میں تیری جو حکمت ہے وہ مجھے بتا دے۔

لیکن مولوی کاکوروی ایڈیٹر النجم مبلغ وہابیہ عبد الشکور صاحب نے اس نجس عبارت میں صاف طور پر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے وعدہ خلافی اور دروغگوئی کر چکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلاف اور دروغگو بتا چکے ہیں جب اسپر کوئی اعتراض نہیں تو مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کے اس قول پر کہ خدا تعالیٰ وعدہ خلافی و دروغگوئی کر سکتا ہے مگر کریگا نہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تقویۃ الایمان

مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

مصنف : امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی

انھیں وہابیوں دیوبندیوں کے اُسی عین اسلام تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور کے صفحہ ۱۳ پر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں :

یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

یہ عبارت کفریہ ابتدائے بیان کے کچھ ہی دیر بعد سُنا چکا ہوں اَب دوبارہ پھر وہی عبارت نکل آئی۔ اچھا خیر پھر دوبارہ اس کا رَد سن لیجئے۔ ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے بڑے مرتبے والے مخلوق حضور اقدس سید عالم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مرتبے سے چھوٹے مرتبے والے مخلوق دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ ہیں علیہم الصلاۃ والسلام تو امام الوہابیہ نے اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و دیگر مرسلین و انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار کے برابر نہیں بلکہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہدیا جس کا صاف مطلب ہوا کہ چمار کی بھی کچھ عزت اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اور دیگر انبیاء و مرسلین و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی عزت اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے اتنی بھی نہیں جتنی چمار کی ہے۔ آہ صد آہ کہ حضور اقدس سید الاعزین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیسی کھلی ہوئی توہین و تنقیص کی جارہی ہے اگر کسی وہابی دیوبندی کے سامنے یہ کہا جائے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی و مولوی قاسم نانوتوی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی اشرفعلی تھانوی و مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحبان اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے اُلّو گدھے کتے سوئر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں تو کیا اُس وہابی دیوبندی کو گوارا ہوگا۔ کیا وہ اس عبارت کو اپنے مولویوں کی توہین نہیں سمجھے گا اور اگر ایسا کہنے میں وہابی دیوبندی مولویوں کی توہین ہے تو پھر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

Scanned with CamScanner

آلہ وسلم ودیگر مرسلین وانبیاء وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتانا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ودیگر مرسلین وانبیاء وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی کیسی شدید توہین وتنقیص ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؕ

یعنی بیشک یہ قرآن ایسے رسول کا پڑھنا ہے جو بزرگی والا ہے قوت والا ہے۔ عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے۔ امانت دار ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ یعنی اور موسیٰ اللہ کے حضور وجاہت وآبرو والا ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے۔ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ یعنی عیسیٰ دنیا اور آخرت میں وجاہت وآبرو والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقربان بارگاہ میں سے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے حضور وجاہت والا اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بزرگی والا اور اپنے حضور عزت والا فرما رہا ہے۔ لیکن امام الوہابیہ دہلوی ہر ایک بڑے اور چھوٹے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتا رہا ہے۔ یہ قرآن عظیم کی کیسی زبردست تکذیب ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی علین السلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۰ وصفحہ ۵۱ پر یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اُسکے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

ہر اردو داں بھی جانتا ہے کہ مٹی اور بالو کے باریک ترین اجزاء کو ذرے کہتے ہیں جو تمام انسانوں جانوروں کے پاؤں کے نیچے ہر وقت روندے جاتے ہیں۔ آہ صد آہ کہ اس ناپاک عبارت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو بلکہ اللہ

تبارک و تعالیٰ کے تمام انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی زیادہ گھٹیا بتا دیا اور پھر بھی اسلام و ایمان کا دعویٰ باقی ہے۔ حیف صد حیف ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان کہلانے والا مولوی یوں کہہ رہا ہے کہ ایک ناچیز حقیر ذرے کی بھی کسی نہ کسی قدر وقعت اللہ تعالیٰ کے روبرو ہے لیکن کسی نبی اور کسی ولی کو اللہ تعالیٰ کے روبرو اس قدر وقعت بھی نہیں جتنی وقعت اسکے روبرو ایک حقیر ذرے کی ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

قرآن عظیم فرماتا ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً [1] یعنی اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا بیشک میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں اور فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ [2] تمام جہانوں میں نوح پر سلام اور فرماتا ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ۝ [3] یعنی اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا اور فرماتا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَكْلِیْمًا ۝ [4] یعنی اور اللہ نے موسیٰ سے بلا واسطہ کلام فرمایا۔ اور فرماتا ہے وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۝ [5] یعنی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی ہوئی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاکیزگی کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ [6] یعنی اور اے محبوب ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے اور فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [7] یعنی اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو کہ اللہ تم کو محبوب بنائے گا اور فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ [8] یعنی اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اسی لئے کہ اللہ کے حکم سے اُسکی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور فرماتا ہے فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ [9] یعنی تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا خوشخبری دیتے ہوئے ڈر سناتے ہوئے اور فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ [10] یعنی آگاہ ہو بیشک اللہ کے اولیا اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

؎۱ پ۱ ع۴ / ؎۲ پ۲۳ ع۷ / ؎۳ پ۵ ع۱۵ / ؎۴ پ۶ ع۳ / ؎۵ پ۱ ع۱۱ / ؎۶ پ۱۷ ع۷ / ؎۷ پ۳ ع۱۲ / ؎۸ پ۵ ع۶ / ؎۹ پ۲ ع۱۰ / ؎۱۰ پ۱۱ ع۱۲

اس قسم کی سیکڑوں آیاتِ قرآنیہ بلا مبالغہ بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تلاوت کرسکتا ہوں ۔ لیکن وقت کم ہے اور مضمون زیادہ لہذا اس وقت انھیں دس آیات مبارکہ کے سُنانے پر اکتفا کرتا ہوں۔

اِن آیات مقدسہ نے صاف فرمادیا کہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں اللہ عزوجل کے خلیفہ اور نائب ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام پر ہر ایک جہاں میں اللہ تعالیٰ کا سلام ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا ۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام کیا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے روشن معجزے عطا فرمائے اور روح القدس سے اُنکی تائید فرمائی ۔ حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے واسطے رحمت بناکر بھیجا ۔ جس طرح ہر ایک عالم کا ہر ایک ذرّہ ہر ایک قطرہ ہر ایک پتّا ہر ایک ریزہ ہر ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا محتاج ہے ۔

اسی طرح اُس نے ہر ایک جہاں کے ہر ایک ذرے ہر ایک قطرے ہر ایک پتّے ہر ایک ریزے ہر ایک بندے کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت کا بھی محتاج بنایا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ جو اُن کا متبع اُن کا غلام بن جاتا ہے اُس کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا محبوب بنالیتا ہے ۔ جتنے رسول و پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے وہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے فرماں روا و حکمراں بنکر تشریف لائے ۔ جس قدر نبی و رسول علیہم الصلاۃ والسلام اللہ کی طرف سے بھیجے گئے اُن سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور اپنے عذابوں کا جو عالمِ غیب میں ہیں علمِ غیب عطا فرمایا کہ دنیا میں تشریف لاکر اُن حضراتِ کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے اللہ عزوجل کے بندوں کو ان نعمتوں کی خوشخبری دی اور اُن عذابوں سے ڈرایا ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اولیاء کا یہ مرتبہ ہے کہ اُن پر دنیا و آخرت میں نہ کسی قسم کا خوف ہے نہ کبھی کسی طرح کا اُنہیں رنج ہوگا ۔ اِن آیات قدسیہ نے بتا دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انبیاء و

اولیاء کی اللہ تبارک وتعالیٰ کے روبرو یہ وقعتیں یہ عزتیں ہیں۔ یہ شانیں یہ رفعتیں ہیں۔ کیا معاذاللہ ہر ایک ناچیز و حقیر ذرے کی بھی اللہ عزوجل کے روبرو یہ وقعت ہے تو اس ناپاک عبارت میں مولوی اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ صاحب نے قرآن پاک کی ان سب آیاتِ مبارکہ کو بھی مونھ بھر کر جھٹلا دیا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی تقویۃ الایمان میں جو تمام وہابیوں دیوبندیوں کا عین اسلام ہے صفحہ ۵۲ پر یہی امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اس نجس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ رسول کو غیب کی کچھ خبر نہیں۔ رسول کو غیب سے مطلقاً نادان و بیخبر بتا دیا۔ رسول کو غیب سے قطعاً جاہل و بے علم ٹھہرا دیا۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ مسلمانوں کے ایک مولوی کہلانے والے کے گندے قلم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیسی گندی اہانت ہو رہی ہے قرآنِ عظیم فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنی اللہ سے ڈرنے والے وہی ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ غیب ہی کی باتوں کو دل سے سچا ماننے کا نام ایمان ہے اور زبان سے اُن کو سچا ماننے کا اقرار کرنا ایمان کی شرط ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو معلومات حاصل کرنے اور جاننے کے جو عادی ذریعے عطا فرمائے ہیں کہ بحکم الٰہی آنکھ سے دیکھ کر کان سے سُن کر ناک سے سونگھ کر زبان سے چکھ کر جسم سے چھو کر۔ عقل سے سوچ کر نامعلوم چیز کو معلوم کر لیا جاتا ہے۔ ان عادی ذریعوں سے عادی طور پر جو چیزیں معلوم ہوں وہ شہادت ہیں اور جو باتیں اِن مدرکاتِ عادیہ سے عادۃً معلوم نہ ہو سکیں اُن کو اصطلاح شریعت میں غیب کہتے ہیں۔ شریعت میں نبیوں رسولوں کا منصب ہی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے غیب کی باتوں کا قطعی یقینی علم اصالۃً حاصل کریں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کو اُن امورِ غیبیہ کی خبر دیں۔ بندگانِ خدا اُن سے غیب کی خبریں سُنکر دل سے اُن کو سچا مانیں زبان سے اُن کو سچا ماننے کا اقرار کریں اور بتوفیق اللہ سبحٰنہٗ تعالیٰ مؤمن بالغیب ہو کر سچے مسلمان بن جائیں۔

Scanned with CamScanner

نبوت کے معنیٰ ہی شرعاً یہ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اَصَالَۃً بلاواسطہ غیب پر یقینی اطلاع حاصل ہو۔ اصطلاحِ شریعت میں نبی اُسی کو کہتے ہیں جس کو رَبُّ العِزّۃ عالم الغیبِ والشَّہادۃ جلّ جلالہٗ کی بارگاہ سے غیب کا یقینی علم اَصَالَۃً عطا فرمایا جائے وَالوَلِیُّ تَابِعٌ لَّہٗ یَأْخُذُ عَنْہُ اور غیب کا علم یقینی حاصل کرنے میں ہر نبی کی امّت کے اولیا اُسی نبی کے تابع ہیں کہ اپنے نبی سے حاصل کرتے ہیں۔ مسلمانانِ اہلسُنّت کا ایمان ہے کہ غیب کا علم یقینی نبی کو وحیِ الٰہی سے اور نبی کے صدقے اور توسط میں ولی کو اِلہامِ خداوندی سے حاصل ہوتا ہے پھر نبی اپنی امت کو اور ولی اپنے متبعین کو جسقدر حکمِ الٰہی ہوتا ہے اُسی قدر علومِ غیبیہ عطا فرماتا ہے اسکے سوا بندوں کیلئے غیب کا علم یقینی حاصل ہونے کا قطعاً کوئی اور ذریعہ نہیں نہ کسب وریاضت کو غیب کا یقینی علم حاصل ہونے میں ہرگز کچھ دخل ہے کسب وریاضت سے امورِ مخفیہ کا جو کچھ علم حاصل ہوگا وہ کشف ہوگا علم غیب ہرگز نہ ہوگا۔ اب ملاحظہ کیجئے اس عبارت میں امام الوہابیہ نے رسول کو غیب سے مطلقاً بےخبر و بےعلم بتاکر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے منصب نبوت و مرتبۂ رسالت کو قطعاً جھٹلا کر کیسی زبردست اہانت کی ہے اور آیت کریمہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی بھی تکذیب کی ہے ولاحول ولاقوۃ اِلا باللّٰہ۔

کمالاتِ نبوت تو کمالات نبوت ہیں کشف تو کمالات ایمان سے بھی نہیں کشف تو جوگیوں اور سنیاسیوں کو بھی مجاہدات وریاضاتِ شاقہ کرنے سے حاصل ہو جایا کرتا ہے۔ البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے اَصَالَۃً جو علم غیب عطا فرمایا جائے وہ یقیناً اعلیٰ ترین کمالات نبوت میں سے ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ[1] یعنی اللہ عالم الغیب ہے تو وہ اپنے غیب پر اپنے پسندیدہ رسولوں کے سوا کسی اور کو مسلط نہیں فرماتا اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ[2] یعنی اور اے عام لوگو اللہ تم کو غیب پر مطلع نہیں فرمانے کا لیکن وہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے چُن لیتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ[3] یعنی اور رسول غیب پر بخیل نہیں۔ مطلب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

[1] پ۲۹ ع۱۲ [2] پ۴ ع۹ [3] پ۳۰ ع۶

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب آتا ہے تو وہ علم غیب کے بارے میں تم پر بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی غیب کا علم عطا فرماتے ہیں۔

قرآن مجید ترجمہ شیخ الہند اسیر مالٹا مولوی محمود حسین دیوبندی

مطبوعہ : مدینہ پریس بجنور

چنانچہ وہابیوں دیوبندیوں کے شیخ الہند اسیر مالٹا مولوی محمود حسن دیوبندی صاحب اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں :

اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ قرآن مجید ترجمہ شیخ الہند مطبوعہ مدینہ پریس بجنور صفحہ ۹۳۶) اور وہابیوں دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی شبیر احمد دیوبندی صاحب اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں لکھتے ہیں :

لیعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے یا اللہ کے اسماء وصفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان چیزوں کے بتلانے میں ذرا بخل نہیں کرتا نہ اجرت مانگتا ہے نہ نذرانہ' نہ بخشش۔ پھر کاہن کا لقب اس پر کیسے چسپاں ہو سکتا ہے۔ کاہن محض ایک جزئی اور نامکمل بات غیب کی سَو جھوٹ ملا کر بیان کرتا ہے اور اسکے بتلانے میں بھی اس قدر بخیل ہے کہ بدون مٹھائی یا نذرانہ وغیرہ وصول کیے ایک حرف زبان سے نہیں نکالتا پیغمبروں کی سیرت سے کاہنوں کی پوزیشن کو کیا نسبت (ملاحظہ ہو قرآن مجید مترجم بترجمہ شیخ الہند مذکور صفحہ ۹۳۷) ظاہر ہے کہ جسکو خود ہی غیب کی خبر نہ ہو وہ دوسرے کو غیب کی خبر ہرگز نہیں دے سکتا تو اس عبارت میں مولوی اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ صاحب نے رسول کو غیب سے مطلقاً بے خبر بتا کر ان آیات قرآنیہ کو یکسر جھٹلا دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اس عبارت سے دو سطر پہلے وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے اسی صفحہ ۵۳ پر ہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں :

سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ اکبر کیسا نجس انداز گفتگو ہے کتنی ناپاک طرز کلام ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ جہان کے کاروبار میں بحکم الٰہی جہان والوں کے چاہنے سے کیا کیا کچھ ہو چکا ہے اور کیا کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں رسول کی یہ بے قدری وبے وقعتی ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ایمان والے جانتے ہیں کہ پہلے قبلہ بیت المقدس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیت المقدس ہی کیطرف موہنہ کر کے نماز ادا فرماتے ۔ کچھ مہینوں کے بعد قلب اقدس میں یہ خیال مبارک پیدا ہوا کہ اگر کعبۂ معظمہ ہمارا قبلہ بن جاتا تو اس سے اچھا ہوتا۔ کیونکہ اُسکی تعمیر ہمارے جَدِّ کریم حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بالتکریم نے فرمائی تھی اور اسکی تعمیر کے لئے پتھر اور گارا ہمارے جَدِّ جلیل حضرت ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام بالتبجیل ڈھو ڈھو کر لاتے تھے۔ یہ خیال اقدس صرف قلب مبارک ہی میں تھا۔ زبان مقدس سے دعا نہیں عرض کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْکَعْبَةَ قِبْلَةً لَّنَا یعنی اے اللہ کعبے کو ہمارے لئے قبلہ بنا دے۔ لیکن جب بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم مسلمانان اہلسُنّت اِس عقیدۂ حقہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ عزوجل کے ایسے محبوب ہیں کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی رضا چاہتا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی جانتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ایسے محبوب ہیں کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری رضا چاہتا ہے۔ لہذا اگرچہ ہم نے زبان سے تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہ دعا نہیں عرض کی ہے کہ اے اللہ ہمارے لئے کعبے کو قبلہ بنا دے۔ لیکن ہم چاہتے تو ہیں کہ کعبہ قبلہ بن جائے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہماری دلی خواہش کو جانتا ہے۔ اس لئے دیکھیں تو حضرت جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام آسمان کی طرف سے حُکمِ الٰہی لا رہے ہیں کہ کعبے کیطرف موہنہ کر لو اور بار بار حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چہرۂ اقدس آسمان کی طرف متوجہ فرما کر ملاحظہ فرماتے ہیں۔ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہی ادائے محبوبانہ ہے

کہ عین اسی حالت میں کلام الٰہی نازل ہوتا ہے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰھَا فَوَلِّ وَجْھَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ یعنی بیشک بار بار تمہارا آسمان کیطرف چہرۂ انور پھیر کر ملاحظہ فرمانا ہم دیکھ رہے ہیں تو بیشک ضرور ہم تم کو اُسی قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسکو تم پسند کرتے ہو۔ تو اپنا چہرہ حرمت والی مسجد (کعبے) کی طرف پھیر دو۔

الحمد للہ مسلمانان اہلسنت جانتے اور مانتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے جہان کا سارا کاروبار ہوتا ہے جو رسول چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جو رسول نہیں چاہتا وہ ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ رسول وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے رسول کی رضا خدا ہی کی رضا ہے ؎

جو وہ چاہیں گے وہ ہوگا اور وہ جو چاہیں کریں ∴ رب ہی جب چاہے انھیں پھر انکا چاہا کیوں نہ ہو

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ∴ خدا چاہتا ہے رضائے محمد

جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الاکرم ومحبوبہ الاعظم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

بہرحال آپ حضرات بنظر انصاف ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب نے اس عبارت میں آیت قرآنیہ کو جھٹلا دیا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۳۷ پر یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں :۔

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ کیسی گستاخانہ عبارت ہے حضور اقدس شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام اقدس کے قبل یا بعد اور حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک سے آگے یا پیچھے ادب وتعظیم کا مطلقاً ایک لفظ بھی نہیں، نہ اول میں حضور یا حضرت یا جناب ہے نہ آخر میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ ہے جس طرح اپنے سے چھوٹے کسی معمولی حیثیت والے شخص کا نام لیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کے پاک مبارک نام لے لئے ہیں کہ آریوں کا کوئی پنڈت یا عیسائیوں کا کوئی پادری بھی اس طرح حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام و

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیارے نام ہرگز نہیں لیتا وہ بھی کم از کم اول میں حضرت یا جناب کا لفظ اور آخر میں صاحب کا لفظ تعظیم کے لئے اضافہ کر دیا کرتا ہے پھر کہنا یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو اپنے پیارے رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی شان یہ بیان فرماتا ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۙ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۙ[1] یعنی بیشک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اُس کا حکم چلتا ہے امانت دار اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اَغْنٰىھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ[2] یعنی اللہ اور اسکے رسول نے ان کو اپنے فضل سے دولت مند کر دیا اور اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوْنَ[3] یعنی اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اُس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اُس کے رسول نے اُن کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اَب دیتا ہے ہم کو اللہ اور اُس کا رسول اپنے فضل سے بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کسی چیز کا بھی مطلقاً مختار نہ ماننا اِن آیات قرآنیہ کی کھلی ہوئی تکذیب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور کے صفحہ ۳۳ پر یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں :۔

اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ اپنے قرابتیوں کو ڈرا دیوے سو اُنھوں نے سب کو بلکہ اپنی بیٹی تک کو کھولکر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار میں ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں۔ اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اور وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۵ پر یہی امام الوہابیہ صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ نے پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگوں کو سنا دیویں کہ میں آپ ہی کو ڈرتا ہوں اور اللہ سے ورے اپنا کوئی بچاؤ نہیں جانتا

[1] پ ۳۰ ع ۶ [2] پ ۱۰ ع ۱۶ [3] پ ۱۰ ع ۱۴

Scanned with CamScanner

سو دوسروں کو کیا بچا سکوں۔

اِن دونوں عبارتوں میں صاف کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود اپنے ہی لئے ڈر رہے ہیں وہ کسی اور کو تو کیا خود ہی اپنی بیٹی کو بھی دوزخ سے نہیں بچا سکتے الکِبرُ یاءُ لِلّٰہ مقدس دینِ اسلام کی حقانیت پر کیسا زبردست حملہ ہے ایسے ہی مولوی کہلانے والوں کی ایسی ہی ناپاک عبارتوں کو دیکھ کر عیسائی پادریوں نے اعتراض کیا ہے کہ جب پیغمبر اسلام اپنی بیٹی کو بھی جہنم سے نہیں بچا سکتے پیغمبر اسلام خود اپنے ہی لئے ڈر رہے ہیں کہ معاذ اللہ جہنم سے بچوں گا یا نہیں تو دین اسلام کسی کی نجات کا کفیل و ضامن نہیں حالانکہ اِس مضمون کی جس قدر آیاتِ قرآنیہ و احادیث کریمہ ہیں اُن کا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور حضور کے اہل بیت طہارت علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کو سُنایا جائے اور عوام اہل اسلام کو ڈرایا جائے کہ محبوبانِ خدا علیٰ سیّدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کے ساتھ اُن کو جو نسبت حاصل ہے اُسی پر بھروسہ کر کے کہیں ایسا نہ ہو کہ اوامر الٰہیہ کی بجا آوری اور نواہی الٰہیہ سے پرہیز یکسر چھوڑ بیٹھیں یہ بھی کلام کی ایک شانِ بلاغت ہے کہ خواص کو سنانا اور عوام کو ڈرانا اُس سے مقصود ہو۔ ہندی میں بھی مثل ہے کہ بیٹی سے کہو بہو کان دھرے۔ ورنہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضراتِ خلفائے اربعہ و سائر عشرۂ مبشرہ و اصحاب بدر و اصحاب اُحد و اصحاب بیعۃُ الرضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تمام ازواج مطہرات امہات المومنین و جملہ بنات مقدسات رضی اللہ تعالیٰ عنہن و حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قطعی جنتی ہیں کہ خصوصی طور پر اِن تمام حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہر ایک سے قطعی طور پر جنتی ہونے کا وعدہ فرما لیا گیا ہے اور یوں تو عام طور پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آخرت کی بھلائی کا اور جملہ اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے طاہر و مطہر فرما دینے کا وعدہ فرما لیا گیا ہے لیکن حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور حضرات ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا وہ مرتبۂ جلیلہ ہے کہ اللہ

تبارک و تعالیٰ نے ان حضرات کرام سے مؤدت و تعظیم و محبت رکھنا فرض فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔

یعنی اے محبوب تم فرمادو کہ میں تم سے اس (دعوت اِلی الحق اور تبلیغ اسلام) پر کوئی اُجرت ضروری نہیں مانگتا مگر تم سے یہ ضرور طلب کرتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں سے مؤدت اور تعظیم و محبت رکھو ظاہر ہے کہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے یہ کہہ کر کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام خود اپنے ہی آپ کو ڈرتے ہیں۔ وہ اپنی بیٹی کو بھی جہنم سے نہیں بچا سکتے ان عبارتوں میں اس آیت قرآنیہ کی کھلی ہوئی تکذیب بھی کی حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین بھی کی اور خود حضور اقدس مالکِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اہانت بھی کی۔

وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کا مرتبہ اس قدر ہلکا ہے کہ معاذ اللہ وہ اپنے آپ ہی کو ڈرتے ہیں وہ اپنی صاحبزادی کو بھی جہنم سے نہیں بچا سکتے پھر کسی اور کو کیا بچا سکیں گے۔ لیکن وہابیہ دیوبندیہ کے پیران پیر سید احمد صاحب رائے بریلوی جو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب کے پیر تھے اُنکے مرتبے کو وہابی دیوبندی لوگ اس سے بہت زیادہ بلند و بالا مانتے ہیں۔

صراطِ مستقیم

مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب

مطبع : قیومی

چنانچہ یہی امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب صراطِ مستقیم مطبع قیومی کے صفحہ ۱۵۰ پر لکھتے ہیں:

شخصے بجناب حضرت ایشان استدعائے بیعت نمود۔ حضرت دراں ایام علی العموم اخذِ بیعت نمی کردند بنا بریں علیہ ملتمس آن شخص راہم قبول نفرمودند۔ آن شخص بیش از بیش الحاح کردہ کہ حضرت ایشان بآں شخص فرمودند کہ یک دو روز توقف باید کرد بعد ازاں ہرچہ مناسب وقت خواہد شد ہماں بعمل خواہد آمد۔ باز حضرت ایشان بنا بر استفسار واستیذان بجناب حضرت حق متوجہ شدند وعرض نمودند کہ بندۂ از بندگانِ تو استدعائی کند کہ بیعت بمن نماید وتو دستِ مرا فرا گرفتۂ وہر کہ دریں عالم دستِ کسے رامی گیرد پاس دستگیری ہمیشہ می کند واوصافِ ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دراں معاملہ چہ منظور ست. ازاں طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دستِ تو بیعت خواہد کرد گو لکھو کہا باشند ہر ایک را کفایت خواہم کرد۔

یعنی ایک شخص نے ہمارے پیر سید احمد صاحب کی خدمت میں بیعت کرنے مرید ہونے کی خواہش عرض کی۔ ہمارے پیر صاحب اُن دنوں میں عام طور پر بیعت نہیں لیتے تھے، مرید نہیں کرتے تھے۔ اسی بنا پر اُس شخص کی درخواست کو بھی قبول نہ فرمایا۔ اُس شخص نے زیادہ سے زیادہ خوشامد کے ساتھ اصرار کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے پیر صاحب نے اُس شخص سے فرمایا کہ ایک دو دن توقف کرنا اور ٹھہر جانا چاہیئے۔ اُس کے بعد جو کچھ اس وقت مناسب ہوگا وہی عمل میں آئیگا۔ پھر ہمارے پیر صاحب پوچھنے اور حکم لینے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ خواہش کرتا ہے کہ مجھ سے بیعت کرے اور تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہے اور اس جہاں میں جو شخص کسی کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے ہمیشہ ہاتھ پکڑنے کا لحاظ کرتا ہے اور تیری صفتوں کو تمام مخلوقات کی عادتوں کے ساتھ کچھ نسبت ہی نہیں تو اس معاملے

میں کیا منظور ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگرچہ لاکھوں ہوں گے ہر شخص کی میں کفایت فرماؤں گا یعنی اُس کی ہر قسم کی کار برآری دنیا میں اور ہر طرح کی حاجت روائی آخرت میں کروں گا۔

اللہ اکبر یہ ہے وہابیہ مرتدین و دیوبندیہ زندیقین کا ناپاک عقیدہ کہ رسول اللہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو اپنی شاہزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی جہنم سے نہیں بچا سکتے۔ لیکن امام الوہابیہ صاحب کے پیرجی کے اگر لاکھوں کروڑوں مرید بھی ہوں تو اُن سب کو اللہ تعالیٰ بخش دیگا اُن کی دنیا و آخرت کی ہر ایک حاجت پوری کردے گا۔

کیوں سُنّی مسلمان بھائیو! جو شخص اپنے پیر کے مرتبے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مرتبے سے بھی زیادہ بڑھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مرتبے کو اپنے پیر کے مرتبے سے بھی زیادہ گھٹائے کیا وہ بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد بیدین نہ ہوگا۔ حالانکہ صحیح حدیث شریف میں ہے حضور اقدس شاہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ ذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو اور اسکی اولاد کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا وَمُحِبِّيْهَا عَلَى النَّارِ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ پر اور اُسکے ساتھ محبت رکھنے والوں پر دوزخ کو حرام فرما دیا ہے۔

ہر سُنّی مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تمام فضائل و مراتب صرف اسی وجہ سے عطا ہوئے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نورِ نظر و لختِ جگر ہیں۔ اِن فضائل و محاسن کا دار و مدار ہرگز اعمال پر نہیں بلکہ

صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صاحبزادی ہونا ہی اِن مراتب ومناصب کا مدار ہے لیکن وہابیوں دیوبندیوں کو تو سرے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کی عزت وعظمت کا صاف انکار ہے اور پھر بھی اپنے مونھ سے اسلام وسنیت کا جھوٹا اظہار ہے اپنی وہابیت و دیوبندیت کو چھپانے پر اصرار ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تقویۃ الایمان

مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۸ پر یہی امام الوہابیہ صاحب ہمارے اور تمہارے آقا ومولیٰ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں:

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔

اس گندی عبارت میں صاف بتادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بھی تعریف بس ایسی ہی کرو جیسی آپس میں ایک دوسرے بشر اور انسان کی تعریف کرتے ہو۔ حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا [1] یعنی اے مسلمانو رسول کے پکارنے کو ایسا نہ بناؤ جیسا آپس میں ایک دوسرے بشر کو پکارتے ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ [2] یعنی اے ایمان والو نبی کی آواز پر اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرو اور ان کو اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ ورنہ تمہارے سب اعمال اکارت ہوجائیں گے اور تم کو خبر نہ ہوگی اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ۔ قرآن عظیم اپنے پیارے محبوب سیدنا

[1] ۱۸ پ ع ۱۵
[2] ۲۶ پ ع ۱۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مرتبہ عظمیٰ ورتبۂ کبریٰ بتا رہا ہے کہ اے ایمان والوں میرا محبوب اگر تم میں سے کسی کو کسی وقت کسی حالت میں پکارے تو اُس کو ایسا سمجھنا حرام جیسے تم میں کا ایک دوسرے کو پکارتا ہے بلکہ تمپر اُسی وقت اُسی حالت میں میرے محبوب کو جواب دینا اور میرے محبوب کے پکارنے کی تعمیل کرنا فرض ہے (اگرچہ نمازہی میں ہو) اگر میرے محبوب کو تم میں سے کوئی شخص پکارے تو اُس کو ایسا سمجھنا حرام جیسے تم میں کا ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتا ہے۔ میرے محبوب کا نام لیکر یا محمدؐ یا احمد کہکر پکارنا گناہ و ناجائز ہے۔ بلکہ میرے محبوب کے القاب عظیمہ واوصاف کریمہ کے ساتھ یَا رَسُولَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا حبیبَ اللّٰہِ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ یَا قَاسِمَ رِزْقِ اللّٰہِ کہکر پکارا کرو۔ میرا محبوب اگر کسی اپنے نام لیوا کے حق میں برکت و رحمت کی یا کسی بے ایمان بدکار کے لئے تباہی و ہلاکت کی دعا فرمائے تو اس کو ایسا سمجھنا حرام جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو دعا دیتے ہو یا ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرتے ہو کہ تمہیں ہرگز یقین نہیں ہوتا کہ تمہاری وہ دعا یا بددعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی یا نہیں بلکہ تم پر اس بات کا یقین کرنا بھی فرض ہے کہ میرے محبوب کی ہر ایک دعا میرے کرم وفضل سے میری سرکار میں یقیناً مقبول ہے ؎

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت　　　بڑھی کس تزک سے دعائے محمد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا　　　دولہن بنکے نکلی دعائے محمد
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا　　　بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

میرے محبوب کی پاک آواز پر تم کو اپنی آوازیں اونچی کرنا حرام۔ میرے محبوب کو اس طرح آواز دینا حرام جیسے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہو میرے محبوب کے ادب اور میرے محبوب کی تعظیم کے یہ احکام جو تم کو بتلائے گئے ہیں ان کے خلاف اگر آئندہ تم سے سرزد ہوا تو تمہارے تمام اعمال جو پہلے کر چکے تھے سب برباد اور ملیامیٹ کر دیئے جائیں گے اور تم کو اپنے اعمال کی تباہی و بربادی کا علم بھی نہ ہوگا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ معاذ اللہ کافر اور مرتد ہو جانے کے سوا ہرگز کوئی گناہ ایسا نہیں جسکے سبب پہلے کے تمام اعمال حسنہ اور سابق کی جملہ نیکیاں اکارت

ہو جائیں البتہ صرف کافر ہو جانا اسلام سے پھر جانا ہی معاذ اللہ ایسا گناہ ہے جو اسے پہلے کے تمام نیک عملوں کو قطعًا اکارت اور ملیامیٹ کر دیا کرتا ہے تو اس آیت مبارکہ نے صاف بتا دیا کہ میرے محبوب کی وہ بلند و بالا سرکار ہے کہ وہ برتاؤ جو عالم میں کسی اور بشر کے ساتھ کرتے ہو اگر وہی برتاؤ تم نے میرے محبوب کے ساتھ کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ دنیا جہان کے کسی چھوٹے بڑے بشر کی ہمسری تم نے میرے محبوب کے ساتھ کر دی تو تم کافر ہو جاؤ گے مرتد ہو جاؤ گے دین سے نکل جاؤ گے اس سے پہلے ایمان و اسلام کے جس قدر بھی نیک عمل تم نے کئے تھے سب مٹی میں ملا دیئے جائینگے وہ ہرگز تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے آہ آہ صد آہ ہزار آہ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم کے یہ آداب سکھائے اور امام الوہابیہ اپنے متبعین کو یہ بتائے کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی تعریف بھی بس ایسی ہی کرو جیسی آپس میں ایک دوسرے بشر کی تعریف کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی ہی کرو۔

امام الوہابیہ کے اسی قول پر مولوی عبدالشکور کاکوروی مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم نے عمل کیا ہے کہ اپنے اخبار میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کو حرام بتا دیا اور اپنے اخبار میں اپنے ایک چیلے کا ایسا ناپاک مضمون چھپوا دیا جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دوسرے انسانوں کی طرح ایک معمولی بشر ٹھہرا دیا۔

پیارے سُنّی بھائیو! غور و انصاف سے کام لو کیا امام الوہابیہ صاحب نے اس عبارت میں آیت قرآنیہ کی کھلی ہوئی تکذیب نہیں کی۔

تقویۃ الایمان

مُصنّف: مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۸ پر یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

"جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔" اس عبارت میں امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو سارے جہاں کا سردار کہا جاتا ہے تو اس سرداری کی بس ایسی ہی حیثیت ہے جیسی ہر قوم کے چودھری اور ایک گاؤں کے زمیندار کی حیثیت ہوتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ یعنی اور کسی ایمان والے مرد اور کسی ایمان والی عورت کو یہ نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا قطعی حکم فرما دے تو ان کو اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے تو بیشک وہ کھلم کھلا گمراہ ہوگیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ یعنی اور جو رسول کی اطاعت کرے تو بیشک اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی الغرض ان آیات مبارکہ سے واضح ہے اور قرآن عظیم وحدیث کریم سے لائح ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور ہرگز وہ مرتبہ نہیں جو ایک شہنشاہ کے سامنے نور بافوں یا نداوں یا خیاطوں کے چودھریوں کا یا گاؤں کے زمینداروں کا مرتبہ ہوا کرتا ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنا نائب اعظم اور اپنا خلیفہ مطلق اور سارے جہاں کا اپنے حکم سے مطاع وفرماں روا بنا کر بھیجا ہے حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ حضور کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے حضور

کی محبت خدا کی محبت ہے حضور کی عداوت خدا کی عداوت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ کسی چودھری کو اپنی قوم پر یا کسی زمیندار کو اپنے گاؤں پر ہرگز وہ اقتدار واختیار نہیں ہوتا جو نائب السلطنۃ یعنی وائسرائے کو شاہنشاہ کی رعایا پر اقتدار واختیار ہوا کرتا ہے۔ چودھری اپنی قوم پر اور زمیندار اپنے گاؤں پر معمولی سے چند اختیارات رکھتا ہے لیکن نائب السلطنت کو جس ملک پر بھیجا جاتا ہے اُس کو اُس ملک کی جُملہ رعایائے شاہی پر شہنشاہ کی نیابت سے قطعاً وہی اختیارات واقتدارات ہوتے ہیں جو اُس شاہنشاہ کو اپنی ساری سلطنت کے سارے ملکوں کی ساری رعیت پر اصالۃً حاصل ہیں لیکن امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب نے حضور سردار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بس ایسا ہی سردار بتا دیا جیسا ہر چودھری اپنی قوم کا اور ہر زمیندار اپنے گاؤں کا سردار ہوا کرتا ہے۔

بتاؤ سُنّی مسلمانو! یہ آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب اور حضور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی توہین ہوئی یا نہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین الاسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۵ پر یہی مولوی اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ صاحب لکھتے ہیں:۔

انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اُسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اوسی کو چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا انبیا امام، امام زادے پیر شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو اُنکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُن کے چھوٹے ہیں سو اُن کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ خدا کی سی۔

حدیث شریف میں صرف اس قدر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضراتِ مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایک گروہ میں تشریف فرما ہیں کہ ایک

اونٹ آتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سجدہ کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے سچے فدائی کامل شیدائی ہیں جوشِ محبت میں بے قرار ہوکر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ یہ چارپائے اور درخت بھی حضور کو سجدہ کرتے ہیں پھر ہم تو انسان ہیں تو ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ یعنی اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔ اسی حدیث شریف کو حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت اُم المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرمایا۔ اس حدیث کریم میں تواضعاً حضور سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی ذاتِ اقدس کو حضرات مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھائی فرمایا۔

یہ سرکار کا کرم ہے ہر عقل والا جانتا ہے کہ تواضع اور انکسار کے لئے جو الفاظ وکلمات بولے جاتے ہیں اُن کو دوسرا شخص اُس بولنے والے کے حق میں نہیں کہہ سکتا ایک شخص تواضعاً اپنے آپ کو کمترین اور خاکسار اور ناچیز کہا کرتا ہے لیکن اُسکے بیٹے اُسکے شاگرد اُسکے مرید بھی اُس سے سنکر کہیں کہ اِس قول سے ثابت ہوا کہ ہمارے باپ یا استاذ یا پیر کمترین اور مٹی کے مانند اور ہیچ ہیں تو ہر عقلمند اُس بیٹے یا شاگرد یا مرید کو بے ادب اور گستاخ ہی کہے گا۔ خود مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تقریظ میں اپنے آپ کو احقر الناس یعنی تمام انسانوں میں سب سے زیادہ ذلیل لکھا۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرسہ دیوبند اپنے آپ کو ننگِ اسلاف لکھا کرتے ہیں یعنی ایسا نالائق بیٹا کہ اُسکے باپ دادا کو اُسے اپنا بیٹا پوتا کہتے ہوئے شرم آئے لیکن کوئی دوسرا شخص اگر کہے کہ مولوی گنگوہی صاحب احقر الناس اور صدر دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ننگ اسلاف ہیں تو فوراً تمام وہابیہ دیوبندیہ بگڑ جائیں گے کہ تم نے مولوی گنگوہی و مولوی حسین احمد صاحبان کی توہین کی اُن دونوں نے تواضع وانکسار میں اپنے آپ کو احقر الناس اور ننگ اسلاف لکھا تھا مگر تم جو یہی الفاظ اُنکی شان میں کہتے ہو اس میں اُنکی توہین ہے لیکن امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی صاحب کو حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کے جوش میں نہ تواضع سوجھی نہ انکسار سوجھا صاف طور پر کہہ دیا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ہم حضور کے چھوٹے بھائی ہیں حضور کی تعظیم ایسی ہی کرنی چاہیئے جیسی بس ایک چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کیا کرتا ہے اگرچہ آخر میں مسلمانوں کو دکھانے کیلئے یہ الفاظ بھی لکھ دیئے کہ اُنکی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے نہ خدا کی سی لیکن اوپر صاف کہہ دیا کہ بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اس جملے میں صاف بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم جن انسانوں کی سی کرنی چاہیئے وہ بادشاہ نہیں اُستاذ نہیں پیر نہیں آقا نہیں باپ نہیں بلکہ بڑے بھائی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم ایسی نکرو جیسی غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی یا مرید اپنے پیر کی یا شاگرد اپنے اُستاد کی یا رعیت اپنے بادشاہ کی تعظیم کرتا ہے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بس ایسی ہی تعظیم کرو جیسے چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی تو امام الوہابیہ صاحب کی حمایت میں یہاں تک بڑھے کہ اپنے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل صفحہ ۱۲ میں صاف لکھدیا۔ کہ چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو بایں رعایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے۔

حالانکہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کھلا ہوا بہتان ہے اور صریح افترا ہے ہرگز کوئی حدیث قطعاً ایسی نہیں جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مسلمانوں سے یہ فرمایا ہو کہ مجھ کو بھائی کہو یہ ضرور ہے کہ تواضعاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی ذات اقدس کو بھی اپنے غلاموں کا بھائی فرمایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تواضعاً اپنے غلاموں کو بھی اپنا بھائی فرمایا ہے لیکن ہرگز کسی حدیث میں یہ نہیں کہ غلاموں کو حکم بھی دیا ہو کہ مجھکو بھائی کہو خود مولوی ابوالوفا صاحب سے ملتان شریف کے مناظرے میں پوچھا بار بار پوچھا باصرار پوچھا بتاکید بسیار پوچھا کہ کوئی ایک ایسی حدیث بتا دیجئے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ مجھ کو بھائی کہو مگر نہیں بتا سکے اور قیامت تک کوئی وہابی دیوبندی مولوی ہرگز ہرگز ہرگز نہیں بتا سکتا۔ اللہ اکبر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شانِ اقدس گھٹانے کا کس قدر جوش ہے کہ حدیث شریف پر کھلم کھلا افترا وبہتان کردیا جاتا ہے وَالعیاذُ باللّٰہ تعالیٰ۔

اور جھوٹ تو دہابیوں دیوبندیوں کی گھٹی میں پڑا ہے یہی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب اپنے اسی فتوے میں جو کتاب بَرَاءۃُ الابرار کے صفحہ ۳۰۰ سے صفحہ ۳۱۰ تک گیارہ صفحوں پر چھپا ہے اُس کے صفحہ ۳۰۲ پر لکھتے ہیں۔

حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی کو علاوہ اور گندی گستاخیوں کے نہ صرف وہابی بلکہ وہابیوں کا آقا و پیشوا وغیرہ کہہ ڈالا اور وہ لکھا جس کا خیال تک النسان اور خصوصاً مسلم قلب کو تڑپا دیتا ہے۔

پھر تین سطر کے بعد اس مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں الیاقوتۃ الواسطہ وغیرہ لاحمد رضا خاں بریلوی حالانکہ حضور پُر نور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰحضرت مولٰنا شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسالۂ مبارکہ الیاقوتۃ الواسطہ یہ اس وقت میرے ہاتھ میں موجود ہے کسی دہابی دیوبندی کو یہ مجال نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے متعلق وہابی یا وہابیوں کا آقا و پیشوا یا کوئی اور گستاخی کا لفظ قیامت تک بھی دکھا سکے یہ ہیں وہابیوں کے حکیم الامۃ اور دیوبندیوں کے مجدد الملۃ مولوی اشرفعلی تھانوی کے وکیل تفہیم نمبر ۳ مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب جنکو ایسا سفید جھوٹ بولتے ہوئے ایسا ملعون افترا باندھتے ہوئے ایسی گندی تہمت اُٹھاتے ہوئے ذرا شرم نہیں مطلق حیا نہیں اور کذب تو وہابیوں دیوبندیوں کے خمیر میں ملا ہوا ہے چنانچہ یہی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب جنہیں مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان کی وہی کفری عبارت عوام کو سمجھانے کے لئے اپنا وکیل نمبر ۳ بنایا تھا اُسی کتاب بَراۃ الابرار کے صفحہ ۳۰۱ پر اپنے اسی فتوے میں لکھتے ہیں۔

بحمد اللہ علمائے دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے حتی کہ بریلوی مبتدعین اور فتنہ پردازوں کی بھی تکفیر نہیں کرتے اللہ اکبر کتنی زبردست جرأت اور کیسی شدید وقاحت ہے کہ

ایسے کھلے ہوئے سیاہ جھوٹ پر بحمداللہ بڑھا جارہا ہے آپ حضرات کو سنا چکا کتاب کھول کر دکھا چکا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان نے نہ دبلا چھوڑا نہ موٹا نہ بڑا چھوڑا نہ چھوٹا۔ ہر ایک مسلمان کو کافر مشرک بنا ڈالا ہے لیکن مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے یہ کالا جھوٹ بولا جارہا ہے کہ علمائے دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور پھر بکمال حیاداری اس کھلے ہوئے کالے جھوٹ پر بحمداللہ بھی سنا رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد کر کر کے جھوٹ کے پھنکے اُڑا رہے ہیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا فتویٰ

وہابیوں دیوبندیوں کے اس قدر بے دھڑک جھوٹ بولنے پر تعجب بھی کیا ہے اُنکے ایک بڑے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب سے سوال کیا گیا کہ:

دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے ایک کی طرفداری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کا قائل نہیں ہوں آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر۔ اور مسلمان ہے تو بدعتی ضال یا اہلسنت وجماعت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری تعالیٰ کو بینوا توجروا

مولوی گنگوہی صاحب نے اس سوال پر جو فتویٰ دیا اس کا یہ فوٹو اس وقت میرے پاس موجود ہے جو آپ حضرات ملاحظہ فرما رہے ہیں سنئے مولوی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

الجواب اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اُس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے کیونکہ وقوع خُلفِ وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے پھر ڈھائی سطر بعد لکھتے ہیں: خُلفِ وعید خاص ہے اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قولِ خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجودِ جنس کو مستلزم ہے انسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور

موجود ہووے گا لہذا وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے اگرچہ بعض کسی فرد کے ہولیں بناءً علیہ
اِس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے کہ اس میں تکفیر علمائے سَلَف کی لازم آتی ہے ہرچند
یہ قول ضعیف ہی ہے مگر تاہم متقدمین کے مذہب پر صاحبِ دلیل قوی کو تضلیل صاحبِ
دلیل ضعیف کی درست نہیں دیکھو کہ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و
تضلیل نہیں کر سکتا اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کا مسئلہ کتب عقائد میں خود لکھتے ہیں
لہذا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے۔

اس نجس ناپاک فتوے کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ اس تیسرے شخص نے آیتوں کا مطلب بتانے میں غلطی کی لیکن پھر بھی اُس کو کافر یا گمراہ یا فاسق نہیں کہنا چاہیئے بلکہ اس کو کوئی سخت کلمہ بھی نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ بہت سے اگلے اماموں کا مذہب بھی یہی تھا کہ خدا جھوٹا ہے جس طرح حنفی شافعی کا اختلاف ہے حنفی کہتے ہیں نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھو۔ شافعی کہتے ہیں نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھو۔ مگر نہ تو حنفی شافعیوں کو کافر کہتے ہیں نہ شافعی حنفیوں کو کافر کہتے ہیں اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے کوئی امام کہتا ہے کہ خدا سچا ہے کوئی امام کہتا ہے کہ خدا جھوٹا ہے۔ مگر جو شخص خدا کو سچا کہے اُس کو یہ حق نہیں کہ خدا کو جھوٹا کہنے والے کو کافر کہے کیونکہ وقوع کذبِ باری کے معنے درست ہو گئے۔ یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا جھوٹا ہے۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! خدارا انصاف ایمان کلہے کا نام تھا۔ تصدیق الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب۔ تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحتً خدا کو کاذب کہکر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے خدا جانے مجوس وہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے اُن میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انھیں اُسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا ہو اُسکے کلام

کو اُس کا کلام جانتا ہو اور پھر بے دھڑک یوں کہتا ہو کہ اُس نے جھوٹ بولا اُس سے وقوعِ کذب کے معنے درست ہو گئے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں جب خدا جھوٹ بول چکا تو رسول و قرآن اور اسلام و ایمان سب ہاتھ سے جاتا رہا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بہر حال کہنا یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کے خیال میں جھوٹ بولنا خدا کی سُنّت ہے تو پھر اُسکے بندے کیوں بے تکان سفید و سیاہ جھوٹ نہ بولیں اسی لئے مولوی ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کو سیاہ جھوٹ بولتے شرم نہ آئی کہ معاذاللہ اعلیحضرت مولٰنا احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ نے الیاقوتہ الواسطہ میں حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو وہابی بلکہ وہابیوں کا آقا و پیشوا لکھ دیا ہے حالانکہ مناظرہ لبسڈیلہ ضلع بستی میں مولوی ابوالوفا صاحب کے سامنے میں نے رسالہ مبارکہ الیاقوتہ الواسطہ پیش کیا اور مطالبہ زبردست و زوردار مطالبہ کیا کہ یہ ایک مختصر رسالہ صرف چوبیس ۲۴ صفحوں کا ہے اس میں وہ جگہ بتا دیجئے جہاں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہابی اور وہابیوں کا آقا و پیشوا لکھا ہو اگرچہ تین روز تک پیہم مطالباتِ قاہرہ اُن پر ہوتے رہے لیکن وہ نہ بتا سکے اور نہ اَب کوئی وہابی، دیوبندی اس کھلے ہوئے سیاہ جھوٹ کو سچ بتا سکتا ہے مگر پھر بھی نہ تو جھوٹ سے توبہ کی نہ اپنے فتوے کی اصلاح چھپوائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور چونکہ وہابیہ دیوبندیہ کے عقیدے میں جھوٹ بولنا خدا کی سُنّت ہے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے یہ سفید جھوٹ بَرملا بولا کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام نے خود حدیث میں فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو۔ الغرض گزارش یہ ہے کہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو بڑا بھائی بتا کر اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی ٹھہرا کر حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی توہین کی قرآن کریم کی تکذیب کی۔

وہابیوں دیوبندیوں کے اس عین اسلام میں اور بہت سے اقوال کفریہ ہیں
طوالت کے خیال سے میں صرف اتنی ہی عبارتوں پر اکتفا کرتا ہوں جو آپ حضرات کو دکھا
چکا ہوں، سُنا چکا ہوں بہر حال ان عبارتوں سے وہابیوں نجدیوں کا پانچواں مخصوص عقیدہ
باطلہ فاسدہ جو مولوی ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری نے بتایا کہ:
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اپنے کو عیاذاً باللہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہم پلہ سمجھنا تمام وہابیوں دیوبندیوں کا بھی پختہ عقیدہ ہونا ثابت ہوگیا۔ یہاں
پر صرف تین مختصر باتیں اور سُن لیجیے۔ **پہلی** بات تو یہ ہے کہ یہ عقیدۂ ضروریہ دینیہ ایمانیہ
ہے کہ ذاتی علم جو خود بخود اپنی ذات سے بغیر کسی دوسرے کے بتلائے ہوئے حاصل ہو یہ صرف
اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی شان ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو کسی ذرّے کے کروڑویں
حصے کا علم بھی ذاتی طور پر بغیر خدا کے دیئے ہوئے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اللہ
تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے غیب یا شہادت کا ذاتی علم مانے وہ قطعاً یقیناً ایسا کافر
و مرتد ہے کہ جو شخص اُسکے کفر پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُسکے کافر مرتد ہونے میں شک
رکھے وہ خود بھی شرعاً کافر مرتد ہے کیونکہ ذاتی علم صرف خدا ہی کیلئے ہے کسی شخص
کے لئے ذاتی علم بغیر خدا کے دیئے ہوئے ماننا معاذ اللہ اسکو بھی خدا ماننا ہے۔ **دوسری**
بات یہ ہے کہ عطائی علم جو کسی دوسرے کا دیا ہوا ہو ہرگز خدا کیلئے نہیں ہو سکتا خدا اس
سے پاک ہے کہ معاذ اللہ کوئی دوسرا اُس کو علم یا کسی قسم کا کوئی اور کمال عطا کرے
اور شریعت مطہرہ میں شرک صرف اسی کا نام ہے کہ عبادت میں کسی اور کو خدا کا شریک
کیا جائے یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی وصف میں اسکو شریک مانا جائے کیونکہ اللہ
تبارک وتعالیٰ کی ہر ایک صفت قطعاً یقیناً اُسی کے ساتھ خاص ہے تو جو شخص تمام
روئے زمین کے ذرّے ذرّے کا بلکہ تمام زمینوں اور تمام آسمانوں کی ہر ایک چیز کا بلکہ
تمام عالم کی ہر ایک شے کا علم محیط اللہ تعالیٰ کی عطا سے اُسکے کسی بندے کے لئے مانے
لیکن اُس بندے کو معبود نہ مانے تو وہ ہرگز مشرک نہیں اُس کو مشرک کہنے کا یہ مطلب ہو گا

لے تیسری بات صفحہ ۱۱۸ پر آرہی ہے۔ ۱۲

کہ عطائی علم بھی معاذاللہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ عطائی علم صرف بندے ہی کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کے لئے عطائی علم ماننا معاذاللہ اُسکی خدائی سے انکار کرنا اور اللہ تعالیٰ کو بندہ ماننا ہے لیکن وہابیوں دیوبندیوں نے ان دونوں ضروری دینی عقیدوں کا انکار کرکے ہمارے پیارے دین اسلام میں رخنہ ڈالا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل

مُصَنِّف مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب

وہابیوں دیوبندیوں کے ایک بڑے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اپنے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

اگر عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطائے صریح ہے اور کفر نہیں اور جو یہ عقیدہ ہے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے۔ لہٰذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسری شق میں امام نہ بنانا چاہیئے۔ اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اس فتوے کا کھلا ہوا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وحی سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ علم غیب عطا فرما دیا تھا کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منافقین کی اُس ملعون تہمت کاذبہ سے قطعاً پاک و بری ہیں اور حضرت سیدنا یعقوب اسرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ علم غیب عطا فرمادیا تھا کہ حضرت یوسف صدیق علیہ الصلاۃ والسلام فلاں مقام پر ہیں وہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اگرچہ کھلی ہوئی غلطی پر ہے لیکن سُنّی مسلمان ہے اُسکے پیچھے نماز پڑھنا اور اسکو امام بنانا قطعاً درست وجائز ہے مکروہ بھی نہیں لیکن جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور حضرت سیدنا یعقوب اسرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی سے پہلے خود بخود اپنی ذات سے بغیر خدا کے عطا فرمائے ہوئے یہ علوم غیبیہ حاصل تھے۔ اسکو امام بنانا نہیں چاہیئے یعنی اسکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگرچہ اسکے کافر ہوجانے کا اندیشہ ہے لیکن پھر بھی اسکو کافر کہنا جائز نہیں بلکہ اسکے اس قول میں تاویل کرنے کا حکم ہے۔ اللہ اکبر جو شخص ایک قطعی یقینی عقیدہ ضروریہ دینیہ کا کھلے طور پر صاف لفظوں میں انکار کر رہا ہے مولوی گنگوہی صاحب اس کو کافر کہنے سے بھی زبان روکنے کا فتویٰ دے رہے ہیں اور کھلے ہوئے کفر قطعی یقینی میں بھی تاویل کا حکم صادر فرما رہے ہیں کہ زبردستی کھینچ تان کر توڑ مروڑ کر جسطرح بھی ہوسکے اوسکے اس قطعی یقینی کفر صریح کے بھی کوئی اسلامی معنے گڑھ لئے جائیں مگر یہ قول ایسا کھلا ہوا کفر ہے جس میں کوئی تاویل ممکن ہی نہیں چنانچہ مولوی منظور سنبھلی صاحب جنکو مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے اپنی کفری عبارت حفظ الایمان کا مطلب سمجھانے کیلئے وکیل نمبر اول بنا کر لاہور کے مشہور فیصلہ کن مناظرے میں میرے سامنے بھیجا تھا موضع ادری ڈاکخانہ اندارہ ضلع اعظم گڑھ میں کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ پیہم تین روز تک برابر میں انکے ساتھ کرتا رہا۔ اس مناظرے میں پے در پے تین روز تک یہ قاہر مطالبہ میرا ان پر ہوتا رہا کہ اس کفری قول میں اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہو تو براہ مہربانی بتا دیجئے کہ وہ تاویل کیا ہے۔ حیران و پریشان ہوکر عاجز و مجبور ہوکر بذریعہ پولیس انسپکٹر مناظرہ بند کرا لیا لیکن تاویل نہ بتا سکے۔

اسی طرح مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری صاحب جو مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے وکیل تفہیم نمبر ۳ ہیں جب چندوسی ضلع مراد آباد کی جامع مسجد میں میرے شاگرد مولوی محمد حسین صاحب سنبھلی سلمہ ربہ العلی نے کفریات دیوبندیہ پر لاجواب مناظرہ انکے ساتھ کیا اور دن بھر میں یہ لاجواب مطالبہ بار بار ان پر کرتے رہے کہ اس کھلی ہوئی عبارت کفریہ قطعیہ یقینیہ میں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بغیر حق تعالیٰ کے دیئے ہوئے خود بخود علم غیب وحی سے پہلے ہی حاصل تھا آپکے مولوی گنگوہی صاحب نے تاویل کرنے کا حکم دیا

ہے تو اس میں کیا تاویل ہو سکتی ہے اور اگر اس میں کوئی تاویل کسی قسم کی تاویل ہرگز ممکن نہ ہو تو جو شخص کفرِ صریح غیر ممکن التاویل میں بھی تاویل کا حکم دے اور اس کو کافر کہنے سے زبان روکنے کا فتویٰ دے وہ خود بھی بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہے یا نہیں ۔ حواس باختہ و سراسیمہ ہوکر دوسرے دن مناظرے کے میدان ہی میں نہ آئے اور میرے شاگرد مولوی محمد حسین سلمہٗ ربّ الکونین من کل شر وشین کے آگے سے فرار کی ذلت گوارا کرلی لیکن اس کفرِ قطعی یقینی میں کوئی تاویل نہیں بتا سکے اور قیامت تک بھی کوئی بڑے سے بڑا وہابی دیوبندی اس کفر قطعی یقینی میں کسی قسم کی کوئی تاویل ہرگز نہیں بتا سکتا الغرض ہر سُنّی مسلمان دیکھ رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لئے بغیر خدا کے دیئے ہوئے ذاتی علم غیب ماننے اسکو کافر کہنے سے زبان روکنے کا فتویٰ اور اسکے اس کفرِ ملعون میں تاویل گڑھنے کا حکم دیکر اللہ تبارک وتعالیٰ کے قطعی یقینی طور پر شریک فی العلم سے پاک ہونے کا انکار کر دیا اور اللہ عزوجل کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کی سخت شدید توہین کی والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

تقویۃ الایمان

مصنف امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب

وہابیوں دیوبندیوں کے اسی عین اسلام تقویۃ الایمان کے صفحہ ۸ پر یہی امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں :

ہر جگہ حاضر وناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اجالے میں آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ میں یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں پھر ملاحظہ ہو اسی مضمون کے آخر میں صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں :

اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے
خواہ یہ عقیدہ انبیا اولیا سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت
و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے
غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ آسمانوں اور زمینوں کی پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندروں کی تہوں کی اندھیرے اور اجالے کی دور اور نزدیک کی کھلی اور چھپی ہر ایک چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنا اور اس طرح ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا خواہ خود بخود اپنی ذات سے بغیر کسی دوسرے کے دیئے ہوئے ہو خواہ دوسرے کے دینے سے ہو ہر طرح یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے اسی لئے جو شخص اس طرح کا عطائی علم غیب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا بھی اسکے کسی بندے کے لیے مانے اس نے اللہ ہی کی صفت میں اس کو شریک کر لیا لھذا وہ بھی مشرک ہے سُبحٰنَ اللّٰہ فتاویٰ رشیدیہ کا تو فتویٰ ہے کہ جو شخص بغیر خدا کے دیئے ہوئے ذاتی علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے مانے وہ بھی کافر نہیں مشرک نہیں۔

اور تقویۃ الایمان کا فتویٰ ہے کہ جو شخص یہ علم غیب یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی اُسی کی دی ہوئی اسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے مانے وہ بھی مشرک و کافر ہے کہیں یہ شوراشوری اور کہیں وہ بے نمکی۔ فتاویٰ رشیدیہ کا وہ افراط بھی بحکم شریعتِ مطہرہ حدِّ کفر کو پہونچ گیا اور تقویۃ الایمان کی یہ تفریط بھی شرعاً کفر ہو گئی۔ یہ سوال بھی مناظرۂ ادری میں مولوی منظور سنبھلی صاحب پر کر چکا ہوں نہ اس مناظرے میں اس کا کچھ جواب ملا نہ قیامت تک کسی وہابی دیوبندی کو اس کا جواب دینے کی ہمت ہو سکتی ہے۔

براءۃ الابرار

اُردو ٹیچر عبدالرؤف خاں

مطبوعہ : مدینہ برقی پریس بجنور

اب کہنا یہ ہے کہ وہابیت ودیوبندیت کے ایک پرچارک جگن پور ڈاکخانہ رونا ہی ضلع فیض آباد کے اُردو ٹیچر عبدالرؤف خاں نے پانچسو اڑتالیس ۵۴۸ صفحات کی جو یہ بسوط وضخیم کتاب براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار چھ سو سولہ ۶۱۶ وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیہ دیوبندیہ کے روپے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شداد وقارون کی یادگار ہیں چھپواکر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے صفحہ ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں:۔

ملک الموت اور شیطان مردود کا ہرجگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے اَلْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کس قدر کھُلی ہوئی عداوت ودشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطانِ ملعون کے لئے تو ہرجگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت بتادیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کردیا اور طرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو براہین قاطعہ کی اُس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔ نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الارا مناظرہ دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی

صاحب بھو چکا ہو کر مبہوت رہ گئے کچھ دیر سوچکر بولے یہ عبارت براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۷ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس لئے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جاسکتا۔ البتہ براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۷ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے میں نے فوراً براہین قاطعہ کا صفحہ ۵۷ کھول کر اُنکے آگے رکھ دیا اور کہا براہ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجئے مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب جھنڈ ھیا سے گئے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعہ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ کہنا یہ ہے کہ اس کتاب براءۃ الابرار پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ ۶۱۶ وہابیہ دیوبندیہ جنکے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں۔

اُن سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ ماننے کے جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکم الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اُس بیچارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹتا۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اُسکے لئے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک و کفر ثابت ہے۔ تو اب بیچارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ ۶۱۶ حضرات مولویان وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام تقویۃ الایمان کے فتوے سے مشرک و کافر ہو گئے۔ لہذا براءۃ الابرار کتاب ساری کی ساری

مردود و نامعتبر ہوگئی کیونکہ مشرکوں کی تصنیف ہے سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش و لا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ برا مکر کرنے والے کا مکر خود اُسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فتاوی رشیدیہ حصّہ سوم و حصّہ دوم

مصنف : مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب

ہاں اب تیسری بات اور سُن لیجئے : وہابیوں دیوبندیوں کے یہی بڑے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اپنے فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۶ پر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں یہ کتاب ملاحظہ ہو :

جو ایسا شخص ہو کہ ظاہر میں تقویٰ کے ساتھ رہا اور پھر حق تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو وہ قطعی جنّتی ہے اور مخلص ولی ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے۔

اس عبارت میں امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کو مُتّقی قطعی جنّتی اور مخلص ولی اور مقبول بتایا اور صاف کہہ دیا کہ جو اُن کو مردود کہے وہ خود مردود ہے اور انکو کافر کہنے والا خود ہی کافر ہے یہ مرتبہ تو وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں امام الوہابیہ کا ہے لیکن حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے صحابۂ کرام مُہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ ان وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں اس سے بہت زیادہ گھٹا ہوا ہے چنانچہ اپنے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۴۱ پر لکھتے ہیں۔

جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

اس عبارت میں مولوی گنگوہی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ حضرات صحابۂ کرام

Scanned with CamScanner

رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی صحابی کو معاذ اللہ کافر کہنے والا ملعون ہے اُسکے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے پھر بھی وہ اپنے اس کبیرہ گناہ کے سبب نہ کافر ہوگا نہ گمراہ ہوگا بلکہ اہلسنت وجماعت ہی میں داخل رہے گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے کی وجہ سے نہ اُسکے مسلمان ہونے میں کچھ فرق پڑے گا نہ اُسکے سُنّی ہونے میں کچھ خلل آئیگا یہ حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیسی زبردست توہین ہے کہ امام الوہابیہ کا مرتبہ ان سے بھی بڑھا دیا گیا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ صاحب کو کافر کہنے والا تو نہ سُنّی رہے نہ مسلمان رہے بلکہ کافر ہو جائے لیکن حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کو کافر کہنے والا نہ کافر ہوگا نہ گمراہ ہو بلکہ بدستور سُنّی مسلمان ہی بنا رہے **فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی**۔

میرے اس بیان سے آپ سب حضرات بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ مولوی ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری نے وہابیوں کے جس قدر عقائد باطلۂ فاسدہ اپنے اس فتوے میں لکھے وہابیوں دیوبندیوں کی مانی ہوئی کتابوں سے روشن کہ وہی سب باطل و فاسد عقیدے اِن وہابیوں دیوبندیوں کے بھی ہیں، محمدؐ بن عبدالوہاب نجدی کے عقیدوں کو عمدہ بھی بتاتے ہیں اُس کو اور اُسکے پیرووں کو اچھا بھی کہتے ہیں۔ اپنے فرقۂ باطلہ کے سوا ساڑھے تیرہ سو برس کے جملہ اہل اسلام کو کافر و مشرک بھی کہتے ہیں حضور حیّ و قیّم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حیات بعد الوصال کا انکار بھی کرتے ہیں بلکہ معاذ اللہ مر کر مٹی میں ملنے والا بتاتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو کفر و شرک بھی کہتے ہیں جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے شفاعت کی اُمید رکھے اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو اپنا شفیع مانے اس کو ابوجہل کے برابر کافر مشرک بھی کہتے ہیں۔ کسی امام مجتہد کی تقلید کرنے والے کو مشرک

وکافر بھی مانتے ہیں۔ صوفیہ[10] کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیعت کرکے قادری چشتی سہروردیا نقشبندی عطاسی ابدلی شاذلی عیدروسی وغیرہ بننے کو آخرت کا روسیاہی اور کفر وگمراہی بھی کہتے ہیں۔ حضراتِ صوفیہ صافیہ نفعنا اللہ تعالیٰ فی الدارین برکاتہم القدسیہ کے اذکار واشغال کرنے والے کو مشرک وکافر بھی کہتے ہیں۔ حضور[11] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں بھی کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی طرح ایک[12] معمولی انسان اور اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار[13] سے بھی زیادہ ذلیل اور خدا[14] تعالیٰ کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر اور حضور[15] علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم کو بڑے بھائی کی سی تعظیم اور[16] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرداری ہر قوم کے چودھری اور ہر گاؤں کے زمیندار کی سی سرداری اور نماز[17] میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیالِ مبارک لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی بدرجہا بدتر[18] اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کو حرام اور[19] چالیس برس کی عمر شریف تک حضور نبیِ اُمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تہذیب اور ایمان سے قطعاً ناواقف وبے خبر بھی کہتے ہیں۔ حضور[20] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کا سا اور ہر ایک جانور و ہر ایک چارپائے کا سا علم غیب بھی مانتے ہیں حضور[21] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان لعین کے علم سے کم بھی کہتے ہیں۔ حضور[22] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزوں سے کمال وقوت میں بڑھے ہوئے تماشے اور جادو دکھا سکنے والا بھانمتیوں اور جادوگروں کو بھی بتاتے ہیں۔ یہ بھی[23] کہتے ہیں کہ رسول کو غیب کی کیا خبر۔ یہ[24] یہ بھی مانتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ[25] بھی کہتے ہیں کہ رسول کی تعریف بس ایسی ہی کرو جیسے ایک بشر کی کرتے ہو۔ سو اُس میں بھی کمی ہی کرو۔ یہ[26] بھی کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ یہ[27] بھی کہتے ہیں کہ پیغمبر اپنی بیٹی کو بھی دوزخ سے نہیں بچا سکتے۔ وہ

وہ اپنے ہی آپ کو ڈرتے ہیں۔ پھر دوسرے کو جہنم سے کیا بچا سکتے ہیں۔ پھر صرف انہیں باتوں پر بس نہیں۔ حضرات[۲۸] صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین بھی کرتے ہیں کہ اُن میں سے کسی کو کافر کہنے والا نہ کافر ہوگا نہ گمراہ ہوگا بلکہ سُنّی مسلمان رہے گا۔ حضرات[۲۹] اہلِ بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اہانت بھی کرتے ہیں کہ اُن کی ممتاز ترین ہستی حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دوزخ سے نہیں بچا سکتے۔ قرآن[۳۰] پاک کی شان میں گستاخی بھی کرتے ہیں کہ امساک کے لئے قرآن پاک کی پاک مبارک آیتوں کو انگور کے پتے پر لکھ کر بائیں ران پر باندھنے کا عمل شائع کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ[۳۱] خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان میں کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ چوری[۳۲] کر سکتا ہے۔ شراب[۳۳] پی سکتا ہے۔ جاہل[۳۴] ہو سکتا ہے۔ ظالم[۳۵] ہو سکتا ہے۔ جتنے گندے[۳۶] گھنونے بُرے کام بندے کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا بھی کر سکتا ہے۔ حضرت[۳۷] سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں وعدہ خلافی کر چکا۔ اس کا جھوٹ[۳۸] ظاہر ہو چکا[۳۹]۔ جو شخص یوں کہے خُدا جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولے گا وہ نہ کافر ہے نہ گمراہ[۴۰] نہ گنہگار[۴۱] بلکہ مسلمان سنی صالح ہے۔ اس[۴۲] کو کوئی سخت کلمہ بھی نہ کہنا چاہیئے۔ یہاں[۴۳] تک کہ کہتے ہیں وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔ یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹا ہے۔ پھر صرف انہی کفریات پر بس نہیں بلکہ حضور[۴۴] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصفِ کریم خاتم النبیین کے اس ضروری دینی معنے کو کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام سب سے پچھلے نبی ہیں ناسمجھ لوگوں کا خیال ٹھہراتے ہیں۔ حضور[۴۵] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نئے نبی کے پیدا ہونے کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ خلل نہ ڈالنے والا بتلاتے ہیں۔ حضور[۴۶] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی جدید نبیوں کے پیدا ہونے سے حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ فرق نہ آنے کا گیت گاتے ہیں۔ صاف[۴۷] کہتے ہیں کہ اس زمانے میں جو اور نبی ہوں گے اُن میں

Scanned with CamScanner

جو انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مُشابہ ہوں گے وہ حضور ہی کے نورِ نبوت سے ایسے روشن ہوں گے جیسے آفتاب کے مقابل آئینہ ہوتا ہے اُس میں آفتاب ہی کا عکس بالکل آفتاب ہی کی طرح نظر آیا کرتا ہے۔ پھر اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانے جاتے ہیں تو فرقے بھی ضرور اپنے اقوال اور اپنے عقائد سے پہچانے جائیں گے۔ جب وہابیوں کے سارے عقائد باطلہ فاسدہ دیوبندی مولویوں کی معتبر و مستند کتابوں میں صاف طور پر موجود ہیں تو اِن کتابوں کے مصنفین کے اور ان کتابوں کو ماننے والوں کے وہابی ہونے میں کیا شک و شبہہ رہ گیا۔ بلکہ آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ عقائد باطلۂ فاسدہ کے لحاظ سے نجدی وہابیوں پر بھی ان دیوبندیوں وہابیوں کا نمبر بدرجہا بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ بہتیرے کلمات کفریہ ان دیوبندی وہابیوں نے ایسے بکے ہیں جو اُن نجدی وہابیوں سے بھی ثابت نہیں تو ان دیوبندیوں کی وہابیت ان نجدیوں کی وہابیت سے بھی بدرجہا بڑھی چڑھی ہوئی ہے پھر بھی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب کا اپنے اسی فتوے میں صفحہ ۳۰۲ پر یہ لکھنا (کیسا زبردست تقیہ اور کتنا روشن جھوٹ ہے) کہ

ان رضوی یا رضائی بدنصیبوں نے جنکا کوئی ذریعہ معاش سوائے دجل و فریب کے نہ تھا نہ علم نہ عمل نہ دیانت نہ تقویٰ نہ صداقت نہ حیا نہ قوت کسب صرف اپنا اُلّو سیدھا کرنے اور اپنے عیوب چھپانے کے واسطے اکابر علمائے ربانیین پر فرضی بہتان و دور از قیاس باتیں گڑھ گڑھ کر عوام کو گمراہ کیا اور عند اللہ روسیاہ ہوئے جس شخص کو متبعِ سُنّت شیفتۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحی بدعت دیکھا فوراً وہابی کہکر عوام کو اُس سے برگشتہ کر دیا تاکہ اِن کے حلوے مانڈے نذرانوں میں فرق نہ آجائے۔

تہذیب و شائستگی اور شرافت و سنجیدگی سے بھری ہوئی اس عبارت پر ہم کو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری سے کوئی شکایت نہیں۔ جو لوگ خود اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک مبارک شانوں میں گستاخیاں بدزبانیاں

Scanned with CamScanner

زبان درازیاں دشنام بازیاں کرتے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں اگر ہم سُنّی مسلمانوں کو وہ بدنصیب دجّال فریبی بے علم بے عمل بد دیانت فاسق کاذب بے حیا اپنا اُلّو سیدھا کرنے والے اپنے عیوب چھپانے والے بڑے بڑے ربانی عالموں پر بہتان اور خلاف عقل باتیں گڑھنے والے اسطرح عوام کو گمراہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے حضور روسیاہ جو کچھ چاہیں کہیں بکیں لکھیں چھاپیں شائع کریں تو ہم خوش ہیں کہ دشنامی حضرات جتنی دیر تک ہم کو گالیاں دینے بُرا کہنے میں مشغول رہیں گے کم از کم اتنی دیر تک توان کی زبان اُن کے قلم سے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں گستاخیاں' دشنامیں صادر نہوں گی کم از کم اُتنی ہی دیر تک ہم مسلمانانِ اہلسنت کی عزتیں آبروئیں اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت کیلئے سپر رہیں گی۔

کہنا صرف اس قدر ہے کہ جس طرح رافضی لوگ ہم اہلسُنّت کو کبھی عامہ کہہ دیتے ہیں کبھی ناصبی کہہ دیتے ہیں اسی طرح یہ وہابی دیوبندی بھی ہم مسلمانانِ اہلِ سُنّت کو بدنام کرنے کے لئے رضوی فرقہ' رضائی گروہ' رضاخانی پارٹی' بریلوی جماعت کہہ دیا کرتے ہیں تاکہ عوام کو یوں گمراہ کریں کہ مسلمانوں میں معاذاللہ یہ بھی کوئی جدید فرقہ ہے فَاللّٰہُ یُحَاسِبُھُمْ وَیُجَازِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بہرحال مولوی ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کا ان دیوبندی مولویوں اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے وہابی ہونے سے انکار کرنا اور انھیں وہابی بتلانے کو فرضی بہتان کہنا کیسا زبردست تقیہ اور کتنا روشن جھوٹ ہے وہابیوں کے سارے کے سارے کفری باطل و فاسد عقیدے مانتے بھی جاؤ اور پھر اپنی وہابیت کو سُنّیت وحنفیت کے پردے میں چھپاؤ۔ بھولے بھالے سیدھے سادے سُنّی مسلمانوں کو بہکانے کیلئے تقیہ فرماؤ۔

مناظرۂ چندوسی

اسی تقیّے کی ایک بدترین مثال یہ ہے کہ مولوی ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری نے مناظرۂ چندوسی میں مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے یہ جھوٹ بولا تھا کہ عبارتِ حفظ الایمان میں بقولِ زید کا لفظ ہے مولوی تھانوی صاحب خود حضور کی توہین نہیں کر رہے ہیں بلکہ زید کو حضور کی توہین سے روک رہے ہیں اور جب میرے شاگرد مولانا محمد حسین صاحب سنبھلی سلّمہٗ ربہٗ نے اُن کے اس کھُلے ہوئے جھوٹ پر یہ ردِّ قاہر فرمایا کہ حفظ الایمان کے سوال میں زید کا قول تو صرف اسی قدر ہے کہ:

علم غیب کی دو قسمیں ہیں بالذات اس معنے کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطہ اِس معنے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔

زید کی اِس عبارت میں نہ تو علم غیب کو کُل علم غیب اور بعض علم غیب دو قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے کل علم غیب کو عقلی و نقلی دلیلوں سے باطل بتایا گیا ہے نہ بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خصوصیت کا انکار کیا گیا ہے نہ زید کی عبارت میں زید و عمرو کے الفاظ ہیں نہ زید کے قول میں ہر صبی مجنون اور جمیع حیوانات و بہائم کے کلمات ہیں نہ زید کی عبارت میں زید و عمرو کے لئے یا ہر صبی و مجنون کیلئے یا تمام جانوروں چارپایوں کے لئے کسی طرح کا علم غیب ثابت کیا گیا ہے۔ زید کے قول کا مطلب تو صرف اسی قدر ہے کہ ذاتی علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب ہے اللہ تبارک و تعالیٰ عالم الغیب بالذات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عالم الغیب بعطاء اللہ تعالیٰ ہیں۔

بولئے زید کے اس قول میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیا توہین ہے

جس سے زید کو روکنے کی ضرورت مولوی تھانوی صاحب کو محسوس ہوئی ہرگز نہیں بلکہ خود مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب علم غیب کی دو قسمیں کرتے ہیں کل علم غیب اور بعض علم غیب۔ پھر آخر عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے کل علم غیب کو نقلی اور عقلی دلیلوں سے باطل بتلاتے ہیں۔ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے صرف بعض علم غیب ہی رہ گیا اِس کو باطل نہیں بتاتے بلکہ مسلمانان اہلسنت کے ڈر سے بعض علم غیب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے مجبوراً تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس بعض علم غیب میں حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی خصوصیت کو باطل بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے یعنی یہ جو بعض غیبوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں پھر کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب تو زید وعمرو (یعنی عام وخاص ہر ایک شخص کو) بلکہ ہر ایک صبی ومجنون (یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (یعنی تمام جانوروں اور سب چارپاؤں) کیلئے بھی حاصل ہے۔ ہر شخص جسکے سر میں دماغ اور دماغ میں سمجھنے کا مادہ ہے دیکھ رہا ہے کہ خود مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب ہی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاک مبارک علم غیب کو ہر ایک ایرے غیرے نتھو خیرے کا سا ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کا سا ہر ایک جانور ہر ایک چارپائے کا سا علم غیب بتایا۔ مولوی تھانوی صاحب ہی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ شدید وسخت توہین کی۔ پھر اس توہین کا مرتکب زید بیچارے کو بتا دینا اور بیچارے زید کے سر اس توہین کو تھوپ دینا اور یہ کہہ دینا کہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے زید کو توہین کرنے سے روکا ہے کیسا زبردست تقیہ اور کیسا کھلا ہوا جھوٹ ہے اس سے تو یہی بہتر تھا کہ آپ یوں کہہ دیتے کہ حفظ الایمان مولوی تھانوی صاحب کی تصنیف ہی نہیں حفظ الایمان تو زید کی لکھی ہوئی کتاب ہے چلیئے چھٹی ہو جاتی لیکن جب ہرگز ایسا نہیں اور حفظ الایمان یقیناً مولوی تھانوی صاحب ہی کی کتاب ہے تو صاف ظاہر ہے بلاشک وشبہہ ظاہر ہے

کہ زید جو ایک سُنّی مسلمان ہے اُس نے اپنے قول میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح و ثنا کرتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک وصفِ کمال بیان کیا کہ تعلیم خداوندی کے واسطے سے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عالم الغیب ہیں۔ زید کے اس قول میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم غیب بعطاءِ اللہ تعالیٰ دیکھ کر مولوی تھانوی صاحب بگڑ گئے بپھر گئے چڑ گئے بکھر گئے۔

اور بقول زید کہکر زید کے اس سچے ایمانی اسلامی قول پر اعتراض کرنے لگ گئے چنانچہ کہتے ہیں:۔

آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو اس کا صاف صریح مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح و ثنا کرتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالم الغیب بتعلیم اللہ تعالیٰ کہنا مولوی تھانوی صاحب کے نزدیک صحیح نہیں اگر زید کے قول کے مطابق ایسا کہنا صحیح ہو تو اب مولوی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب یا کل غیب یعنی مولوی تھانوی صاحب زید سے پوچھ رہے ہیں کہ حضور کو عالم الغیب بتعلیم اللہ تعالیٰ کہنا جو تم صحیح مانتے ہو اس میں غیب سے کل علم غیب مراد لیتے ہو یا بعض علم غیب۔ تو ٹھیک دوپہر کے آفتاب سے بھی زیادہ روشن طور پر ثابت کہ بقولِ زید کا صرف یہی مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے عالم الغیب کہنا زید کے قول پر صحیح ہے۔ آپ بقول زید کا مطلب جو زبردستی یہ گڑھ رہے ہیں کہ زید نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کی ہے زید نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم غیب سے تشبیہ دی ہے حد بھر کی ڈھٹائی اور بے حیائی ہے جو مولوی تو مولوی کسی ناخواندہ شریف آدمی کا بھی کام نہیں تو مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب ایسے

لاجواب ہوئے کہ گویا اُن میں سانس ہی نہیں تھی وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یہیں پر ایک ضروری بات اور بھی سُن لیجئے۔ اس حفظ الایمان کے آخر میں مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

زید کا عقیدہ اور قول سرتاسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہیئے کہ توبہ کرے اور اتباع سُنّت اختیار کرے۔ ہر اُردو خواں بھی جانتا ہے کہ اُردو محاورے میں سراسر اور سرتاسر کے معنٰے سب کا سب سارے کا سارا تمام وکمال ہوتے ہیں کسی مضمون کو سرتاسر صحیح کہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس مضمون کا ہر ایک جز صحیح ہے کسی مضمون کو سرتاسر غلط کہنے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس مضمون کا ہر ہر حصہ غلط ہے اب زید کے عقیدے اور قول کے دو جز ہیں پہلا یہ کہ بالذات عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم وعطا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہ وسلم بھی عالم الغیب ہیں۔

اب مولوی تھانوی صاحب زید کے عقیدے اور قول کو سرتاسر غلط اور نصوص شرعیہ کے خلاف اور اس پورے عقیدے اور قول سے توبہ ضروری بتا رہے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا بالذات عالم الغیب نہ ہونا اور ذاتی علم غیب میں اللہ تعالیٰ کا وحدہ لاشریک لہ، ہونا بھی مولوی تھانوی صاحب کے نزدیک غلط اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہے جس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ مولوی تھانوی صاحب کے عقیدے میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے بھی بالذات عالم الغیب ہیں بالذات علم غیب میں دوسرے بھی اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں یہ بھی قرآنِ عظیم کی کھلی ہوئی تکذیب اور عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا کھلا ہوا انکار ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اے محبوب تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ

الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ[ف] یعنی اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اُسکے سوا اپنی ذات سے کوئی نہیں جانتا۔ بہر حال لفظ لبقول زید سے جو دھوکا دیا جاتا ہے اُس کا جواب پہلے میں عرض کرچکا ہوں اور دوبارہ پھر یاددہانی کرتا ہوں کہ اگر فیض آباد کی پبلک میں سے حکومت کا کوئی وفادار جس کا نام زید ہو یوں کہے کہ حکومت کی دو قسمیں ہیں بالذات اس معنے کر خدا تعالیٰ کے سوا کوئی حاکم نہیں اور بواسطہ (یعنی اللہ ہی کے حکم وعطا کے واسطے سے) اس معنے کر ہمارے شہر فیض آباد کے کلکٹر ضلع صاحب بہادر بھی حاکم ہیں اس کے جواب میں ایک غدار بے وفا یوں کہے :

کہ کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی ذات پر حکومت کا حکم کیا جانا اگر لبقول زید وفادار صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس حکومت سے دنیا کے ہر ہر حصے ہر ایک خطے پر حکومت مراد ہے یا زمین کے بعض حصوں پر۔ اگر زمین کے بعض حصوں پر حکومت مراد ہے تو اس میں کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی کیا تخصیص ہے ایسی حکومت تو ہر چمار کو اپنے گھر پر ہر بھنگی کو اپنے مکان پر بلکہ ہر اُلو کو اپنے آشیانے پر ہر سوئر کو اپنے بھٹے پر حاصل ہے اور اگر دنیا کے ہر ایک حصے ہر ہر خطے پر حکومت مراد ہے۔ اس طرح کہ دنیا کا کوئی گوشہ کوئی حصہ خارج نہ رہے تو اس کا بُطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔

تو کیا اس غدار بے وفا کا ایسا کہنا کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی توہین نہ ہوگی ؟ ہوگی اور ضرور ہوگی جس سلطنت کی طرف سے اُنکو ضلع فیض آباد کی کلکٹری ملی ہے کیا اُس غدار بے وفا کا یوں کہنا اس سلطنت کے ساتھ بھی غداری نہ ہوگی؟ ہوگی اور یقیناً ہوگی۔ کیا ایسا کہنے پر اُن کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کا اور اُس سلطنت کا جس نے اُنکو ضلع فیض آباد کی کلکٹری کا عہدہ دیا ہے وہ غدار بے وفا اُن دونوں کا مجرم نہ ہوگا؟ ہوگا اور بیشک ہوگا۔ پھر جب اُس غدار بے وفا کی دارو گیر ہو تو کیا کوئی عاقل منصف اس کا یہ بہانہ قبول کرلیگا کہ میری عبارت میں لبقول زید وفادار کا لفظ

[ف] پ ۷ ع ۱۳

موجود ہے کیا اُس غدارِ بے وفا کا یہ حیلہ قبول کیا جا سکتا ہے کہ میں نے کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی توہین نہیں کی ہے۔ بلکہ زید وفادار کو اُن کی توہین سے روکا ہے کیا اُس غدارِ بے وفا کو یہ کہنے کا کسی طرح بھی کچھ حق ہے کہ اگرچہ حکومت کی دو قسمیں کل دنیا پر اور بعض حصص زمین پر پھر کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کے لئے حکومت کی پہلی قسم کو نقلی وعقلی دلیلوں سے باطل بتانا پھر دوسری قسم کی حکومت میں کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی خصوصیت کا انکار کرنا پھر چمار بھنگی اُلو سوئر وغیرہا الفاظ ہرگز زید وفادار کی عبارت میں نہیں اگرچہ یہ سب باتیں خود میری ہی عبارت میں ہیں۔ لیکن میں نے تو زید وفادار کو ایسے غلط خیال سے روکا ہے جس سے کلکٹر صاحب بہادر ضلع فیض آباد کی توہین لازم آتی ہے۔ کلکٹر صاحب کے متعلق خود میں نے اپنے خیال کا اظہار ہرگز نہیں کیا ہے۔ جس کچہری میں غدارِ بے وفا پر کلکٹر صاحب بہادر کی توہین کا مقدمہ پیش ہو کیا اُس اجلاس میں اس کا یہ عذر سنا جا سکتا ہے کہ اگرچہ یہ تمام الفاظ وکلمات میرے ہی ہیں زید وفادار کے نہیں ہیں لیکن مفہوم زید وفادار ہی کا ہے اگر ان تمام سوالوں کا جواب ہر عقلمند کے نزدیک صرف یہی ہو سکتا ہے کہ نہیں نہیں ہرگز نہیں تو سمجھ لینا چاہئیے کہ بادشاہوں کا بادشاہ شہنشاہوں کا شاہنشاہ حقیقی بادشاہ وہی اللہ ہے جل جلالہٗ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس ذات اقدس کو سارے جہاں کے لئے اپنا نائب اکبر وخلیفۂ اعظم اور اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کا نام ہے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

زید وفادار وہ سنی مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عطا وتعلیم کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالم الغیب مانتے ہیں اور سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غدار بے وفا مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب ہیں جو علم غیب کی دو قسمیں کل اور بعض کر کے کل علم غیب کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے نقلی وعقلی دلیلوں سے باطل بتا رہے ہیں اور بعض علم غیب

میں حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی ہر طرح کی خصوصیت کا انکار کر رہے ہیں پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو ہر ایک جانور ہر ایک چارپایے ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کا سا علم غیب بتا رہے ہیں پھر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کی طرف سے یہ غلط عذرات یہ جھوٹے حیلے باطل بہانے کیونکر قابل قبول ہوسکتے ہیں۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! آپ حضرات نے کتابیں دیکھ لیں عبارتیں سُن لیں۔ آپ حضرات پر روشن ہوگیا کہ اِن وہابیوں دیوبندیوں نے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیسی کیسی اہانتیں کی ہیں۔ قرآنِ عظیم کی کیسی کیسی بے ادبیاں کی ہیں صحابۂ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں کیسی کیسی گستاخیاں کی ہیں۔ مقدس دینِ اسلام کے عقائد ضروریۂ دینیہ کی کیسی کیسی تکذیبیں کی ہیں۔ ہمارے پیارے دین اسلام میں کیسے کیسے رخنے ڈالے ہیں۔ ہمارے محبوب مذہب اہل سُنّت پر کیسے کیسے حملے کئے ہیں۔ حتیٰ کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی کیسی کیسی توہینیں کی ہیں۔ اُس پاک بے عیب خدائے قدوس عزوجل کو کیسا کیسا جھٹلایا ہے کہ آریہ سماج کے پنڈتوں اور عیسائی مشن کے پادریوں سے بھی تم نے اِس کی نظیر نہیں دیکھی ہوگی نہ کبھی سُنی ہوگی۔

لیکن پھر بھی وہابیہ دیوبندیہ اپنے آپ کو وہابی نہیں کہتے بلکہ سُنّی حنفی چشتی صابری نقشبندی مجددی بنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو اہلسنت کا پیشوا اور مذہب اہلسنت کا علمبردار اور دین اسلام کا سچا مبلغ بتاتے ہیں کہیں جا کر سنیوں کے پیر بن جاتے ہیں کہیں پہونچ کر سنیوں کے واعظ سنیوں کے مولوی کہلاتے ہیں اور اپنے اسی تقیے کے جال میں عوام اہل اسلام وسُنّیت کو پھنساتے ہیں اگر یہ وہابی دیوبندی لوگ تقیہ نہ کرتے اپنے آپ کو سُنّی حنفی نہ بتاتے اپنا وہابی ہونا کھلم کھلا ظاہر کر دیتے تو عام سُنّی مسلمان کہیں بھی اِن کے دھوکے میں ہرگز نہ آتے جب یہ اپنے آپ کو وہابی بتا کر اپنے

عقائدِ کفریہ لوگوں کو سُنلتے تو گنوار اور جاہل مسلمان بھی سمجھ لیتے کہ یہ عقیدے سُنّی مسلمانوں کے نہیں بلکہ وہابیوں کے ہیں اور وہ ان کے عقائدِ باطلہ ہرگز قبول نہ کرتے اور اس وقت ہم بھی ان سے قطعاً ہرگز اس قدر تعرض نہ کرتے جب تک کہ یہ لوگ خود ہم کو چیلنج نہ دیتے کیونکہ موجودہ گورنمنٹ نے ہر مذہب والے کو اُسکے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا حق دیا ہے اور ہر مذہب والے کو پوری مذہبی آزادی دی ہے اس وقت ہم سمجھ لیتے کہ جب موجودہ گورنمنٹ کے زیرِ سایہ آریہ اپنا پرچار کرتے ہیں سناتن دھرم والے اپنا اُپدیش دیتے ہیں پادری اپنا بپتسمہ دیتے ہیں تو ان وہابیوں کو بھی ان کے وہابی مذہب کی تبلیغ سے روکنے کا ہم کو قانوناً کوئی حق نہیں وہ اپنے وہابی مذہب کی تبلیغ کرتے۔

ہم اپنے مذہب اہلسنت کی تبلیغ کرتے۔ وہابیوں کو سنیوں سے کچھ مطلب نہ ہوتا سنیوں کو وہابیوں سے کچھ سروکار نہ ہوتا لیکن غضب تو یہ ہے کہ یہ وہابی دیوبندی حضرات جہاں پہلی بار پہونچتے ہیں وہاں سنی حنفی مسلمانوں کے پیر یا سنی حنفی مسلمانوں کے مولوی بن جاتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے وہابیوں کو بُرا بھی کہہ دیتے ہیں۔ ناخواندہ اور سادہ لوح سُنّی مسلمان پر اپنے ظاہری تقویٰ اور پرہیزگاری اور دکھاوے کے اتباعِ شریعت کا سکہ جما لیتے ہیں۔ دعا تعویز جھاڑ پھونک وعظ و تقریروں سے عوام کے دلوں پر اپنا اثر و رسوخ بٹھا دیتے ہیں۔

شروع شروع میں تو اپنے وہابیانہ عقائد کو یہ قطعاً کسی پر کسی طرح ظاہر نہیں ہونے دیتے لیکن جب ان کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ ہاں اب یہ لوگ معتقد ہو چکے پوری طرح قبضے میں آچکے۔ دس [۱۰] بیس [۲۰] مریدی کے جال میں بیس [۲۰] پچیس [۲۵] شاگردی کے دام میں پھنس چکے تو آہستہ آہستہ نہایت ہی خاموشی کے ساتھ انھیں عقائدِ وہابیہ کفریہ کو سنی مسلمانوں کے عقیدے بتا کر ایک ایک دو دو کرکے سمجھاتے ہیں اور اس طرح اپنے دام افتادوں کو مذہبِ اہلسنت سے مرتد کرکے وہابی بنا لیتے

ہیں پھر اگر کسی سمجھ دار سُنّی مسلمان کے کان میں کوئی بات پڑی اور اس نے اپنے پیارے دین اسلام کے تحفظ کی اپنے محبوب مذہب اہلسنت کی حفاظت کی کچھ کوشش بھی کی تو اس کو مفسد تفرقہ پرداز کہا جاتا ہے ۔ اُسکی حفاظت اسلام وسُنیت کی کوششوں کو اشتعال انگیزی تفرقہ پردازی بتایا جاتا ہے اس وقت اتحاد واتفاق کی اسپیچیں ہونے لگتی ہیں ۔ آپس میں میل محبت قائم رکھنے کے لیکچرز دھڑلے سے شروع ہوجاتے ہیں وہ دیوبندی وہابی پیر جی یا مُلّاجی تو کسی خانقاہ میں بالکل علیحدہ بگلا بھگت بنے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں اور اُسی بستی کے جو لوگ معتقد یا مرید یا شاگرد ہوچکے ہیں وہی ان کی حمایت وطرفداری کیلئے اُس بیچارے ہمدرد اسلام وسنیت سنی مسلمان کے مقابلے میں اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور خود اُسی بستی ہی کے اندر باپ بیٹے میں بھائی بھائی میں بیوی شوہر میں پنچایتوں اور برادریوں میں جنگ وفساد ومنافرت باہمی کی کبھی نہ بجھنے والی آگ لگ جایا کرتی ہے ۔

بستی میں آپس کا یہ فتنہ وفساد ان عقائدِ کفریہ وہابیہ کی وجہ سے بڑھتا رہتا ہے اور وہ دیوبندی وہابی پیر جی صاحب یا مُلّاجی صاحب کبھی کبھی تقریر فرما دیتے ہیں کہ بھائیو! نماز پڑھو آپس میں اتحاد واتفاق کے ساتھ رہو کسی کو وہابی کسی کو دیوبندی کہنے کے فضول جھگڑوں سے دور رہو۔ کبھی باہر سے خفیہ طور پر کسی دیوبندی وہابی لیکچرار یا واعظ کو بلوالیا جاتا ہے وہ اسی قسم کے مضامین بیان کر دیتا ہے کہ بھائیو! نازک زمانہ ہے اس وقت شیعوں سے ہمارا مقابلہ ہے اس وقت ہندوؤں سے ہم برسرپیکار ہیں آج کل سیاسی میدان میں دوسری قوموں سے ہمیں بازی لے جانا ہے لہذا آپس میں یہ وہابی سنی کے جھگڑے نہ چھیڑو سب لوگ باہم ملکر ایک ہوجاؤ ۔ اس قسم کی ساری تقریروں کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ اُن پیر جی صاحب یا مُلّاجی صاحب کی وہابیت ودیوبندیت کا راز جو کچھ فاش ہوچلا ہے اُسکی پھر پردہ داری کردی جائے اور اُن کے لئے وہابیت کی تبلیغ

کا میدان جو کچھ سنگلاخ ہوگیا ہے اس کو پھر ہموار کر دیا جائے اور وہ بے چارے سنّی مسلمان جو اسلام وقرآن دین وایمان رسول ورحمٰن پر نجس ناپاک حملے دیکھ کر اپنے دین اسلام اپنے مذہب اہلسنت کے تحفظ کے لئے کچھ بیدار وہوشیار ہوگئے ہیں وہ پھر مرعوب ہوکر خاموش ہو جائیں۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر گندے گھنونے حملے ہوتے دیکھ کر بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر عمل کرلیں اپنا پیارا اسلام اپنا محبوب مذہب اہلسنت مٹنے کا تماشا چپ بیٹھے دم سادھے ہوئے دیکھتے رہیں۔ پھر ستم یہ ہے کہ وہ پیر جی صاحب یا مُلّاجی صاحب وہابیانہ عقائد کفریہ کی اشاعت ایسی رازداری کے ساتھ کرتے ہیں کہ بستی کے جو سادہ لوح عوام معاذ اللہ عقائد کفریہ وہابیہ قبول کر کے کٹّر وہابی بن جاتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو وہابی نہیں کہتے بلکہ اپنے آپ کو پکّا سنی حنفی بتلاتے ہیں۔ ایسے تقیّے کے ساتھ وہابیت کے عقیدوں کا پرچار کرکے ان وہابیوں دیوبندیوں نے گاؤں کے گاؤں وہابی بنا ڈالے ضلع کے ضلع تباہ کر دیئے۔ دوست کو دوست سے باپ کو بیٹے سے لڑا دیا۔ بھائی کو بھائی سے بیوی کو شوہر سے جدا کرا دیا۔ چچا کو بھتیجے کا ماموں کو بھانجے کا دشمن بنا دیا۔ برادریوں پنچایتوں قوموں میں تبلیغ وہابیت کرکے فرقہ وارانہ جھگڑا فساد ڈلوا دیا۔ انھیں مناظر کو یہاں بھی دیکھ کر ہم مجبوراً آپ حضرات کو شریعت اسلامیہ کا حکم بتاتے ہیں کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین واہانت کرنے والے ضروریات دینیہ ایمانیہ میں سے کسی عقیدے کا انکار کرنے والے بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد بے دین ہیں۔ میں خود اپنی طرف سے ان کو کافر مرتد بے دین نہیں کہتا بلکہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھیجی ہوئی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ اسلامیہ ان کو کافر مرتد بے دین بتا رہی ہے۔

میں تو اسی حکم شریعت کا اظہار کر رہا ہوں اس سے کسی کی دل آزاری

ہرگز مقصود نہیں فتنہ پردازی اشتعال انگیزی قطعاً مراد نہیں بلکہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شاہد ہیں کہ اُن احکام شرعیہ سنانے سے خالص ہمدردی سچی نیک نیتی کے ساتھ ہمارا صرف اسی قدر مقصد ہے کہ ہمارے سُنّی مسلمان بھائی ایسے عقائدِ کفریہ وہابیہ دیوبندیہ ہرگز قبول نہ کریں۔

خدا تبارک وتعالیٰ کی اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اس کے پاک کلام قرآن عظیم کی حضرات صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاک مبارک شانوں میں گستاخیاں ہرگز نہ کرنے لگیں۔ خوب یاد رکھیئے کہ وفادار بندہ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے باغی وغدار نہ ہو اس سے اگر اپنی شامتِ نفس یا شرارتِ شیطان کے سبب کتنے بھی گناہ ہوجائیں لیکن اس کا خاتمہ بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اسلام پر ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے یا اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے یا کچھ مدت جہنم کی سزا بھگتنے کے بعد ایک نہ ایک دن اس کی مغفرت وبخشش ضرور ہوگی مگر جو شخص کسی عقیدۂ ضروریہ دینیہ کو جھٹلا کر یا اللہ تبارک وتعالیٰ یا اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یا اس کے پاک کلام قرآنِ عظیم کی یا اس کے کسی نبی کسی رسول کسی فرشتے کی توہین کرکے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے باغی وغدار ہوگیا اور اسی پر معاذ اللہ بے توبہ مرگیا تو بھڑکتے ہوئے جہنم کے عذاب شدید سے ہمیشہ ہمیشہ کبھی اس کی نجات نہ ہوگی۔ ہمارا دوسرا مقصد اس بیان سے یہ بھی ہے کہ جو لوگ دھوکے میں پھنس کر ان وہابیانہ عقائدِ کفریہ کو قبول کرچکے ہیں وہ بھی ٹھنڈے دل کے ساتھ غور وانصاف کرکے سمجھیں کہ یہ عقائدِ کفریہ سنی مسلمانوں کے ہرگز نہیں بلکہ یہ نجس اور گندے عقیدے وہابیوں کے ہیں اور وہ بھی بتوفیق اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان کفری عقیدوں سے توبہ کرکے پھر سچے پکے سنی مسلمان

بن جائیں اور اس وہابیت و دیوبندیت کے سبب جو مسلمان کہلانے والوں کے درمیان باہمی جھگڑے فتنے ہو رہے ہیں آپس میں عداوتیں منافرتیں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب باذن اللہ تعالیٰ و بحکم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دور ہو کر سب اہل اسلام آپس میں متحد و متفق اور شیر و شکر اور یک جان و چند قالب ہو جائیں آمین یارب العالمین۔

آخر میں اتنی بات اور گزارش کردوں کہ شریعت مطہرہ سے ابتدائً خود میں نے یہ احکام نہیں نکالے کہ وہابیہ دیوبندیہ قرآن و رسول و رحمٰن جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین اور عقائدِ ضروریہ دینیہ کی تکذیب کرنے کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد بے دین ہیں بلکہ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ کی ۲۱ تاریخ روز پنجشنبہ کو مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کی عبارتِ حفظ الایمان ص۸ اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی صاحب کی عبارت براہین قاطعہ ص۵۱ اور مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے فتوے کے فوٹو اور مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی عبارات تحذیر الناس ص۳ ص۱۴ ص۲۸ کے متعلق ایک استفتاء مرتب ہو کر مکہ معظمہ کے علمائے کرام کے سامنے پیش ہوا۔ پھر پانچ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ کو مدینہ طیبہ کے مفتیانِ عظام کے حضور پیش کیا گیا۔

مکہ معظمہ وہ پاک و مبارک شہر ہے جس میں اس رب بے نیاز جل جلالہٗ کا پیارا گھر ہے جو گھر در سے پاک ہے جسکی طرف ہم اس کے حکم سے اسی کیلئے نماز پڑھتے ہیں اسی کی طرف ہم اپنے سروں کو جھکا کر اسی کیلئے سجدہ کرتے ہیں۔

مدینۂ طیبہ وہ برکت و رحمت والا شہر ہے جس میں اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی منور و مطہر آرام گاہ روضۂ اقدس ہے جسکی طرف عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قلوب جھکے ہوئے ہیں۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فتوے دیئے کہ یہ

چاروں اشخاص اپنے ان اقوال کے سبب بحکمِ شریعتِ مطہرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اُن مبارک فتاویٰ کا مجموعہ اُردو ترجمے کے ساتھ ۱۳۲۶ھ میں کتاب حُسَامُ الحَرَمَین عَلیٰ مَنْحَرِ الکُفرِ والمَین کے نام سے چھپکر شائع ہوگیا۔ اُس وقت سے اب تک چار ایڈیشن اس مبارک کتاب کے شائع ہو چکے ہیں اس وقت بھی یہ مقدس کتاب حسام الحرمین شریف یہ میرے ہاتھ میں موجود ہے اس مبارک مجموعۂ مقدسہ کے صرف صفحہ ۷۳، ۷۴، ۷۵ کا مختصر خلاصہ آپ حضرات کو سناتا ہوں۔

ملاحظہ ہو فرماتے ہیں ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے۔ اشقیا۔ ان کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے۔ اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں یہ سب کے سب مرتد ہیں۔ باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں۔ بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار۔ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر۔ فاجر ملحد ہیں جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک دین سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں۔ اُن کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں نہ شک کی مجال۔ زندیق بیدین وہابی۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی۔

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علمائے عاملین و مفتیان کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان بدگویوں کے ساتھ مسلمانوں کو جو برتاؤ کرنے کے شرعی حکم دیئے ان کا مختصر خلاصہ اس مجموعہ مبارکہ کے صفحہ ۸۳ و ۸۴ سے سناتا ہوں ملاحظہ ہو۔

فرماتے ہیں اسکے پیچھے نماز پڑھنے اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اُس کے پاس بیٹھنے اس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے

ہاں ہاں احتیاط احتیاط کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

پھر ١٣٤٥ھ میں ہند و سندھ و دکن و کوکن و پنجاب و بنگال و مدراس و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات میں دو سو اڑسٹھ ٢٦٨ حضرات جو اس وقت علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت تھے انھوں نے فتوے دیئے کہ بیشک یہ لوگ بحکم شریعت مطہرہ ایسے ہی کافر مرتد بے دین وہابی ہیں جس طرح حسام الحرمین شریف میں تحریر فرمایا۔

اِن فتاویٰ مبارکہ کا مجموعہ بھی اُسی وقت کتاب اَلصَّوَارِمُ الْہِنْدِیَّہ عَلٰی مَکْرِ شَیَاطِیْنِ الدِّیُوبَنْدِیَّہ کے نام سے چھپ کر شائع ہو چکا اِس کتاب کے بھی دو ایڈیشن اب تک چھپ چکے ہیں۔ آپ حضرات کے سامنے اِس کتاب کا بھی ایک نسخہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیے:

اِس کی پیشانی ہی پر حسام الحرمین شریف کی مکمل تصدیق موجود ہے پھر ١٣٤٩ھ میں ہندوستان کے مختلف بلاد و اَمصار کے چورانوے حضرات کا فتویٰ مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب کے کافر مرتد بیدین ہونے پر مرتب ہوا۔ جو اُسی وقت رسالہ مبلغ وہابیہ کی زاری کے نام سے چھپکر شائع ہو چکا ہے اس کا بھی ایک نسخہ اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ ملاحظہ ہو اس میں بھی تمام علمائے کرام یہی فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم مبلغ وہابیہ صاحب نے چونکہ اپنی کتاب نصرتِ آسمانی بر فرقِ رضا خانی میں مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کی کفری عبارت حفظ الایمان ص۸ کی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی صاحب کی کفری عبارتِ براہین قاطعہ ص۵۱ کی طرفداری و حمایت

کی ہے لہذا وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً وہابی کافر مرتد بیدین ہیں ۔ وہابیوں دیوبندیوں سے اِن مبارک کتابوں کا کچھ بھی جواب نہ ہوسکا تو سُنّی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ حسام الحرمین شریف میں پہلے تحذیر الناس کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و موخر کر کے مسلسل ایک عبارت بنا کر کفری معنے پیدا کر لئے گئے ہیں ۔

موضع ادری ڈاکخانہ اندارہ ضلع اعظم گڑھ کے مناظرے میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا میں نے جواب دیا کہ تحذیر الناس صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصف مبارک خَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے اس ضروری دینی معنے کو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں. عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال اور اہل فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے ۔

تحذیر الناس صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا :

اگر بالفرض آپکے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختم نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا ' یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریہ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے ۔

تحذیر الناس صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا:

اگر بالفرض بعدِ زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسکو ختم نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریہ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے اور اب کے پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں۔ اب بھی وہی تین کفر ہیں ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنےٰ میں مستعمل اور متعین ہے۔ ترتیب بدل جانے سے کفری معنےٰ نہیں پیدا ہوئے بلکہ ہر ایک عبارت کفری معنےٰ بتانے میں ایسی صریح نص مفسر ہے کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنےٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپکا اعتراض لغو اور مہمل و بیکار ہو گیا یا نہیں اس لاجواب قاہر جواب پر اوری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور اُن کی حمایت و امداد کے لئے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان اوری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہو گئے تھے اُن میں سے بھی کوئی صاحب اِس قاہر ولاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے کمالِ عیاداری یہ ہے کہ مناظرہ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس

کی دھجیاں برسوں پہلے میں اُڑا چکا تھا۔ پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر عاجز و مبہوت ہی ہونا پڑا اور گیا کے اُس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبد القدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم ہینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد اور اعانت کیلئے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

رسالۂ مبارکہ مبلغ وہابیہ کی زاری کے مقابلے میں تو وہابیہ دیوبندیہ کچھ حرکت مذبوحی بھی نہیں کر سکے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ کتاب مبارک اَلصَّوَارِمُ الْہِنْدِیَّہ کے مقابلے میں براۃ الابرار جیسی ناپاک کتاب سنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے تیار کی تھی موضع لبسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع لبستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابو الوفا شاہجہاں پوری صاحب نے جو جلسہ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے بِاِعَانَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبِعِنَایَۃِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اسکے صفحہ ۵ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطانِ رجیم کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کو نصِ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں دیوبندیوں کے علین اسلام تقویۃ الایمان ہی کے فتوے سے یہ کتاب براۃ الابرار مشرک و کافر کی تصنیف اور مردود و مطرود و نامعتبر ہو گئی۔ میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابو الوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبد اللطیف صاحب دے سکے اُس مناظرے میں پچاسی ۸۵ مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے اُن میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فللّٰہ الحمد وعلی حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

البتہ مقدس و مبارک کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف کے مقابلے میں ناواقف سادہ لوح بھولے بھالے سیدھے سادے سُنّی مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لئے مولوی خلیل احمد انبھٹی صاحب نے ضرور ایک کتاب اَلْمُهَنَّد لکھی اور شائع کی جس کا صرف ترجمہ "عقائد علمائے دیوبند" کے نام سے ایک رسالے کی شکل میں وہابیوں دیوبندیوں نے چھپوا کر شائع کرایا ہے۔

میں نے اَلْمُهَنَّد کا مفصل و مبسوط قاہر رد لکھ کر ۱۳۴۵ھ میں جبکہ مولوی خلیل احمد صاحب زندہ تھے کتاب رَادُّ الْمُهَنَّد کے نام سے چھپوا کر شائع کر دیا۔ جس کا جواب نہ تو خود مولوی انبھٹی صاحب سے ہو سکا اور پھر بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ کہا جاتا ہے کہ نہ اب کوئی وہابی دیوبندی راد المہند کا جواب باصواب لکھ سکتا ہے فللّٰہ الحمد وعلیٰ حبیبہٖ وَآلہٖ الصلاۃ والسلام وہابیہ دیوبندیہ بچارے ناواقف سادہ لوح مسلمانانِ اہلسنت کو اس طرح دھوکے دیتے ہیں کہ حسام الحرمین میں مولوی اشرفعلی تھانوی و مولوی خلیل احمد انبھٹی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی صاحبان کی عبارتیں قطع و برید کر کے کاٹ چھانٹ کر اُن کے غلط مطلب بیان کر کے حرمین شریفین کے علمائے کرام کے سامنے پیش کی گئی تھیں اور ان حضرات کو دھوکا دیکر دیوبندی مولویوں پر کفر کے فتوے حاصل کر لئے گئے تھے لیکن جب مولوی خلیل احمد انبھٹی صاحب نے اپنی کتاب المہند میں حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کی اصلی صحیح عبارتیں بلا کم و کاست پھر علمائے حرمین کے سامنے پیش کیں اور ان عبارتوں کے صحیح مطلب لکھے تو علمائے حرمین نے وہ کفر کے فتوے واپس لے لئے اور لکھ دیا کہ حسام الحرمین میں دھوکہ دیکر ہم سے کفر کے غلط فتوے حاصل کر لئے گئے تھے۔ حالانکہ یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ راندیر ضلع سورت کے مشہور مناظرے میں جو کفریات وہابیہ دیوبندیہ پر میں نے مولوی محمد حسین راندیری صاحب کے ساتھ انھیں کے مدرسہ محمدیہ میں کیا تھا۔ راندیری صاحب نے یہی تقریر کی۔ خدا اور رسول جل جلالہ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدد و نصرت سے میں نے فوراً جواب دیا کہ کتاب المہند یہ میرے ہاتھ میں ہے نہ تو ہرگز اس میں یہ عبارت ہے کہ ہم نے وہ کفر کے فتوے واپس لے لئے نہ ہرگز اس میں یہ عبارت ہے کہ حسام الحرمین میں ہم کو دھوکہ دیکر ہم سے کفر کے غلط فتوے حاصل کر لئے گئے اور بفضل اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دعوے سے کہا جاتا ہے کہ کوئی وہابی دیوبندی ان دونوں میں سے کوئی ایک جملہ بھی المہند کے اندر کسی جگہ بھی ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ فللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

المہند میں کیسی کیسی عیاریاں مکاریاں دجالیاں فریب کاریاں کی گئی ہیں اس کا مفصل بیان تو بہت طویل ہے بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ مفصل بیان ۱۳۴۵ھ میں آج سے بیس برس پہلے کتاب رد المہند کے نام سے چھاپ کر شائع کر دیا گیا۔ اکابر وہابیہ دیوبندیہ مولوی انبہٹی و مولوی تھانوی و مولوی کاکوروی صاحبان کے ہاتھوں میں پہونچا دیا گیا اب تک کسی صاحب سے اس کا جواب نہ ہو سکا نہ کبھی قیامت تک ہو سکتا ہے۔ فللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

اس مناظرے میں اُن سب کو دکھانے کا وقت نہیں البتہ اس وقت اتنی مختصر سی بات گزارش کروں گا کہ اگر المہند میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ انبہٹی و گنگوہی و تحذیر الناس نانوتوی کی وہ اصل عبارتیں بالکل صحیح صحیح بلا کم و کاست پیش کر دی جاتیں جن پر حسام الحرمین شریف میں کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں اور پھر علمائے حرمین محترمین تحریر فرما دیتے کہ ان عبارتوں میں کوئی کفر نہیں اور ان عبارتوں کی وجہ سے ان کے لکھنے والے کافر مرتد بیدین وہابی نہیں تو ضرور المہند کو حسام الحرمین شریف کا جواب کہا جا سکتا تھا لیکن مولوی خلیل احمد انبہٹی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ المہند میں نہ تو حفظ الایمان

تھانوی کی اُس عبارت صـ۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ براہین قاطعہ گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ تحذیر الناس نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے بلکہ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھ دیں جو دنیا بھر کی کسی حفظ الایمان کسی براہین قاطعہ کسی تحذیر الناس میں قطعاً نہیں۔ اور کمال بیبا کی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ یہ ہماری براہین قاطعہ کے مضمون کا خلاصہ ہے کسی عبارت کو کہہ دیا کہ یہ تحذیر الناس کے مضمون کا خلاصہ ہے کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہہ دیا مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبھٹی صاحب کے نزدیک اُن عبارات حفظ الایمان صـ۸ و براہین قاطعہ صـ۵۱ و تحذیر الناس صـ۳ صـ۱۴ صـ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو اُن کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے اُن کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر اُن عبارتوں کے جو صحیح مطلب اُن کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر اُن حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں۔ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں۔ اور جب مولوی انبھٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہو گیا کہ خود مولوی انبھٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات حفظ الایمان صـ۸ و براہین قاطعہ صـ۵۱ و تحذیر الناس صـ۳ صـ۱۴ صـ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر اُنہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کر کے پیش کر دیا جائے گا۔ تو پھر وہی کفر وارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو حسام الحرمین شریف میں صادر ہو چکے ہیں اسی لئے اور صرف اسی لئے مولوی انبھٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں پھر مولوی انبھٹی صاحب کی

اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب المہند ہی سے ثابت ہو گیا کہ حفظ الایمان ص۸ و براہین قاطعہ ص۵۱ و تحذیر الناس ص۳ ص۱۴ ص۲۸ کی اُن عبارتوں میں خود تھانوی وانبیٹھی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر وارتداد و بیدینی و وہابیت ہے اور اُن کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بیدین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گئے ہیں وہ قطعاً بیشک بلاشبہہ حق و صحیح و درست ہیں ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ حسام الحرمین شریف میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی وانبیٹھی و تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکہ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر وارتداد و بیدینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں۔ المہند کی اصل عربی میں اُن عبارتوں کے عربی ترجمے اور المہند کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجئے۔

مولوی راندیری صاحب ان عبارات حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ المہند کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت المہند کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسۂ محمدیہ تو اُس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُن میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں:

مولوی عُزَیر گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان۔ سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گئے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وعلی حبیبہٖ وَّاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ والسَّلام۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! ۔ آپ حضرات کے باصرار بسیار بار بار بلانے پر میلاد شریف بیان کرنے کے واسطے صرف تین دن کے لئے میں روز پنجشنبہ ۲۰ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۳ رمئی ۱۹۴۶ء کو آپ کی خدمت میں بھدر سے آیا اور

اسی روز پہلا بیان محلہ کٹرہ میں مسجد کے جانب مغرب والے میدان میں میرا بیان میلاد شریف ہوا۔ دوسرے ہی دن کے بیان میں یہاں کے وہابیوں دیوبندیوں نے ایک چھپا ہوا چیلنج مناظرہ میرے پاس بھیجدیا جس میں بیسیوں گندی گالیاں بھری ہوئی تھیں اور بار بار باصرار بسیار کہا کہ اسی کو قبول کرکے مناظرے کے لئے طیار ہو جاؤ ورنہ تمہاری شکست ہوگی۔ یہاں تک کہا کہ تم کو بغیر مناظرہ کیے کھدرسے سے بھاگنے نہیں دیا جائیگا اُنکے اِس شدید پُر اصرار تقاضے پر خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا نام لے کر میں نے وہی چیلنج جو تہذیب وشرافت سے قطعاً بیگانہ تھا قبول کرلیا اور بعونہٖ تعالیٰ بعونِ حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہابیوں دیوبندیوں سے مناظرے کیلئے طیار ہو گیا۔ اور مناظرے کو فیصلہ کن بنانے اور فتنہ وفساد سے بچانے کے لئے مناظرے کا یہ طریقہ تجویز کیا کہ دونوں جانب کا ہر ایک مناظر جو کچھ کہنا چاہے ہے لکھ کر اُس پر دستخط کرکے اپنے مقابل کو دیدیا کرے اور پھر اسی کا مثنیٰ مجمع مناظرہ میں کھڑا ہو کر سُنا دیا کرے تاکہ حاضرین بھی سنتے رہیں کہ کس مناظر نے کیا کہا اور ہر ایک مناظر کا ہر ایک لفظ اُسکے مقابل کے پاس محفوظ رہے کسی وقت بھی یہ فضول گفتگو نہ ہونے پائے کہ میں نے ایسا نہیں ویسا کہا تھا۔ اور تم نے ویسا نہیں ایسا کہا تھا کہ اس گفتگو میں بیکار وقت بہت ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر مناظرہ ختم ہو جانے کے بعد بھی کسی فریق کو جھوٹی روداد مناظرہ چھاپ کر غلط پروپگنڈے کا موقع نہ ملے اور مناظروں میں جو کبھی اشتعال ہونیکا اندیشہ ہو جایا کرتا ہے اُس کا سبب بھی اکثر وبیشتر یہی ہوتا ہے کہ کسی مناظر کی زبانی تقریر میں حاضرین مداخلت کر بیٹھتے ہیں۔ جب کوئی مناظر زبانی کچھ کہیگا ہی نہیں بلکہ اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھکر سُنایا کرے گا تو حاضرین میں سے کسی کو دخل اندازی کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

جب اہلسنت کیطرف سے ایسا لکھ کر بھیجدیا گیا تو سب لوہے ٹھنڈے ہوگئے۔ کھدرسے کے بیچارے وہابیہ دیوبندیہ تو مجھے جانتے نہ تھے۔ سمجھے ہوئے

تھے کہ چیلنج کی دھمکی سے ڈر کر حشمت علی بھی بھاگ جائیگا۔ لیکن اُن کے مولوی صاحبان تو مجھے خوب پہچانتے ہیں مدرسہ مداری دروازہ بریلی کے جلسے میں جب مولوی تھانوی صاحب آئے تو میرے مقابلے سے فرار فرما گئے۔ ابوہر منڈی میں مولوی مرتضٰے حسن صاحب دربھنگی۔ نوساری ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور صاحب کاکوروی۔ مانڈلے اپر برما میں مولوی عبدالشکور کاکوروی و مولوی منظور سنبھلی صاحبان۔ مالے گاؤں ضلع سورت میں وہاں کے گیارہ دیوبندی مولوی صاحبان۔ بمبئی میں ایک مرتبہ مولوی شبیر احمد دیوبندی صاحب۔ دوسری بار مولوی مرتضٰے حسن صاحب دربھنگی۔ تیسری بار مولوی احمد سعید دہلوی۔ چوتھی مرتبہ مولوی منظور سنبھلی صاحب اور کئی مرتبہ بمبئی کے مشہور وہابی دیوبندی خواجہ حسن سرہندی صاحب۔ رنگون میں مولوی شبیر احمد دیوبندی و مولوی انور شاہ کشمیری صاحبان۔ شہر فتحپور میں مولوی منظور سنبھلی۔ راندیر ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کاکوروی و مولوی مرتضٰے احسن دربھنگی صاحبان میرے مقابلے سے فرار فرما چکے ہیں۔

ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال میں مولوی یاسین خام سرائی صاحب سے محلہ چک منڈی لکھنؤ میں، مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب سے بادرہ ضلع سورت میں، مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب ایڈیٹر اخبار اہل حدیث سے راندیر ضلع سورت میں مولوی محمد حسین راندیری صاحب سے، لاہور وادری ضلع اعظم گڑھ وسیلاں والی ضلع جہلم و سنبھل ضلع مرادآباد وگیا میں مولوی منظور سنبھلی صاحب سے۔ نانپارہ ضلع بہرائچ شریف و موانواں ضلع اناؤ میں مولوی نور محمد ٹانڈوی صاحب سے۔ ملتان شریف میں مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب سے شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں وہاں کے بائیس دیوبندی مولویوں سے لبڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی میں مولوی عبداللطیف مئوی صاحب سے عقائد کفریہ وہابیہ دیوبندیہ پر میرے مناظرے ہو چکے ہیں۔

اور ان مقامات کے علاوہ جہاں جہاں وہابیہ دیوبندیہ کے مولوی صاحبان سے میرے مناظرے اور مقابلے ہو چکے ہیں اُن سب مقاماتِ کثیرہ کی فہرست مجھے اس وقت

یاد نہیں۔ بہر حال بھدرسے کے وہابیہ دیوبندیہ نے تحریر بازی شروع کردی خود بھدرسے میں مولوی نذیر وہابی دیوبندی تو ملازم ہی ہیں اُنکے علاوہ اس عرصے میں مولوی یونس خارجی اور مولوی نور محمد ٹانڈوی اور مولوی عبدالباری سلطانپوری اور مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری اور مولوی عبدالشکور کاکوروی کے بیٹے مولوی عبدالسلام لکھنوی صاحبان وغیرہم پے در پے بھدرسے آتے جاتے رہتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ کے اصرار پر بھی کفریات دیوبندیہ وہابیہ پر مناظرے کیلئے طیار نہیں ہوسکتے۔ دو دو تین تین دن بھدرسے میں چھپے بیٹھے رہتے اور چلے جاتے ہیں۔ وہابیہ دیوبندیہ کے مولوی صاحبان برابر اشتعال انگیز فحش آمیز تحریرات خود لکھ لکھ کر کسی غیر معروف شخص کے دستخط کرا کے بھیج رہے ہیں۔

مسلمانان اہلسنت کی طرف سے اُن گالی ناموں کے مہذب و مناسب جوابات محمد اختر انصاری و محمد اشرف خاں صاحبان روانہ فرمارہے ہیں اور انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ بھدرسے میں کفریات دیوبندیہ وہابیہ پر ایک فیصلہ کُن مناظرہ طے پاجائے اگرچہ مجھے وہابی حضرات کے حالات اور واقعات دیکھتے ہوئے قطعاً اسکی امید نہیں لیکن اگر مناظرہ طے بھی ہوجائے تو میں کہے دیتا ہوں کہ انشاء اللہ الواحد القہار ثم شار حبیبہ المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میدانِ مناظرہ میں وقتِ مناظرہ پر وہابیوں دیوبندیوں کا کوئی مناظر نہیں پہنچ سکے گا۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ مئو ضلع اعظم گڑھ کے وہابی دیوبندی مولوی حبیب الرحمٰن و مولوی عبداللطیف صاحبان کے پاس اور سنبھل ضلع مراد آباد کے وہابی دیوبندی مولوی منظور صاحب کے پاس اور دوبارہ پھر لاہرپور ضلع سیتاپور کے مولوی ابوالوفا صاحب کے پاس جو اپنے آپ کو شاہجہانپوری کہا کرتے ہیں اور لکھنؤ میں پاٹے نالے کے رہنے والے مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب کے پاس بھدرسے کے وہابی دیوبندی صاحبان بار بار جارہے ہیں خوشامدیں کررہے ہیں۔ لیکن میرے مقابل کفریات وہابیہ دیوبندیہ پر مناظرے

کے لئے آنے کے لئے کوئی صاحب طیار نہیں ہو رہے ہیں عجب نہیں کہ مقام مناظرہ و تاریخ مناظرہ طے ہو جانیکے بعد بھدرسے کے وہابیہ دیوبندیہ اپنی شکست فاحش کو چھپانے کے لئے تھانے میں کسی سے خطرۂ فساد کی رپورٹ دلوائیں۔ اور میدان مناظرہ میں پولیس کی مداخلت کے ذریعہ سے مناظرہ بند کرادیں کیونکہ میں چھبیس سال سے وہابی دیوبندی صاحبوں کی اسی قسم کی کارروائیوں کے تجربے بہم مختلف مقامات پر کر رہا ہوں اور اسی قسم کے واقعات پر میں مسلمانان اہلسنت کی فتح مبین کا اور وہابیہ دیوبندیہ کی عبرتناک شکست کا اعلان باذنہ تعالیٰ وبحکم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بار بار کر چکا ہوں فللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ واٰلہ الصلاۃ والسلام ایک اور پرلطف بات یہ ہے کہ مختلف مقامات کے وہابیہ دیوبندیہ خود ہی تو مجھے مناظرے کی دعوت دیا کرتے ہیں خود ہی اصرار بسیار کے ساتھ مناظرہ منظور مجھ سے کراتے ہیں اور پھر خود ہی یہ حضرات میرے خلاف پولیس میں غلط رپورٹیں بھی دلوادیا کرتے ہیں خیر جو کچھ واقعات ہوں گے۔ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں گے۔

اب آخر میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ سب مسلمانان اہلسنت بالکل پُرامن رہیں۔ اشتعال انگیزی و فساد سے قطعاً پرہیز رکھیں آپ کا پیارا دین اسلام آپ پر امن قائم رکھنا فرض اور فساد کرنا حرام فرماتا ہے۔ امن بڑی نعمت ہے اور بدامنی سخت مصیبت ہے وہابی دیوبندی صاحبوں سے قطعاً علیحدہ رہیں کہ نہ اُنکی صحبت میں بیٹھیں نہ انکی زبانوں سے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہینیں سُنیں نہ اشتعال ہو نہ جھگڑا فساد ہونے پائے وہابی دیوبندی صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ میرے بیانات پر اور ان واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں انصاف سے کام لیں اگر واقعی ان کو بھی عقائد مذکورہ کفریہ وہابیہ اور اسلام و قرآن کے خلاف معلوم ہوتے ہوں تو سچے دل سے توبہ کر کے پھر ہمارے سنی مسلمان بھائی بن جائیں۔ سمجھانا ہمارا کام۔ ماننا اور عمل کرنا آپ کا

کام۔ توفیق دینا اللہ عزوجل کا کام۔ بہرحال میرے سارے بیانات کا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی صاحبان نے ہمارے دین اسلام پر ہمارے مذہب اہلسنت پر اپنی کتابوں میں جو سخت سخت حملے کئے ہیں اُن کلمات والفاظ کو عوام وہابیہ دیوبندیہ ہمارے سنی مسلمان بھائیوں کے سامنے بول کر انکے دل نہ دکھائیں اور اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اگر وہابی دیوبندی صاحبان انصاف سے کام لیں تو ان سے توبہ صحیحہ شرعیہ کرلیں اور سارے جھگڑے فسادات یکسر ختم ہو جائیں یہی وہ کلمات ہیں جن کو سنکر مسلمانانِ اہلسنت کے دلوں میں دشمنی ونفرت کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں اور ایسے اعتقاداتِ فاسدہ باطلہ کفریہ وہابیہ کی سزا آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگارے تو ہیں ہی لہذا میں تمام مسلمانوں کے دنیا وآخرت کے فائدے کیلئے عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کے کلمات وعقائد کفریہ سے سچی توبہ فرمالیں دنیا میں امن وامان ومحبت وآرام کے ساتھ رہیں۔ آخرت میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے قہر وغضب سے بچیں اللہ تبارک وتعالیٰ پھر اس کا پیارا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ہی مجھ گناہ گار سیاہکار ادنیٰ ترین سگان بارگاہ رضوی کو میرے اس مقصد میں خلوص اور کامیابی عطا فرمائے آمین۔

بہرحال کہنا یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کی اور بھی کفری عبارتیں بہت ہیں جن میں ان کے مولویوں نے خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اور اسلام وقرآن پر سخت ناروا حملے کئے ہیں۔ اب مسلمانانِ اہلسنت خود ہی اپنے ایمانوں سے فیصلہ کرلیں کہ اگر وہابیوں دیوبندیوں کے دلوں میں اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی محبت والفت وعزت وعظمت ہوتی تو کیا وہ ایسے گندے گستاخانہ حملے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر کرسکتے۔ کیا ایسی توہینوں گستاخیوں سے بھری ہوئی کتابیں چھاپ کر شائع کرسکتے دوسری

Scanned with CamScanner

طرف فرقہ مرزائیہ قادیانیہ ہے جس کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور کا رہنے والا مرزا غلام احمد قادیانی جو ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوا وہ اللہ کا رسول و نبی ہے (دیکھو مرزائیوں قادیانیوں کے مرزا قادیانی کا رسالہ ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴) حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھا یعنی تمام نبیوں کا ختم کرنے والا اور قرآن عظیم کی سیکڑوں آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صدہا حدیثوں سے کالشمس فی وسط السماء روشن طور پر ثابت کہ خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نبوت ختم کردی گئی جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مبعوث ہو چکے تو اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا کسی دوسرے کو نبوت نہیں مل سکتی۔

ان کا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جو معجزے دکھائے وہ سب مسمریزم کے کرشمے تھے۔ اگر مرزا اُن کو مکروہ و قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو مرزا ان عجوبہ نمائیوں میں مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے کسی طرح کم نہ رہتا۔ (دیکھو مرزائیوں قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ازالۃ الاوہام)

حالانکہ قرآن عظیم نے فرمایا وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ[1] یعنی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسےٰ کو روشن معجزے عطا فرمائے اور ہم نے پاکیزہ روح سے اُنکی مدد فرمائی۔ اگر مرزائیوں قادیانیوں کے دلوں میں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت و الفت عزت و عظمت ہوتی تو کیا قرآن پاک کی سچائی اور حقانیت اور سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی عظمت پر ایسے گندے گستاخانہ حملے کرتے کیا مرزا کو نبی و رسول مانکر قرآنِ پاک کے فرمان و خاتم النبیین کو جھٹلا سکتے کیا اِن گستاخیوں توہینوں سے بھری ہوئی کتابیں چھاپ کر شائع کرسکتے۔

[1] پ ۱ ع ۱۱

مسلمانو سُنّی بھائیو! اس امر کا فیصلہ تمہارے ہی ایمانوں پر چھوڑتا ہوں

تیسری طرف فرقۂ نیچریہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں نے اپنی امتوں کے سامنے جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نہ تھا بلکہ وہ سب اُنھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح اُنھیں کے قلب سے جوش مار کر نکلے اور پھر انھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے جبریل کسی ہستی کا نام نہیں۔ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں ہوتا وہ سب اُسی پاگل کے خیالات ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مشغول ہونے کے سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبریل خدا کا یہ کلام لائے فرشتوں نے مجھے خدا کا یہ پیغام پہونچایا اور درحقیقت نہ جبریل کا وجود ہے اور نہ کسی فرشتے کا نہ وہ کلام کلام خداوندی ہے بلکہ وہ سب اسی پیغمبر کے دل کے خیالات ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں اور کلام الٰہی کی طرح سنائی دیتے ہیں (دیکھو نیچریوں کے امام و مقتدا سر سید احمد خاں کوئی علی گڑھ کی کتاب تفسیر القرآن صفحہ ۲۹) جنت دوزخ کے ثواب وعذاب کی جو تفصیلات آیات الٰہیہ و احادیث نبویہ میں بیان فرمائی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ جنت دوزخ کی حقیقت محض روحانی مسرت اور روحانی صدمے کے سوا کچھ نہیں (دیکھو تفسیر القرآن صفحہ ۴۰)

انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزے موجودہ زمانے کی سائنس کے خلاف ہیں اس لئے وہ سب جھوٹے اور گڑھے ہوئے ہیں (دیکھو تفسیر القرآن صفحہ ۱۲۸) فرقۂ نیچریہ کے بیسیوں کفری اقوال ہیں جن میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر گستاخانہ بے ادبانہ حملے کئے گئے ہیں نمونے کے طور پر اس وقت اس فرقۂ نیچریہ کے صرف تین اقوال کفریہ سنا دیئے ہیں مختصر تفصیل دیکھنا چاہو تو کتاب مبارک تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنہ لاحظ

فرماؤ ۔

اب مسلمان سُنی بھائیو! اپنے دین وایمان سے فیصلہ کرو ۔ اگر نیچریوں کے دلوں میں اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت والفت عزت وعظمت ہوتی تو کیا پیغمبروں کو پاگلوں کے ساتھ تشبیہ دے سکتے کیا تورات مقدسہ وزبور مبارک وانجیل شریف وقرآن عظیم کے کلام الٰہی ہونے سے انکار کرسکتے کیا سائنس جیسے موہوم اورظنی وغیریقینی فن پر بھروسا کرکے خداورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرمائے ہوئے معجزاتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو جھٹلاسکتے ۔ کیاجنت دوزخ کے ثواب وعذاب کی جو تفصیلات کلام الٰہی وکلام نبوی میں بیان فرمائی گئی ہیں ان کی تکذیب کرسکتے ۔ کیا اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت وعظمت پر گندے گھنونے جملوں سے بھری ہوئی ایسی کتابیں چھاپکر شائع کرسکتے ۔

سُنی مسلمان بھائیو اپنے ایمانوں سے اس امر کا تمہیں فیصلہ لو کہ کیا قرآن و حدیث کی رد سے وہابی دیوبندی ومرزائی قادیانی ونیچری مسلمان وصاحبِ ایمان ثابت ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں شریعتِ مطہرہ اسلامیہ کے حکم سے یہ فرقے اسلام سے خارج اور کافر ومرتد ہیں ۔ انھیں فرقوں کی طرح کلام الٰہی کی تکذیب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین ضروریات دینیہ کا انکار کرنے والے اور بھی نئے نئے فرقے نکل پڑے ہیں جیسے بابی اور بہائی اور رافضیوں میں سے وہ لوگ جو قرآن عظیم کو ناقص اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں علی الاعلان تبرا بکنے کو اپنا مذہبی حق بتاتے ہیں اور مبلغ وہابیہ اڈیٹر النجم مولوی عبدالشکور کاکوروی کے خارجی چیلے جو حضرات اہل بیت نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اوراسی کے ساتھ ساتھ وہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اہانت کرنے والوں کی حمایت وتائید کرتے رہتے ہیں اور چکڑالوی اور وہابی غیرمقلد اورخاکساری یہ سب فرقے تمہارے دین وایمان پر حملے کررہے ہیں اور تم کو ساڑھے تیرہ سو

برس والے پرانے سچے دینِ اسلام و مذہبِ اہلسنّت سے بہکانا چاہتے ہیں تم پر فرض ہے کہ انکے حملوں سے اپنے دین و ایمان کو بچاؤ اور اُسکی اس زمانۂ پر فتن میں تمہارے لئے صرف یہی ایک صورت ہے کہ ان سب گمراہوں بدمذہبوں کی صحبتوں سے دور رہو۔ ان کے جلسوں میں مت جاؤ ان کی تقریروں کو مت سنو اگر تم ان کے جلسوں میں شریک ہوئے اور ان بدمذہب فرقوں کے آدمیوں نے حسب عادت اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اپنے عقیدہ و مذہب کے مطابق حملے کئے تو دو ہی صورتیں ہیں اگر تم نے خاموشی کے ساتھ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملے سُن لئے تو یاد رکھو تم شرعی مجرم ہو گئے اور فطرت انسانی کا مقتضٰے ہے کہ کیسی ہی ناگوار اور مکروہ بات کیوں نہ ہو انسان بار بار سنتے سنتے اُس پر خاموشی اختیار کرتے کرتے اُس کا عادی ہو جاتا ہے اور ایک وقت وہ آجاتا ہے کہ وہ ناگوار بات اس کو گوارا اور مکروہ بات مرغوب ہو جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ بدمذہب فرقوں کے یہ اقوال کفریہ جن میں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر گندے حملے کئے گئے ہیں اُن بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھے بیٹھے بار بار سنتے سنتے معاذ اللہ تم کو گوارا ہو گئے تو تمہارا ایمان ہی جاتا رہے گا۔ اور تم بھی اُنھیں بے دینوں کی طرح بے ایمان ہو جاؤ گے اور اگر اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر گستاخانہ حملے سُن کر تمہاری حرارت ایمانی جوش میں آگئی اور وہیں تم نے اُن کا رد شروع کر دیا تو لڑائی جھگڑے کا اندیشہ ہے فتنہ و فساد کا احتمال ہے لہذا فتنہ و فساد سے بچنے اور اپنے دین و ایمان کو بچانے کی بہترین صورت یہی ہے کہ بدمذہبوں بیدینوں سے قطعاً علیحدہ رہو جو دینِ اسلام و مذہبِ اہلسنت ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر سرکار دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تعلیم فرمایا تھا۔ اُسی پرانے سچے دین و مذہب پر پختگی و مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رہو اور ہر بات میں شریعت محمدیہ علی صاحبہا و آلہ الصلاۃ والسلام کے اتباع کو اپنا دستور العمل بنا لو پھر دنیا کی کامیابی تمہارے قدم چومے گی اور آخرت میں تمہارے

سر پر کامیابی کا سہرا باندھا جائے گا۔ سمجھا دینا ہمارا فرض ہے توفیق دینا اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیار میں ہے ہماری اس تقریر سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ مبلغین اہلسنت جو اسی ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے دین و مذہب کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ درحقیقت ان تمام نئے جدید فرقوں کو اسی اتفاق واتحاد کی تبلیغ فرما رہے ہیں جس کی تبلیغ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے حضور سید نا پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قرآن پاک کے ان الفاظ مبارکہ میں فرمائی تھی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا[1]۔ اور یہ نئے نئے فرقے جو مسلمانوں کو اس ساڑھے تیرہ سو برس والے دینِ اسلام و مذہبِ اہلسنت سے ہٹانا چاہتے ہیں اور اپنے اپنے نئے فرقوں کی طرف بلانا چاہتے ہیں درحقیقت یہی فتنہ گر اور مفسد ہیں۔ یہی مسلمانوں میں اختلاف وافتراق پھیلانے والے ہیں۔ یہی مسلمانوں کو چند فرقوں میں تقسیم کر کے ان فرقوں کو آپس میں لڑانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے آمین۔

بہر حال جو شخص ولی اللہ کہلاتا ہو لیکن اُس ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے سوا کسی اور فرقے کا پیرو کسی اور جدید مذہب کا متبع ہو یا شریعت مطہرہ کا مخالف ہو پھر چاہے کیسا ہی زبردست کشف دکھلائے کیسی ہی شاندار کرامتیں ظاہر کرے اُس کو ہرگز ولی اللہ مت سمجھو وہ ولی اللہ نہیں، ولی الشیطان ہے اور جو شخص ایمان و تقویٰ دونوں صفتوں میں کمال حاصل کر لیتا ہے وہ یقیناً اللہ کا دوست اُس کا ولی ہے۔ اگرچہ اُس سے کشف صادر نہ ہو اگرچہ اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔ کہ تمام کرامتوں سے افضل واعلیٰ کرامت یہی ہے کہ انسان دین ومذہب پر استقامت رکھتا ہو اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ[2]۔ اب جو شخص مومن کامل ومتقی کامل ہو جاتا ہے تو بخاری شریف میں حدیث ہے کہ اللہ اُسے محبوب بنا لیتا ہے اور وہ بے نیاز رب قدیر جو آنکھ ناک ہاتھ پیر جسم وجسمانیات سے وجوباً منزہ ہے اپنی رحمت وکرم سے فرماتا ہے کہ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں کہ اس سے سب تصرفات کرتا ہے اس کی آنکھیں بنجاتا ہوں اس سے دیکھتا ہے اسکے کان بنجاتا ہوں اس سے سنتا ہے اور بکمال کرم فرماتا ہے اسکے پیر

[1] پ ۴ ع ۲ اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ [2] استقامت، کرامت سے بالا مرتبہ ہے ۱۲

بنجاتا ہوں اس سے چلتا پھرتا ہے۔ یعنی اللہ تبارک تعالیٰ کی صفات کی تجلیات کا پرتو اور مظہر ہو جاتا ہے اور اسکی ان میں جلوہ گری ہوتی ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر کبیر میں اسی حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ جب ولی اللہ کے کان اور آنکھیں خدا ہو جاتا ہے تو دور و نزدیک کی ہر ایک بات کو سنتا ہے۔ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور جب ولی اللہ کے ہاتھ خدا ہو جاتا ہے تو دور و نزدیک کا آسان و مشکل ہر ایک طرح کا تصرف کر سکتا ہے۔ بندہ بندہ ہی رہتا ہے خدا نہیں ہو جاتا مگر اس مرتبے میں پہونچکر بلاتشبیہ بندے کی وہ شان ہو جاتی ہے جیسے ایک لوہا تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو آگ کے سپرد کر دیتا ہے جب بھٹی سے نکلتا ہے تو اس کا رنگ آگ کا رنگ ہے اُس کا کام آگ کا کام ہے کیا لوہا آگ ہے نہیں لوہا لوہا ہے آگ نہیں مگر اس وقت لوہا آگ کا مظہر بن گیا ہے اور آگ نے اپنی تجلیاں لوہے میں ظاہر کر دی ہیں۔ تو لوہا اگر اس وقت آگ نہیں ہے تو آگ سے جدا بھی نہیں۔ اسی طرح بلاتشبیہ بندہ اپنے آپ کو جب اللہ عزوجل کے دستِ قدرت اُسکی رضا کے سپرد کر دیتا ہے رَبِّ قدیر جل جلالہ اُس بندے کو اپنی تجلّیات کا مظہر بنا لیتا ہے بندے سے خدا کی شانیں ظہور فرمانے لگتی ہیں بندہ خدا نہیں ہوتا لیکن اس مرتبے میں پہونچ کر خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔

مردانِ خدا خدا نباشند ⁂ لیکن ز خدا جدا نباشند

اور بلاتشبیہ اسلیئے میں نے کہا کہ یہ تمثیل محض تفہیم کے لئے میں نے عرض کی ہے ورنہ اس تمثیل میں لوہے کے اندر آگ کا حلول و سَریان ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے بھی پاک و منزہ ہے غرض ولایت کے اس مرتبے میں پہنچکر بندے سے وہ کام ظاہر ہونے لگتے ہیں جو بندے سے نہیں ہو سکتے۔ یہ اولیائے ربانی اپنے اپنے زمانوں میں بحکمِ الٰہی اپنی کرامتیں ظاہر فرما کر درحقیقت اپنے آقا و مولیٰ پیغمبر اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزے دکھاتے ہیں اور پاک دینِ اسلام اور مقدس مذہبِ اہلسنت کی حقانیت کے قاہر جلوے ظاہر

فرماتے ہیں اور اسلام کے مخالفوں، اہلسنت کے دشمنوں کو ساکت و صامت و مبہوت بناتے ہیں۔ اِن کی کراماتِ باہرہ درحقیقت حضور اقدس پیغمبر اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزاتِ قاہرہ ہیں۔ عقلوں کو عاجز اور فلسفہ و سائنس کو گنگ و کور و کر بنا دیا کرتی ہیں اور کیوں نہ ہو یہ حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے مال و اہل و عیال بلکہ اپنی جان و آبرو کی الفت و محبت کو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق و محبت پر قربان کر دیا کرتے ہیں۔ یہ حضرات اگر مال کی خواہش کرتے ہیں تو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی رضا کے لئے۔ اگر اپنے بال بچوں کی پرورش کرتے ہیں تو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی خوشی کے لئے۔ وہ اگر اپنے اہل کے حقوقِ زوجیت ادا فرماتے ہیں تو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی مرضی کیلئے۔ وہ اگر اپنی جان و آبرو کی حفاظت کرتے ہیں تو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے۔ خلاصہ یہ کہ ان حضرات کا چلنا پھرنا اُٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا کھانا پینا ہر ایک قول ہر ایک فعل اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے احکام و فرامین کے ماتحت ہوا کرتا ہے اور جب موقع ہوتا ہے تو یہ حضرات اپنا مال اپنی عزت اپنی آبرو اپنے بچے اپنی جان غرض اپنا سب کچھ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت و شریعت پر صدقہ کر دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو نہ تو اپنے مال و جان و آبرو پر کسی آنے والے نقصان کا کچھ خوف ہوتا ہے نہ کسی ہو چکنے والی مصیبت پر کچھ رنج و غم ہوتا ہے ان حضرات کو صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کا خوف ہوتا ہے اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کے پیارے دین پر آنے والی مصیبتوں کا رنج ہوتا ہے یہ دنیا ہی میں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ کی زندہ تصویر اور اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا مکمل پیکر اور كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٥ کا کامل نمونہ ہوتے ہیں یہ حضرات فَاتَّبِعُوْنِيْ پر

عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع میں اپنی ہستی کو مٹا دیتے ہیں اور اسی لئے یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ کا مصداق ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں ۔ یہ حضرات کامل طور پر حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رضاجو ہو جاتے ہیں تو خود اللہ تبارک وتعالیٰ بکمالِ کرم ان حضرات اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا رضاجو ہو جاتا ہے ۔ یہ حضرات سچے دل سے سچے طور پر اُسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چاہتے ہیں تو خود اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کو چاہتا ہے پھر ان حضرات کا یہ مرتبہ ہو جاتا ہے کہ جو یہ چاہتے ہیں وہی خدا چاہتا ہے اس لئے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے ۔ یہ اولیائے کرام اپنے اپنے وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے مظہر اور اُسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نائب ہوتے ہیں ۔ اِن اصفیائے عِظام کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں لوحِ محفوظ پر مطلع فرما دیتا ہے اور اپنے احکامِ تکوینیہ کا علم بھی عطا فرما دیا کرتا ہے ۔ یہ حضرات دنیوی مصائب و آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے صرف اُسی قدر تدبیریں اور کوششیں کرتے ہیں جس قدر اپنے لئے اُمّ الکتاب لوح محفوظ میں مقدر دیکھ لیتے ہیں اور جس تکلیف و شدت کے لئے ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ علم الٰہی میں ہمارے لئے قضائے مُبْرَم یعنی نہ ٹلنے والا حکم ہے پھر یہ برضا و خوشی اُس کو برداشت کرنے کے لئے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیا کرتے ہیں ۔ اُن مصائب و شدائد پر یہ حضرات صرف صبر و تسلیم ہی سے کام نہیں لیتے بلکہ خلوصِ قلب کے ساتھ اس پر راضی بھی ہوتے ہیں اور اُن مصیبتوں اور تکلیفوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر بھی بجا لاتے ہیں کہ ربِ کریم و رحیم جل جلالہٗ کا احسان ہے کہ اُس نے تحفہ محبت سے ہم کو نوازا ۔ یہ حضرات مصیبت کو راحت سے افضل و بہتر جانتے ہیں کہ اس لحاظ سے کہ دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی بھیجی ہوئی ہیں دوست جو تحفہ

بھیجے وہ چاہنے والے کو محبوب ہی ہوتا ہے۔ مصیبت وراحت دونوں برابر ہیں کہ ہرچہ از دوست می رسد نیکو ست[1] لیکن اس لحاظ سے کہ راحت میں نفس کو بھی خوشی ہوتی ہے اور مصیبت پر صرف رب تبارک و تعالیٰ ہی کی رضا ہوتی ہے انکے نزدیک راحت سے زیادہ محبوب مصیبت ہوا کرتی ہے۔

انھیں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں حضور پر نور مرشد برحق اعلیحضرت قبلہ امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت مولٰنا الشاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بھائی حضرت مولٰنا حسن رضا خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بیخودِ دیدار کی تربت پہ میلا کیوں نہ ہو — اُنکے جلوے کا تماشائی تماشا کیوں نہ ہو
وقت جلوہ بیخود و مدہوش شیدا کیوں نہ ہو — یہ تماشا ہو تو پھر ایسا تماشا کیوں نہ ہو
نیم جلوے سے منور کر دیئے دونوں جہاں — کیوں نہ ہو لے آفتاب عالم آرا کیوں نہ ہو
دیکھنے والے کی آنکھیں بند ہونی چاہئیں — پھر میں دیکھوں پردے والوں کا نظارا کیوں نہ ہو
خواہشیں اپنی فدا کر دے رضائے دوست پر — پھر میں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو
موت اور ان کی گلی کی صدقے ایسی موت پر — زندگی کا لطف اس مرنے سے پیدا کیوں نہ ہو
جو وہ چاہیں گے وہ ہوگا اور وہ جو چاہیں کریں — رب ہی جب چاہے انھیں پھر انکا چاہا کیوں نہ ہو
اپنی ہستی سدِ راہ وصل جاناں ہے حسنؔ — ہم اگر گم جائیں تو پھر اُن سے ملنا کیوں نہ ہو

اور حضرت شیر بیشۂ سُنّت سیف اللہ المسلول مولٰنا الشاہ ابو الوقت محمد ہدایۃ الرسول صاحب لکھنوی قادری برکاتی ابو الحسینی احمد رضائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اور میرے اور سارے جہاں کے آقا و مولیٰ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکارِ عرش وقار میں یوں عرض کرتے ہیں ؎

تری الفت میں مر مٹنا شہادت اسکو کہتے ہیں — ترے کوچے میں ہونا دفن جنت اسکو کہتے ہیں
کٹانا سر کو تیری راہ میں اور اُف نہیں کرنا — زباں میں تیرے جاں دادوں کی ہمت اسکو کہتے ہیں

[1] دوست جو کچھ بھیجے بہر حال وہ اچھا ہی ہے۔ ۱۲

ولایت امتحاں دوست میں ثابت قدم رہنا | بلاؤں سے نہ گھبرانا کرامت اسکو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا | تصور میں ترے رہنا عبادت اسکو کہتے ہیں
تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا | حقیقت معرفت اہلِ طریقت اسکو کہتے ہیں
تمہارے غیر کے خطرے سے کرنا پاک باطن کو | شہا سب اولیا غسل طہارت اسکو کہتے ہیں
زہے طغیاں کہ دریا سے نبی کے پیارے بچوں کو | نہ دی اک بوند پانی کی شقاوت اسکو کہتے ہیں
سگِ درگاہ جیلاں مجھ کو حق کردے تو شاہوں سے | کہوں دنیا کے کتو! بادشاہت اس کو کہتے ہیں
ترا سائل ترا منگتا ترا عاشق ترا شیدا | ترا خادم ترا بندہ ہدایت اس کو کہتے ہیں

اس پاک مبارک گروہ اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرات خلفائے اربعہ راشدین ہادین مہدیین حضرت سیدنا صدیق اکبر و حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین و حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبےٰ و حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے میدان کربلا میں جو حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں اُن میں مختصراً محض چند کرامات جلیلہ آپ حضرات کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لیے سناتا ہوں۔

روایت ہے کہ محرم الحرام سنہ ۶۰ھ کی نویں تاریخ گزر کر جب دسویں شب آئی ہے جس کی صبح کو میدان کربلا میں وہ قیامت کبریٰ قائم ہونے والی ہے جسکی نظیر پیش کرنے سے عالم کی تاریخیں عاجز ہیں تو حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیمم سے عشاء کی نماز باجماعت اپنے ہمراہیوں شوقِ شہادت کے متوالوں کے ساتھ ادا فرما کر حکم دیتے ہیں کہ تمام خیموں کی طنابیں باہم ایک کی دوسری طنابوں میں داخل کرکے سب خیموں کو قریب قریب کر لیا جائے اور گرداگرد چاروں طرف خندق کھود کر جنگل کی لکڑیاں ڈال کر اس میں آگ روشن کر دی جائے اور آنے جانے کے لئے صرف ایک راستہ رکھا جائے تاکہ دشمن شب کو خیموں پر کسی طرف سے حملہ نہ کرنے پائیں۔ حکم کی تعمیل کی جاتی

ہے خیموں کے گرد اگرد خندق میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں ان کی تپش سے ننھے ننھے بھوکے پیاسے بچوں کی پیاس میں اور ترقی ہو گئی ہے۔ جو راستہ چھوڑ دیا گیا ہے اُس پر کرسی بچھی ہوئی ہے اُس پر جوانان جنت کے سردار تشریف فرما ہیں۔ سامنے بھائی بھتیجے بھانجے بیٹے اور جاں نثار ہمراہی حاضر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ شب کا وقت ہے۔ ابن زیاد بد نہاد کے لشکر کا ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا آتا ہے۔ خبیث کہتا ہے اے حسین تم کو تو آخرت کی آگ سے پہلے دنیا ہی کی آگ نے جلدی سے لے لیا۔ حضور مالکِ تسنیم و کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیارے نواسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ کون ہے۔ خادمانِ جانباز عرض کرتے ہیں اے فرزندِ رسول اللہ جبیرہ کلبی ہے اجازت ہو تو ابھی اِس گستاخی کی اسکو سزا دیدی جائے۔ فرماتے ہیں اللہ کا انتقام اِس سے بہت زیادہ سخت ہے۔ اسکے بعد اس بدبخت سے ارشاد فرماتے ہیں۔ تو مجھ کو آگ سے ڈراتا ہے میں تو اُس رب کے حضور جا رہا ہوں جو کریم ہے۔ پھر اپنے رب جل جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ اے ربِ اسکو آخرت سے پہلے دنیا میں بھی جلادے۔ فوراً ہی اُس کا گھوڑا اُس کو سر کے بل اُسی خندق میں ڈال دیتا ہے۔ منادی آسمان سے ندا کرتا ہے۔ اے رسول اللہ کے نواسے دعا کا قبول ہونا آپ کو مبارک ہو ایک اور روایت ہے کہ اُسی شبِ عاشورا میں حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شقی و خبیث فرزند عمرو کے لشکر میں مالک بن عروہ جب جبیرہ کلبی کا یہ واقعہ سنتا ہے تو وہ ہنستا ہے کہتا ہے اُس کا گھوڑا آگ دیکھ کر بھڑک گیا ہوگا۔ جبیرہ سنبھل نہ سکا ہوگا۔ خندق میں گر پڑا ہوگا۔ اس میں حسین کی قبولیت دعا کو کیا دخل ہے میں تو شہسوار ہوں شریر سے شریر گھوڑے پر جب بیٹھ جاتا ہوں تو وہ بھی میرے اشاروں پر چلتا ہے میرا گھوڑا ابھی ایسا نہیں جو آگ کو دیکھ کر یا شعلوں کی گرمی سے بھڑک جائے۔ میں جاتا ہوں اور حسین سے وہی بات کہتا ہوں دیکھوں تو مجھے اُنکی دعا آگ میں کیونکر گراتی ہے۔

خبیث و شقی اپنے گھوڑے پر سوار آتا ہے۔ کہتا ہے اے حسین تم نے تو اُس

جہاں کی آگ سے پہلے اسی جہاں میں اپنے گرد آگ بھڑکالی۔ حضرت سید ناسید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کَذِبْتَ یَاعَدُوَّ اللّٰہِ۔ یعنی اے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے فدائیانِ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم میں سے حضرت مسلم بن عوسجہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں اے جنت کے جوانوں کے آقا اجازت ہو تو جس ناپاک منہ سے اِس نے یہ گستاخی بکی ہے اُسی منہ میں تیر مار دوں۔ مالکِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شاہزادے فرماتے ہیں۔ میں لڑائی میں سبقت کرنا نہیں چاہتا۔ تم میرے چاہنے والے بکمال بے نیازی میری نازبرداری فرمانے والے ربِّ قدیر جل جلالہٗ کی قدرت دیکھو۔ پھر اپنے رب جل جلالہٗ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ اسکو جہنم کی آگ سے پہلے آگ کی سزا دے۔ فوراً ہی اُس خبیث کے گھوڑے کا پیر ایک سوراخ میں جا پڑتا ہے گھوڑا جھک پڑتا ہے۔ لگام اُس مردک کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے۔ گھوڑے سے نیچے گر پڑتا ہے مگر ایک پاؤں رکاب میں پھنسا رہ جاتا ہے۔ اسی حالت میں گھوڑا دوڑ دوڑ کر اس کو مار ڈالتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر پھریری لیتا ہے اُس کا جو پاؤں رکاب میں پھنس گیا تھا وہ نکل جاتا ہے۔ اسی کا گھوڑا اُسکی مردار لاش کو اپنی ٹاپوں سے ٹھوکریں مار کر اُسی آگ میں ڈال دیتا ہے۔

حضور امام الشہدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہو جاتے ہیں اور اپنے رب جل جلالہٗ کی نعمت جلیلہ کا اعلان فرماتے ہیں اور باآواز بلند اپنے ربّ کریم سے عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ نَحْنُ اَھْلُ بَیْتِ رَسُوْلِکَ وَعِتْرَتُہٗ وَذُرِّیَّتُہٗ فَانْصِفْنَا مِنْ ھٰٓؤُلَاءِ الظَّالِمِیْنَ۔ یعنی اے اللہ ہم تیرے رسول کے گھر والے اور ان کے خاندان والے اور اُن کی اولاد ہیں ہماری داد اِن ظالموں سے لے۔ ابن اشعث بھی لشکر اشقیا میں سے نکل آیا ہے مالک بن عروہ کا آگ میں گرنا دیکھ کر خود بھی جل رہا ہے۔ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا سُنکر بھڑک اٹھتا ہے کہتا ہے اے حسین تم کو رسولِ خدا سے کیا قرابت ہے کہ ہر وقت قرابت رسول کا دم مارا کرتے ہو۔

یہ حضرت ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نسب پاک پر گندا نجس حملہ تھا قلب پاک دُکھ جاتا ہے۔

عرض کرتے ہیں اے رب یہ ابن اشعث تیرے رسول سے میرے نسب کو قطع کرتا ہے۔ مجھ کو تیرے رسول کا فرزند نہیں جانتا۔ آج ہی اسکو ذلت وخواری کے ساتھ ہلاک کر۔ وہ خبیث قہقہہ لگاتا ہوا ٹھٹھے اُڑاتا ہوا وہاں سے ہٹتا ہے اسی وقت اس کو پاخانے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے گھوڑے سے اتر کر قضائے حاجت کے لئے بیٹھتا ہے فوراً ہی اس کی شرمگاہ پر ایک بچھو ڈنک مار دیتا ہے اور وہ شقی اپنے پیشاب اپنے پاخانے میں ہی تڑپ تڑپ کر ذلت ورسوائی کے ساتھ ننگا جہنم میں پہنچا۔ ایک اور چوتھی روایت ہے کہ اسی شب عاشورا میں ایک خبیث جس کا نام جَعْدِ قرنی تھا آتا ہے کہتا ہے اے حسین تم دیکھ رہے ہو دریائے فرات کیسی موجیں مار رہا ہے کیسا ٹھنڈا میٹھا پانی ہے سوئر اور کتے بھی پیکر سیراب ہو رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم تم کو اور تمہارے بچوں کو پانی کا قطرہ بھی ہرگز نہ دیں گے یہاں تک کہ پیاس کی شدت میں تڑپ تڑپ کر تم ہلاک ہو جاؤ۔ ننھے ننھے بچوں کی پیاس کا طعنہ سُنکر امام الصابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چشمانِ مبارک میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔

عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا یعنی اے اللہ اسکو پیاسا مار۔ وہ خبیث اپنے ناپاک لشکر میں واپس جاتا ہے اپنے خیمے کے پاس پہونچکر گھوڑے سے اُترتا ہے گھوڑا بھاگتا ہے وہ پکڑنے دوڑتا ہے۔ پیاس اُس پر غالب ہوتی ہے پیاس پیاس پکارتا ہے خبیثوں کے لشکر میں پانی کی کیا کمی ہے۔ دریائے فرات پر قبضہ ہے۔ اشقیا اُس کے مُنھ میں پانی ڈالتے تھے لیکن وہ بحکم الٰہی پانی نہیں پی سکتا تھا۔ آخر پیاس ہی کی شدت میں تڑپ تڑپ کر داخلِ جہنم ہوا۔ جس وقت پیاسی تلواروں کے زخم کھاتے ہیں وہ جسم نازنین جو مصطفیٰ پیارے صلی اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوش اقدس پر سوار ہوا کرتا تھا تیروں سے چھلنی ہو جاتا ہے وہ جسم پاک جو بچپن میں حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سینۂ اقدس پر لیٹا کرتا تھا نیزوں سے مشتبک ہو جاتا ہے۔ بدن اقدس کا مبارک خون جس میں اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقدس خون شامل ہے نچڑ جاتا ہے۔ گھوڑے پر تشریف رکھنے کی طاقت نہیں رہتی ہے۔ تو وہ فاطمہ کا چمکتا ہوا چاند، علی مرتضیٰ کا دمکتا ہوا سورج، وہ عرش الٰہی کا تارا زمین پر گرتا ہے ملأ اعلیٰ میں کہرام پڑ جاتا ہے عرش اعظم لرزنے لگتا ہے نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ[۱] عرض کرنے والے معصوم فرشتے میدانِ کربلا کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[۲] کے نظارے دیکھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جمعہ کا دن ہے ظہر کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ روایت ہے کہ اسی حالت میں امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیال فرماتے ہیں کہ نماز ظہر ادا کرکے اپنے رب سے ملوں۔ وضو کے لئے پانی کہاں۔ جہاں پڑے ہوئے ہیں اسی جگہ اپنے دونوں طرف زمین پر ہاتھ مار کر تیمم فرماتے ہیں اور اٹھنے کی طاقت نہیں بیٹھنے کی قوت نہیں۔ اسی طرح فرش خاک پر پڑے پڑے اپنے رب جل جلالہ کی عبادت اس سے راز و نیاز میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اشارے سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔

آہ اسی حالت میں حصین بن تمیم خبیث تاک کر تیر مارتا ہے جو سید الصابرین امام الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تالو میں پیوست ہو جاتا ہے۔ امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں۔ آہ آہ اس دہن اقدس سے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چوما کرتے تھے۔ خون کا فوارہ جاری ہو جاتا ہے۔ حضور سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ اس نے میری نماز قطع کر دی تو اس کو پیاسا کر دے۔ اس خبیث کو پیاس کی زیادت اور بھوک کی شدت ہوتی ہے۔ اس مردود کا پیٹ گرمی سے تپنے لگتا ہے اس ناپاک کی پیٹھ سردی

[۱] پ۱ع۴، ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے۔ [۲] پ۱ع۴ مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

سے اکڑنے لگتی ہے چلانے لگتا ہے ہائے پیاس ہائے گرمی ہائے بھوک ہائے سردی۔ اس کے آگے آگ جلائی جاتی ہے اُس کی پیٹھ پر ٹھنڈے پانی کی مشکیں بہائی جاتی ہیں۔ پانچ پانچ آدمیوں کے پیٹ بھر کر کھانے اور پینے کے لائق ستو دودھ اور پانی پی جانے پر بھی بھوک اور پیاس میں تڑپتا رہتا تھا۔ آخر اس کا پیٹ پھٹ گیا اور فی النار وسقر ہو گیا۔

اِن کرامتوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ جو خارجی ناصبی وہابی بکتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجبور و بیکس و بے بس ہو کر شہید ہوئے قطعاً غلط و باطل ہے۔

اِن واقعات سے روشن ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے محبوب نواسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کا طالب تھا وہ میدان کربلا میں بھی اپنے پیارے رسول کے پیارے فرزند کی جنبشِ لب کو دیکھ رہا تھا۔ اگر اُف فرما دیتے تو بحکم الٰہی لشکر اشقیا پر آسمان سے آگ برسنے لگتی۔ وہ اگر کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر ٹھوکر مار دیتے تو بحکم خداوندی زمین کربلا سے جنت کی نہر نکل آتی ہ

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزار جنت کی ۔۔ سواری آنے والی ہے شہیدان محبت کی
علی کے پیارے خاتونِ قیامت کے جگر پارے ۔۔ زمیں سے آسماں تک دھوم ہے انکی سیادت کی
شہید ناز کی تفریح زخموں سے نہ کیوں کر ہو ۔۔ ہوائیں آتی ہیں ان کھڑکیوں سے باغ جنت کی
نہ ہوتے گر حسین بن علی اس پیاس کے بھوکے ۔۔ نکل آتی زمین کربلا سے نہر جنت کی
مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی ان کو کٹوانا ۔۔ کہ خواہش پیاس سے بڑھتی رہے رویت کے شربت کی
زمین کربلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا ۔۔ جمی ہے انجمن روشن ہیں شمعیں نور و طلعت کی
یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو ۔۔ یہ وہ شمعیں نہیں رو کر جو کاٹیں رات آفت کی
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جانِ تازہ پائیں پروانے ۔۔ یہ وہ شمعیں ہیں جو ہنسکر گزاریں شب مصیبت کی
ہوئے یارنے پنکھے بنائے پر فرشتوں کے ۔۔ سبیلیں رکھی ہیں دیدار نے خود اپنے شربت کی
یہ وقت زخم نکلا خوں اُچھلکر جسم اطہر سے ۔۔ کہ روشن ہو گئی مشعل شبستان محبت کی

Scanned with CamScanner

کوئی تقدیر تو دیکھے اسیرانِ مصیبت کی ⁂ گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہیں امت کی

اِدھر چمکی تجلی بدرِ تابانِ رسالت کی ⁂ اُدھر چلمن اُٹھی حسنِ ازل کے پاک جلووں سے

تنِ بے سر کو سرداری ملی مُلکِ شہادت کی ⁂ سرِ بے تن تن آسانی کو شہرِ طیبہ میں پہنچا

حسن سُنّی ہے پھر افراط و تفریط اُس سے کیونکر ہو

ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سنت کی

ایک اور روایت بھی سن لیجئے۔ ایک صاحب ہیں جن کا نام عبداللہ یمنی ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ وہ حضرت سیدنا امام عرش مقام شاہزادہ گلگوں قبا شہید کربلا دافعِ کرب و بلا علیٰ جدہ الکریم وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام والثنا کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف اور آپکے مُرید ہیں۔ سوداگری کرتے ہیں اپنا سامانِ تجارت لئے ہوئے ایک جہاز پر سمندر کا سفر کر رہے ہیں۔ جہاز بھی آجکل کا اسٹیمر اور دُخانی جہاز نہیں بلکہ وہ پرانے زمانے کا کپڑے کے پردوں سے چلنے والا جہاز ہے۔ محرم سنہ ۶۱ھ کا مہینہ ہے۔ دسویں تاریخ ہے جمعہ مبارکہ کا دن ہے دوپہر کا وقت ہو چکا ہے۔ سمندر میں طوفان آجاتا ہے۔ اِن کا جہاز طوفان میں پھنس جاتا ہے پردے پھٹ جاتے ہیں مستول ٹوٹ جاتے ہیں اِن کو اپنے اور اپنے سارے ملازموں کے ڈوب جانے کا جو اسی جہاز میں ہیں یقین ہو جاتا ہے۔ یکایک ان کو اپنے پیر دستگیر اپنے مرشد برحق حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد آجاتی ہے عرض کرتے ہیں یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَدْرِکْنِیْ یعنی اے فرزند رسول اللہ میری خبر لیجئے فوراً دیکھتے ہیں کہ ایک صاحب تیزی سے پانی کے اوپر گھوڑا دوڑاتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں جنکے چہرہ انور پر نقاب ہے کپڑوں پر گرد و غبار اور جابجا خون کے چھینٹے ہیں دونوں ہاتھوں سے ایک شیر خوار ننھے بچے کو گلے لگائے ہیں وہ بچہ اپنے ننھے ہاتھوں کو اُن کی گردن میں حمائل کیئے ہوئے ہے اُس بچے کے حلقوم سے کچھ خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ طوفان کے اندر گھوڑے کو لاکر جہاز کے پاس تشریف لے آتے ہیں۔ ہاتھ تو خالی نہیں لہٰذا اپنے داہنے بازو سے جہاز کو سہارا دیکر

طوفان سے باہر پہونچا دیتے ہیں۔ عبداللہ یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہوش ربا و حیرت افزا منظر دیکھ کر عرض کرتے ہیں کہ حضور کون ہیں چہرہ انور سے نقاب اٹھادی جاتی ہے۔ یہ دیکھتے ہیں کہ میرے پیر دستگیر حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ بے چین ہو جاتے ہیں عرض کرتے ہیں۔ اے آقا میری جان میرے ماں باپ حضور پر قربان میں سرکار کو کس حال میں دیکھ رہا ہوں۔

ارشاد فرماتے ہیں میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والوں انکے امتی کہلانے والوں نے میدان کربلا میں مجھکو گھیرا ہے۔ چاہتے ہیں کہ یزید جو ایک فاسق فاجر شراب خور بے نمازی زناکار بدکار ہے مجھ سے اُسکی بیعت لیکر میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین پاک میں رخنہ ڈال دیں لیکن اس لئے کہ دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں رخنہ نہ پڑنے پائے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شریعتِ طاہرہ کے صرف اس مسئلے کی خاطر کہ جو شخص مخالفِ شریعت اسلامیہ اور فاسق و فاجر ہو اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اُس کو اپنا قائدِ اعظم اور امیر المومنین بنانا جائز نہیں۔ آج صبح سے اِس وقت تک میرے ساتھی اور رفیق بھائی اور بھتیجے بھانجے اور بیٹے تین روز کے بھوکے اور پیاسے خوشی خوشی دینِ حق پر قربان ہو چکے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا کہ میں اپنے جگر کے ٹکڑے آنکھوں کے تارے چھ مہینے کے ننھے شیر خوار بچے کو اعداء کے سامنے لے گیا تھا کہ جس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تم کلمہ پڑھتے ہو جس کا امتی بنتے ہو اُس کا تو حکم ہے کہ کافروں مشرکوں کے بھی بچوں پر رحم کیا جائے پھر یہ تو تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صاحبزادی کا پوتا ہے۔ تین روز سے پیاس میں تڑپ رہا ہے تمہارے خیال میں یزید کی بیعت سے انکار کرنے پر قصوروار ہوں تو میں ہوں اِس دودھ پیتے بچے نے تمہارا کیا قصور کیا ہے دیکھو ضعف سے نڈھال ہو گیا ہے۔ نقاہت کی وجہ سے اب تو اس کی آواز بھی نہیں نکلتی آنکھیں حلقوں میں ڈگمگا رہی ہیں۔ ہونٹوں پر خشکی سے پپڑی جم گئی ہے حلق سوکھ گیا ہے اگر تم کو یہ خیال ہو کہ اِسکے بہانے سے پانی مانگ

کریں خود پی لوں گا تو تم میں سے بھی ہزاروں اولاد والے ہیں۔ کوئی شخص جو بچوں کی مامتا رکھتا ہو اسپر رحم کرے آئے اور میری گود میں سے خود اپنی گود میں لے جائے اس بچے کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے پانی پلا کر مجھے دے جائے۔ اس پر بھی ان بخیلوں کے دلوں میں رحم نہ آیا۔ حرملہ بن کاہل شقی نے تاک کر تیر مارا جو اسکے حلقوم پر پڑا یہ بچہ تڑپنے لگا میں نے تیر نکالا تیر کے ساتھ ہی ننھی سی جان بھی نکل گئی۔ میں اس بچے علی اصغر کو میدان کربلا سے خیمے میں لئے جا رہا تھا کہ اسکی پھوپھی زینب کی گود میں جا کر دیدوں اور کہدوں کہ اپنی بھابی جان شہر بانو سے کہہ دینا کہ دیکھنا بے صبری نہ کرنا بلکہ اللہ جل جلالہٗ کا شکر کرنا کہ اسنے اپنے کرم سے یہ ننھی سی قربانی بھی قبول فرمائی اور کہہ دینا کہ لو یہ ننھا سا شہید بھی مبارک ہو۔ یہ شربت شہادت پیکر سیراب ہو گیا ہے اطمینان رکھو اب یہ تم سے پانی مانگنے کے لئے اشارے بھی نہیں کرے گا۔ آب پیکان پینے کے بعد اب یہ ایسی میٹھی نیند سو گیا ہے کہ قیامت سے پہلے کسی کے جگانے پر بھی نہیں جاگے گا۔ ابھی نصف راستے میں تھا کہ تمہاری فریاد میرے کان میں پہنچی خیال ہوا کہ جب تک اس بچے کو پہنچانے جاؤں اتنی دیر میں کہیں تمہارا جہاز ڈوب نہ جائے تو قیامت کے دن تم سے مجھے شرمندگی ہو کہ تم نے مجھسے فریاد کی میں نے تمہاری فریاد سنی پھر بھی تمہاری فریاد کو نہ پہنچا اس لئے جلدی میں اس ننھے سے شہید کو گلے سے لگائے ہوئے چلا آیا۔

اچھا اب فرصت نہیں ہے شربت دیدار کی پیاس بہت تڑپا رہی ہے عروس شہادت مجھے بلا رہی ہے لو اب رخصت ہوتا ہوں السلام علیکم، عبداللہ یمنی زار و قطار رو رہے ہیں ہچکیاں بندھی ہوئی ہیں آنسو پونچھتے ہوئے عرض کرتے ہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ۔

اب جو دیکھتے تو سواری نگاہوں سے غائب ہو چکی ہے۔ اس قسم کی کرامتوں پر شاید آج کل کے سائنس پرست تمسخر اڑائیں کہ پرانی کہانیاں ہیں پارینہ قصے ہیں بھلا سائنس کے اصول پر ایسا کب ہو سکتا ہے تو میں ان کا جواب کیا دے

سکتا ہوں جن لوگوں کا حضراتِ انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزات ہی پر ایمان نہیں وہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامات پر کیا ایمان لائینگے۔
دیکھ لیجئے آج وہابیہ و نیاچرہ و قادیانیہ اسی غلط و باطل سائنس پر ایمان لاکر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزاتِ مبارکہ سے کفر کر رہے ہیں مگر حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلامانِ خاص مقربانِ بااختصاص حضراتِ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وہ قاہر و باہر زندہ کرامتیں دنیا میں جلوہ گر ہیں جنہوں نے مادیت پرستی کی دھجیاں اڑا دی ہیں اور سائنس کو اندھا بہرا گونگا بنا دیا ہے ریاست پٹیالہ میں شہر پٹیالہ سے بائیس میل کے فاصلے پر ایک قصبہ سامانہ ہے وہاں کے سادات مشہور ہیں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات میں سادات سامانہ کے نام ایک مکتوب بھی ہے جس میں وہاں کے ایک خطیب پر شرعی سرزنش و نکوہش فرمائی ہے جس نے خطبۂ جمعہ میں حضرات خلفائے راشدین ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمٰن غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ پڑھنا چھوڑ دیے تھے۔ سادات سامانہ کے ایک خاندان میں تسبیح ہے جسکے دانے کربلائے معلیٰ کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں جنکا رنگ عام طور پر مٹی کا سا رنگ ہے کہا جاتا ہے کہ اُس خاک میں حضرت امام مظلوم سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خونِ مبارک شامل ہے۔
ہر سال محرم شریف کا چاند ہوتے ہی اُن دانوں میں سرخی کی جھلک نمودار ہو جاتی ہے اور وہ سرخی برابر بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ محرم کی دسویں تاریخ ظہر کے وقت اُن دانوں کا رنگ ایسا ہو جاتا ہے جیسے بالکل تازہ خون میں ڈبو کر ابھی نکالے گئے ہوں۔ دیکھنے سے خیال ہوتا ہے کہ تر و تازہ خون لگا ہوا ہے ہاتھ میں لینے یا کپڑا لگانے سے ہاتھ اور کپڑے میں بھی خون لگ جائیگا۔ لیکن وہ صرف رنگ ہی رنگ ہوتا ہے اُس میں تری مطلقاً نہیں ہوتی ظہر کی نماز کا وقت ختم ہوتے ہی وہ سرخی کم ہونے لگتی ہے حتیٰ کہ پھر بیسویں محرم شریف کو اُن کا وہی معمولی خاکی رنگ

ہوجاتا ہے۔ اللہ اکبر مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت وعظمت پر مٹنے والے ایسے حیّ ابدی ہوجاتے ہیں کہ جس خاک پر اُنکے خون کا قطرہ پڑجاتا ہے اُس مٹی کو بھی حیات جاوید عطا فرمادی جاتی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم عناہم ورضی عناہم فی الدارین ونفعنا اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا والآخرہ ببرکاتہم القدسیہ و فیوضہم الطاہرہ آمین بحرمۃ حبیبہ الکرام مالکنا الرسول الاعظم وآلہ واصحابہ وابنہ الغوث الاعظم واحزابہ وسراج امتہ الامام اعظم واحبابہ وامام اہل سنتہ المجدد الاعظم العالم بدینیہ وکتابہ وعلینا وعلیٰ جمیع اہل سنتہ السواد الاعظم المتادبین بتعظیمہ وآدابہ آمین یا ارحم الراحمین

شہر احمد آباد کے قریب ایک مقام بٹوا ہے وہاں حضرت شاہ قطب عالم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما تھے اور اب وہیں آرام فرما ہیں شب کو تہجد کے لئے اندھیرے میں مسجد تشریف لئے جاتے تھے راہ میں لکڑی کے ایک ٹکڑے سے ٹھوکر لگی فرمایا لکڑی ہے لوہا ہے پتھر ہے خدا جانے کیا ہے۔ ولی اللہ کی زبان سے نکل گیا جسکی شان یہ ہوتی ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کہ اُس کا فرمان خدا کا فرمان ہوتا ہے اگرچہ بظاہر بندۂ خدا کے منہ سے صادر ہوتا ہے سیکڑوں برس گزر گئے اب تک لٹھے کا وہ ٹکڑا موجود ہے بڑے بڑے ڈاکٹر بڑے بڑے سائنسداں بڑے بڑے کیمیاگر دیکھنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں جنہوں نے سمندروں کے جگر چیر ڈالے۔ ہواؤں پر اڑنے لگے۔ آوازوں کو قید کرلیا۔ ایشیا میں بیٹھ کر امریکہ سے باتیں کرلیں مگر اُس لکڑی کے ٹکڑے کو دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ لکڑی بھی ہے لوہا بھی ہے پتھر بھی ہے اور خدا جانے کیا ہے۔

امروہہ ضلع مراد آباد میں اللہ کے دو ولی تھے حضرت شاہ ولایت صاحب اور حضرت شاہ نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں میں باہم راز و نیاز کے طور پر کچھ گفتگو ہوتی ہے شاہ ولایت صاحب فرماتے ہیں تمہاری قبر پر گدھے

لوٹیں گے۔ شاہ نصیر الدین صاحب فرماتے ہیں تمہاری قبر پر بچھو ہونگے۔ وہ فرماتے ہیں میری قبر پر گدھے ہونگے مگر پاخانہ پیشاب نہیں کریں گے۔ وہ فرماتے ہیں میری قبر پر بچھو ہونگے مگر کسی کو ڈنک نہیں ماریں گے اس بات کو آج سات سو برس ہو گئے مگر کرامتیں ویسی ہی اب تک ظاہر ہیں۔ جس دھوبی جس کمہار کا گدھا گم ہو جاتا ہے وہ اُس کی تلاش ہی نہیں کرتا' سیدھا حضرت شاہ نصیر الدین صاحب کے مزار شریف پر چلا جاتا ہے وہاں ہر وقت بیسوں گدھے موجود رہتے ہیں مگر مزار شریف کے احاطے کے اندر پاخانہ پیشاب نہیں کرتے' جب اُن کو حاجت ہوتی ہے جنگل میں جا کر فارغ ہو لیتے ہیں اور پھر اُسی طرح مزار شریف کے گرداگرد آ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ دھوبی وہ کمہار بھی وہاں پہونچ کر اُنہیں میں سے اپنے گدھے کو پہچان کر لے آتا ہے۔

شاہ ولایت صاحب کے مزار شریف کے احاطے میں بکثرت اور ہر رنگ کے بچھو ہوتے ہیں مگر جہاں تک مزار شریف کی حد ہے وہاں تک اُن کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو ڈنک مار سکیں درحقیقت یہ وہی بات ہے کہ اللہ کا ولی خدا تو نہیں ہوتا مگر خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔

دمشق الشام میں ایک کردی شیخ صالح ولی اللہ علیہ الرحمہ کا مزار شریف ہے کسی شخص نے حاضر ہو کر اُن کی ولایت کا انکار کیا۔ کردی ولی اللہ کو جلال آ گیا قبر میں سے پاؤں باہر نکال دیا۔ مجاوروں نے عرض کی حضور اب پاؤں باہر نکالا ہے تو باہر ہی رہنے دیجئے۔ آپکے پاؤں کے صدقے ہیں ہماری روٹیوں کا سہارا اللہ تعالیٰ قائم رکھیگا سیکڑوں برس ہو گئے اب تک وہ قدم پاک باہر ہی ہے۔ زائرین حاضر ہو کر زیارت کرتے ہیں۔

جائس ضلع رائے بریلی میں ایک ولی اللہ کی قبر مبارک نوگزی قبر کے نام سے مشہور ہے جسکو کبھی کوئی شخص صحیح ناپ نہیں سکتا ہے جب ناپتا ہے پیمائش میں کبھی کمی کبھی بیشی ہو جاتی ہے۔ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ میں حضرت سید ناشاہ

عبدالجلیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میری مسواک میرے مزار پر سایہ کرے گی۔ آپ کے وصال شریف کے بعد آپکی مسواک بقدرتِ خداوندی سر سبز ہوکر ایک درخت ہوگئی جواب بشکلِ گنبد مزار شریف پر سایہ کئے ہوئے ہے اُس کی ڈھائی پتیاں پیس کر شہد کے ساتھ پلانا موت کے سوا ہر مرض کے لئے باذنہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شفائے تام ہے۔ حاجتمند حاضر ہوکر ڈھائی پتیاں لے جاتے اور شفا پاتے ہیں۔ تو بات وہی ہے کہ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ⁂ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ولی اللہ کے مُنھ سے جو کلام نکلتا ہے وہ دراصل کلام خدا ہوتا ہے اگرچہ بظاہر خدا کے بندے کے مُنھ سے نکلتا ہے۔

رائچور علاقہ ریاست حیدرآباد دکن میں ایک پہاڑی پر حضرات پنج بیبیوں کے مزارات ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ جن پر نیم کا درخت سایہ افگن ہے اسکی جس قدر پتیاں مزارات شریفہ سے علیحدہ ہیں وہ سب اپنی طبعی حالت پر کڑوی ہیں۔ ہوسکتا تھا کہ بقدرتِ الٰہی اس درخت کی ساری ہی پتیاں میٹھی ہوتیں۔ جو قادر مطلق خدا جل جلالہٗ نیم کو کڑوا کر دیتا ہے وہ اُس کو میٹھا بھی کرسکتا ہے لیکن اگر ایسا ہوتا تو نیچریوں کو اعتراض کرنے کا موقع رہتا کہ اس میں قدرت الٰہی کو یا کرامتِ اولیا کو کیا دخل' یہ تو نیچر کے کرشمے ہیں کوئی لوکی کڑوی ہوتی ہے کوئی میٹھی ہوتی ہے، کوئی ککڑی کڑوی ہوتی ہے کوئی ککڑی میٹھی ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی میٹھی قسم کا نیم ہے اس لئے وہاں قدرت الٰہیہ اپنا نرالا جلوہ دکھا رہی ہے اُس نیم کی جڑ چھال گابھ سینکیں شاخیں پتیاں غرض ساری چیزیں کڑوی ہیں صرف جو پتیاں شاخوں کے بڑھنے سے اُن مزارات طیبہ پر سایہ کرلیتی ہیں بس وہی میٹھی ہوجاتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دکھا رہا ہے کہ میرا محبوب تو میرا محبوب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ دیکھو میرے محبوب کی نسلِ پاک سے یہ پانچ سیدانیاں ہیں جو نبیہ نہیں بلکہ میری ولیہ ہیں اُنکی حیات طیبہ کی یہ شان

ہے کہ سات سو برس ہو چکے ہیں اب تک کڑوے نیم کی کڑوی پتیاں جو اُنکی قبورِ مطہرہ پر سایہ کر لیتی ہیں۔ قبورِ مبارکہ سے وہ انوار چھن چھن کر اُن پتیوں پر پڑ رہے ہیں جو میری قدرت اور میرے حکم سے اُنکی کڑواہٹ دور کر کے اُنکو شیریں بنا رہے ہیں اور بات وہی ہے کہ ؎

اولیا راہست قدرت ازالٰہ ∴ باز می دارند تیر از نیم راہ

یعنی اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ جل جلالہٗ وہ عظیم و جلیل قدرت عطا فرما دیتا ہے کہ وہ بحکمِ الٰہی کمان سے نکلے ہوئے تیر کو آدھے راستے سے لوٹا دیتے ہیں حضراتِ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایسی ہزار ہا کرامات قاہرہ ہیں جن کی پر شکوہ تجلیوں نے فلسفہ و سائنس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیوں نیچریوں قادیانیوں وغیرہم تمام بد مذہبوں بے دینوں کو چیلنج ہے جس وہابی دیوبندی نیچری قادیانی کا جس دشمنِ اہل سنت کا جس مخالف اسلام کا جی چاہے حاضر ہو کر اپنی آنکھوں سے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک کرامتیں دیکھ کر دینِ اسلام کی حقانیت اور مذہبِ اہلسنت کی سچائی پر ایمان لے آئے اسلام زندہ دین ہے۔ اسلام کے اولیا زندہ ہیں، اسلام کے ثبوت زندہ ہیں، پیغمبر اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے معجزات قاہرہ زندہ ہیں فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ[1] تو جس کا جی چاہے حقانیتِ دینِ اسلام و حقانیتِ مذہبِ اہلسنت کے جلوے دیکھ کر ایمان لائے اور جس کا جی چاہے سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی آنکھیں بند کر لے توفیق اللہ عزوجل کے ہاتھ ہے۔

اب میں اپنے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں ہم کو اور آپ کو اپنے اولیاءِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سچا غلام بنائے اور جو دین و مذہب سید الاولیا

[1] پ ۱۵ ع ۱۶

سیدنا غوث اعظم وحضرت سلطان الہند غریب نواز خواجۂ اجمیر وحضرت خواجہ نقشبند وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ودیگر تمام حضراتِ اولیائے کرام کا تھا جو ساڑھے تیرہ سو برس سے چلا آرہا ہے۔ اُسی دین ومذہب پر پختگی ومضبوطی کے ساتھ ثابت ومستقیم رکھے اور نئے نئے مذہبوں نئے نئے فرقوں سے بچائے۔ آمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں بقلم خود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۸۶
۹۲

وہابیوں دیوبندیوں کے کفر وارتداد پر قانونی مہر ثبت کرنے والا تاریخی فیصلہ

مسمّٰی بنام تاریخی

فتح الابرار علی الکفار

۱۳۶۵ھ

یہ مبارک کتاب جس کا تاریخی نام شمع منورہ نجات ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمائی اس کا نورانی وایمانی مضمون صفحہ قرطاس پر بکھرے ہوئے وہ گہر آبدار ہیں جن کی چمک اہل باطل کی ناپاک آنکھوں میں چکا چوند پیدا کرتی اور خدا ورسول اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فضل وکرم سے مسلمانان اہلسنت کے قلوب وایمان روشن کردیتی ہے۔

فیض آباد کا وہ تاریخی مقدمہ (جس نے وہابیوں دیوبندیوں کے کافر مرتد ہونے پر گورنمنٹی مہر لگادی) جو وہابیوں دیوبندیوں نے حضرت شیر بیشۂ سنت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دائر کیا تھا اور اپنی عادت کے مطابق خود ہی مناظرہ کی دعوت دی تھی اور خود ہی پولیس میں رپورٹ لکھوائی تھی اور خود ہی یا مجسٹریٹ الغیاث کا نعرہ لگا کر فریاد کی تھی کہ حضرت شیر بیشۂ سنّت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو اور ہمارے اکابروں کو کافر ومرتد و دیوکا بندہ کہتے ہیں مجسٹریٹ صاحب نے حضرت صاحب قبلہ سے فرمایا کہ آپ اپنی وہ تقریریں لکھ کر پیش کریں جن پر مدعیان کو اعتراض ہے۔ چنانچہ حضرت شیر بیشۂ سنّت قبلہ نے یہی سنّیت افروز ودیوبندیت سوز تقریر (یعنی یہی کتاب مبارک شمع منورہ

نجات) لکھ کر مع المعتمد المستند و حسام الحرمین والصوارم الهندیہ وغیرہ کتب علمائے اہلسنت اور مولوی گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی فتویٰ کا فوٹو (جس میں انھوں نے لکھ دیا کہ :- " وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے" یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا جھوٹ بول چکا خدا جھوٹ بولتا ہے۔ خدا جھوٹ بولے گا۔ خدا جھوٹا ہے) و حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس وغیرہ کتب مولویانِ وہابیہ دیوبندیہ پیش فرمائی۔ جنکو پڑھنے و سمجھنے اور بحث کرنے کے بعد مجسٹریٹ صاحب نے جو فیصلہ صادر فرمایا وہ اس کتاب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے مسلمانانِ اہلسنت سے پُر خلوص گزارش ہے کہ وہ بنظرِ ایمان و انصاف پڑھیں اور اپنے ایمانوں کی حفاظت فرمائیں اگر مقدمہ کے پورے واقعات سے آگاہی حاصل کرنا ہو تو کتاب مبارک فرحت افزا فتح مبین ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳ ھ ۶۷

بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مسلمانان اہلسنّت کی فتح مبین

نیز وہابیوں دیو کے بندوں کی شکست مہین

جناب اسپیشل مجسٹریٹ صاحب بہادر بالقابہ کا فیصلہ

(فیصلہ کی نقل انگریزی میں ہے اس کا ترجمہ اُردو میں کر کے پیش کیا جا رہا ہے)

نقل تجویز مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء بحکم جناب مہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول۔ فیض آباد

مقدمہ نمبر ۱/۸۴ زیر دفعہ ۲۹۸، ۵۰۰، ۱۵۳ تعزیرات ہند۔

عبد الحمید خاں وغیرہ بنام حشمت علی تھانہ پورہ قلندر

عبد الحمید خاں وغیرہ بنام حشمت علی زیر دفعہ ۵۰۰، ۲۹۸ و ۱۵۳ تعزیرات ہند۔

عبد الحمید خاں سراج الحق خاں و حبیب اللہ جو کہ قصبہ بھدرسہ کے ہیں انھوں نے یہ استغاثہ

حشمت علی خاں کے خلاف دائر کیا۔ جو پیلی بھیت کا ساکن ہے' استغاثہ کے الزامات حسب ذیل ہیں :-

کہ مستغیثان حنفی مسلمان ہیں اور ملزم پیلی بھیت کا باشندہ ہے اور اپنے کو یقینی طور پر بریلی کے عالموں کے خیال کا بتاتا ہے۔ ملزم چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں نزاع ہو جائے اور ایسے مسلمان جو کہ ان کے خیال کے نہیں ہیں اُنکو گالی دیتا ہے۔ وہ قصبہ بھدرسہ میں تقریبًا ایک ماہ سے مقیم ہے اور اپنے دورانِ قیام میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اپنے ہم خیال لوگوں کی امداد سے اپنے دورِ قیام میں اُس نے بہت سے وعظ کئے ہیں اور ان وعظوں میں وہ مستغیثان اور ان کے علماء کے خلاف کلمات توہین استعمال کرتا ہے جن کی مستغیثان عزت کرتے ہیں۔ مستغیثان نے بہت کوششیں کیں کہ ملزم اپنے حرکات توہین سے باز آئے لیکن سب بے سود ہوئیں۔

۸ر جون ۱۹۴۶ء کو ملزم نے ۹ بجے اور ۱۲ بجے شب کے درمیان ایک وعظ کہا جس میں اُس نے بعض ایسی باتیں کہیں جو توہین آمیز اور مختلف فرقوں کے درمیان فساد انگیز تھیں۔ الفاظ یہ تھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی محمد قاسم نانوتوی و مولوی خلیل احمد انبہٹی و مولوی عبد الشکور کاکوروی و مولوی رشید احمد گنگوہی کافر مرتد اور بے دین ہیں آگے چلکر کہا کہ مسمیان عبد الحمید خاں و حبیب اللہ و محمد شریف خاں و مولوی سراج الحق و محمد عارف ساکن بھدرسہ وہابی مرتد کافر بے دین اور دیو کے بندے ہیں اسکے علاوہ ملزم کی یہ بھی کوشش ہے کہ انکے خیالات کے لوگ دوسرے خیالات کے لوگوں سے نہ ملیں اور نہ وہ اُن میں شادی بیاہ کریں یعنی ان سے بالکل قطع تعلق کر دیں۔ ملزم ایک دوسرے مسلمان کے درمیان جذبات منافرت پھیلا رہا ہے۔ ملزم کی اس تقریر سے مستغیثان کی اور اُن کے علماء کی عزت کو نقصان پہونچا ہے اور یہ تقریر ان کو بدنام کرنے والی ہے ملزم کا یہ بھی ارادہ تھا کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان مذہبی منافرت پیدا کی جائے۔

Scanned with CamScanner

مستغیث عبدالحمید خاں نے اس واقعہ کی رپورٹ تھانہ میں بھی کی ملزم پر جرم زیر دفعہ ۵۰۰، ۲۹۸، ۱۵۳ عائد ہوئے جس کا ملزم انکار کرتا ہے۔ ملزم کہتا ہے کہ اُس نے ۸ر جون ۱۹۴۶ء کو کوئی تقریر بھدرسہ میں نہیں کی اور نہ اُس نے کبھی بھی ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو مستغیثان نے حلفاً بیان کیے ہیں نہ کبھی وہ اس طرح ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ قطعی طور پر کہتا ہے کہ اُس نے ۷ر جون ۱۹۴۶ء کے پہلے کچھ تقریریں کی تھیں جن میں اس نے مختلف کتابوں سے کچھ عبارتیں پڑھی تھیں اُن کتابوں میں یہ مولویان اسلامی فتوے سے بیدین کافر مرتد اور دیو کے بندے کہے گئے ہیں اس نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کہیں وہ کہتا ہے کہ مستغیثان کو پہچانتا تک نہیں شاید مستغیثان اُنہیں مولاناؤں کے خیال کے ہوں اور انھوں نے ان الفاظ کو لپنے اوپر خیال کیا ہو۔ ۷ر جون ۱۹۴۶ء کو دونوں فرقوں کے درمیان سمجھوتہ ہوا کہ قصبہ بھدرسہ میں دونوں فرقے ۱۵ یوم تک مذہبی باتوں پر تقریر نہ کریں بلا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے ۷ر جون ۱۹۴۶ء کے پہلے ملزم کی جو تقریریں مختلف مقامات پر ہوئیں اُن کا ایک نوٹ[۱] اس مقدمہ میں ملزم کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ مجھ کو یہاں پر دیکھنا ہے کہ ملزم نے ۸ر جون ۱۹۴۶ء کو واقعی ایک تقریر کی جیسا کہ استغاثہ کا بیان ہے اور پھر وہ تقریر مستغیثان کی اور اُن کے علماء کی بدنامی کرنے والی تھی اور اس تقریر میں ملزم نے قصداً بدنیتی سے معاندانہ خلاف قانون فساد کرنے کے لئے اشتعال دلایا یا نہیں جہاں تک تاریخ تقریر کا سوال ہے حلفاً کہا جاتا ہے کہ ملزم نے ۸ر جون ۱۹۴۶ء کو تقریر کی اور عبدالحمید خاں نے اسکی رپورٹ تھانہ پر کی ہے نہ تو اس مقدمہ میں وہ رپورٹ پیش کی گئی ہے اور نہ کسی گواہ نے اِس کو ثابت کیا ہے۔ اس سے استغاثہ کے خلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی رپورٹ نہیں کی گئی ہے۔ استغاثہ ۱۲ر جون ۱۹۴۶ء کو دائر کیا گیا ہے۔

---

[۱] یہی بیان مبارک جو آپ صاحبان نے بنام تاریخی شمع منور د ۸ نجات کتاب میں پڑھا ہے۔
۱۳ ھ ۶۵

مستغیثان نے کوئی وجہ نہیں بتائی کہ استغاثہ میں دیر کیوں ہوئی ہے جب کہ رپورٹ تھانے پر نہیں کی گئی۔ گواہ ع۱ سراج الحق کہتا ہے کہ ۷؍جون ۱۹۴۶ء کو موضع میں پولیس آئی اور جیئرمین ٹاؤن ایریا صاحب بھی آئے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ بھدرسہ میں بلااجازت کوئی مذہبی یا دوسری تقریر نہ ہو یا اور کوئی ایسا عام جلسہ نہ کیا جائے جس سے فساد اور جھگڑے کا احتمال ہو۔

یہ غیر ممکن ہے کہ جب اُس دن ایسا اعلان ہوگیا تھا تو اس کے بعد بھی کوئی تقریر وغیرہ ہوئی ہو۔ سراج الحق نے دوران جرح میں حلفاً یہ بتایا کہ استغاثہ واقعہ کے سات یا آٹھ یوم کے بعد کیا گیا ہے۔ استغاثہ کی تاریخ ۱۲؍جون ۱۹۴۶ء ہے جس کے معنےٰ یہ ہوئے کہ واقعہ ۴ یا ۵ جون ۱۹۴۶ء کا ہوگا، مستغیث عبدالحمید خاں بیان کرتا ہے کہ مناظرہ ۷؍جون ۱۹۴۶ء کو ہونے والا تھا لیکن محمد اکبر کی رپورٹ پر پولیس آگئی اور گواہ اور فریق ثانی کے درمیان یہ فیصلہ ہوا کہ کوئی ایسا مکالمہ نہ ہو جس سے دل آزاری ہو یہ واقعہ ۷؍جون ۱۹۴۶ء کی شام کو گزرا اور اُسی دن شب کو ملزم نے تقریر کی اور اس پر عبدالحمید خاں نے صبح کو یعنی ۸؍جون ۱۹۴۶ء کو پولیس میں رپورٹ کی یہ بات واقعہ کی تاریخ ۸؍جون ۱۹۴۶ء ہونا ختم کر دیتی ہے دونوں مستغیثان کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریر ۸؍جون ۱۹۴۶ء کو نہیں ہوسکی ہوگی۔

اب ہم یہ دیکھیں گے کہ تقریر میں کیا کہا گیا مستغیثان نے تحریر میں کچھ بھی نہیں دیا کہ ملزم نے کیا کہا صرف تین مستغیثان اور دو گواہان کا بیان ہے کہ ملزم نے اوپر کے لکھے ہوئے الفاظ استعمال کیے ہیں ملزم یہ مانتا ہے کہ اوس نے اُن مولویوں کے حق میں اوپر لکھے ہوئے الفاظ استعمال کئے ہیں مگر وہ عبارت دوسری تھی۔

گواہ ع۱ کہتا ہے کہ تقریر کو کسی نے بھی نوٹ نہیں کیا اور نہ خود اُسنے نوٹ کیا ملزم نے جو الفاظ کہے ہیں وہ ان کو زبانی یاد ہیں اور کچھ مختصر مفہوم تقریر کا بھی یاد ہے اُس کے بیان کے مطابق ملزم تقریر کے وقت کتابیں اپنے ہاتھ میں لیتا تھا۔

اس بیان سے ملزم کی بات کو تقویت ملتی ہے گواہوں میں سے کسی نے تقریر کو تحریر میں نہیں پیش کیا نہ کسی اور نے بلکہ ملزم نے تقریر کے خاص مضمون کو تحریر میں پیش کیا ہے کسی دوسری تحریر کی عدم موجودگی میں ملزم کی تحریر کو درست اور صحیح مانا جائے گا اس تحریر کے کچھ حصے جب گواہوں کے سامنے پڑھے گئے تو انھوں نے انکار کر دیا ہے لیکن زبانی انکار بیکار ہے ملزم اقرار کرتا ہے کہ اس نے اُن مولویوں کے حق میں اوپر کے لکھے ہوئے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن عبارت دوسری ہے اور اس نے وہ الفاظ چند کتابوں کی تحریر کی مدد سے کئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ ملزم کا فعل بالکل درست تھا کہ وہ کتاب سے پڑھ رہا تھا اور ملزم یہ بات نیک نیتی سے پبلک کی آگاہی کے لئے کر رہا تھا تاکہ وہ مذہبی باتیں سمجھ لیں اس لئے ملزم کا فعل دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں نہیں آتا ہے ملزم کی تقریر سے پبلک کے اشتعال جھگڑے کے احتمال کے متعلق کچھ گواہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ملزم کی تقریر سن کر بہت سے لوگ ان کی باتیں سمجھ کر ملزم کے ہم مذہب ہو گئے اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ملزم کا وعظ بہت دلچسپ تھا مستغیث عبدالحمید خاں بیان کرتا ہے کہ مناظرے سے فساد کا احتمال تھا نہ کہ تقریر سے حالانکہ خود ہی عبدالحمید مناظرے کا کھلا چیلنج دینے والا تھا اس سے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑا فساد ملزم کی وجہ سے نہیں ہو سکتا تھا بلکہ مستغیث اس کا ذمہ دار تھا۔

اس مقدمہ میں ایک اکسپرٹ مولانا ابوالوفا پیش کیا گیا ملزم نے مذہبی امور میں خود بڑی لمبی جرح اُس پر کی۔ اس کی گواہی کو مقدمے کی گواہی کہنے سے اُس کو مذہبی مناظرہ کہنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ ہوتا چلا آرہا ہے کہ ہر ایک مذہبی کتاب کی عبارتوں کے مختلف معانی لئے جاتے ہیں اور ہر شخص اپنے خیال کے مطابق اسکے معنی نکال لیتا ہے اور اس طرح سارا معاملہ ختم ہو جاتا ہے صحیح معانی اور مصنف کی اصل مراد اور جس ماحول میں وہ کتابیں لکھی گئی تھیں اُنکے دیکھنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا۔ اُس کی

گواہی کا اکثر حصّہ مذہبی مناظرہ تھا مذہبی مناظرے میں کوئی ہار جیت نہیں ہوتی کیونکہ جس کا جیسا اعتقاد ہوتا ہے وہ ویسا ہی کتابوں کا مطلب سمجھتا ہے مستغیثان ایک گروہ کے ہیں اور ملزم دوسرے گروہ کا ہے۔

عبدالحمید خاں کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اُس کے اور اشرف کے درمیان کچھ خط و کتابت ہوئی یہ لوگ دستخط کرنے والے تھے اور ایک طرف کے علماء اُن کو مضمون دیتے تھے دوسرا فریق اپنے علماء کے آلہ کار بن کر جواب دیتے تھے ان خطوط میں عبدالحمید خاں نے اشرف و اختر کے جواب میں ملزم کے لئے وہی الفاظ استعمال کئے تھے جن کو وہ استغاثہ میں پیش کرتا ہے جو ثبوت مثل میں پیش کئے گئے ہیں اُن سے مجھے یہ بات نظر آتی ہے کہ عبدالحمید خاں اپنے مذہب کا اندھا معتقد ہے اور وہ ملزم کے وعظوں سے جو کہ مئی ۱۹۴۶ء میں ہوئے ہیں بہت رنجیدہ ہوا اور اس نے ملزم کے مریدین سے کہا کہ ایک مناظرہ ہو جائے جو کہ جون ۱۹۴۶ء میں ہونے والا تھا اُس نے اس کام کے لئے ایک مولوی نور محمد کو بلوایا۔ عبدالحمید خاں یہ بھی کہتا ہے کہ اُس نے پولیس کا بھی انتظام کیا کیونکہ بھدرسہ میں فساد کا ڈر تھا۔ پولیس کو اس بات کی رپورٹ دیگئی اور مناظرہ روک دیا گیا مستغیث عبدالحمید خاں شاید اس بات پر بہت رنجیدہ ہوا کہ ملزم نے موضع میں جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا اور لوگوں نے ان کو سُنا اور قبول و تسلیم کر لیا جنکو وہ منافرت کے ذریعے رد کرنا چاہتا تھا اور اس نے دو اور آدمیوں کو اپنا ہم خیال کر لیا اور ۸ / جون ۱۹۴۶ء کو واقعے کی تاریخ معیّن کرنے کا موقع حاصل کر لیا حالانکہ یہ واقعہ بیان مذکور بالا کے مطابق کبھی نہ ہو پایا اور ملزم کے خلاف جھوٹا اور باطل استغاثہ دائر کر دیا جس کا سچا ہونا وہ ثابت نہ کر سکا اگر حقیقتہً ملزم نے ۸ / جون ۱۹۴۶ء کو مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مذہبی منافرت پیدا کرنے والی تقریر کی تھی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بھدر سے میں کوئی معتبر آدمی مستغیث کی بات کی تائید کرنے والا اسکو نہیں ملا۔

صرف تین گواہ پیش کئے گئے ہیں پہلا تجمل حسین ہے جو کہ اپنے کو بھدرسہ کا حکیم بتاتا ہے اور شاہ بدیع جو کہ ڈھائی میل کی دوری پر ہے وہاں کا ساکن ہے وہ کہتا ہے کہ وہ اس دن بھدرسہ سے گھر نہیں گیا اور تقریر سننے کے لئے گیا وہ کہتا ہے کہ مولنا حشمت علی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ان مولویوں نے اپنی کتابوں میں ایسا لکھا ہے اسی وجہ سے وہ کافر ہو گئے ہیں۔ یہ گواہی ملزم کی تائید کرتی ہے۔ دوسرا گواہ قائم علی پیش کیا گیا ہے جو کہ ایک میل کی دوری پر رہتا ہے وہ کہتا ہے کہ مولنا نے کہا کہ دیوبندی مولویوں کے کہنے پر مت عمل کرو۔ میں اُن کے طریقے پر چلتا تھا اور میں نے اُس سے کہا کہ اگر یقین کرا دیا جائے کہ اُن کا طریقہ کس طرح خراب ہے تو میں خود پھر جاؤں اُس کے بعد میلاد ہوا اور میں چلا گیا۔ دوسرے موضع کے ان دو گواہوں کے سوا دوسرا کوئی موقعہ کا گواہ پیش نہیں کیا گیا۔

میرا خیال ہے کہ جیسا کہ میں نے اوپر بحث کی ہے کہ ۸ رجون ۱۹۴۶ء کا واقعہ سراسر گڑھی ہوئی بات ہے اور ایسا کوئی واقعہ نہ ہونے پایا وہ ملزم کی اگلی تقریریں تھیں جن سے مستغیثوں کی دل آزاری ہوئی کیونکہ فریق ثانی کے عقائد قبضہ جمارہے تھے اس لئے مستغیثوں نے بغیر سیاق و سباق کا تعلق دیکھتے ہوئے تقریر کے چند الفاظ لے کر ملزم کے خلاف جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ میرے خیال میں ملزم کو اُس کی جماعت میں صرف بدنام کرنے کے لئے یہ مقدمہ دائر کیا گیا ہے کیونکہ وہ مذہبی مبلغ ہے اور اچھی مقدار میں مریدین رکھتا ہے جیسا کہ دوران مقدمہ میں دیکھا گیا۔ گواہ نمبر ۷ برما میں ملزم کے خلاف کوئی مقدمہ ثابت کرنے کے لئے پیش کیا گیا جسکی کوئی وقعت نہیں ہے

میں ملزم حشمت علی کو تعزیراتِ ہند کی دفعات ۵۰۰، ۱۵۳، ۲۹۸ سے جن کا الزام اُسپر لگایا گیا ہے اور اس پر مقدمہ چلایا گیا ہے بیقصور قرار دیتا ہوں اور اس کو زیر دفعہ ۲۵۸ ضابطہ فوجداری آزاد کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

دستخط مہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء

صحیح نقل (دستخط پڑھنے میں نہ آئے) ہیڈ کا پیسٹ کلکٹریٹ فیض آباد۔

دہابیہ دیابنہ ایسے حیادار کہ اپنے عقائد باطلہ کا فیصلہ چاہنے کے لئے اجلاس بالا میں انھوں نے نگرانی دائر کردی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل یہاں سے بھی حضرت شیر بیشۂ سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ جس کے فیصلے کی نقل انگریزی میں ہے اس کا ترجمہ اردو میں کرکے شامل کتاب کیا جاتا ہے۔ اہلِ حق خود ہی پڑھ کر فیصلہ فرمالیں گے۔

فیض آباد سشن جج کورٹ

۲۸ر اپریل ۱۹۴۹ء کو فیض آباد کے سشن جج شری یعقوب علی رضوی کے دیئے ہوئے فیصلے کی نقل:۔

سراج الحق عمر ۳۰ سال ولد ظہور خاں۔ حبیب اللہ ۴۴ سال ولد رحمٰن باشندگان قصبہ بھدرسہ پولیس اسٹیشن تھانہ پورہ قلندر ضلع فیض آباد عرض گزاران بنام حکومت ہند معرفت حشمت علی خاں ولد نواب علی خاں محلہ بھورے خاں ضلع پیلی بھیت۔

زیر دفعہ ۴۳۵ ضابطہ فوجداری۔ فوجداری نگرانی فیض آباد ۵۸ء ۱۹۴۸ء

حکم

یہ نگرانی کی درخواست خلاف حکم شری مہابیر پرشاد اگروال کے ہے جو کہ ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو صادر ہوا ہے جس میں انھوں نے ملزم (مولانا) حشمت علی کو جرم دفعہ ۲۹۸، ۵۰۰، اور ۱۵۳ تعزیرات ہند سے رہا کردیا۔ ۱۲ر جون ۱۹۴۶ء کو عرض گزاران عبدالحمید خاں و سراج الحق اور حبیب اللہ ساکنان قصبہ بھدرسہ تھانہ پورہ

قلندر جوکہ حنفی مسلمان ہیں ایک استغاثہ زیر دفعہ ۲۹۸، ۵۰۰، ۱۵۳ خلاف ملزم (مولانا) حشمت علی کے جوکہ پیلی بھیت کا ہے پیش کیا جس میں انھوں نے حلفیہ شکایت کی کہ ملزم اپنے کو عالم اور بریلی کے خیالات کا بتاتا ہے مسلمانوں کے درمیان میں جھگڑا پیدا کرنے کے لئے ملزم اُن بھدرسہ کے مسلمانوں کو گالی دیتا ہے جوکہ اس کے مرید اور معتقد نہیں ہیں۔ ملزم قصبہ بھدرسہ میں ایک ماہ سے مقیم ہے اور جس میں ملزم نے بہت سی تقریریں کی ہیں اور اپنے خیالات کی اشاعت کی جن میں اُس نے مستغیثان اور علمائے مستغیثان کی بے عزتی کی ہے جن کو مستغیثان مانتے ہیں اور اُن کی عزت کرتے ہیں مورخہ ۸ ر جون ۱۹۴۶ء کو ۹ بجے اور ۱۲ بجے رات کے درمیان ملزم نے ایک تقریر شارع عام پر کی جس میں مستغیثان کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچانے کے لئے توہین آمیز اور گالیوں سے بھرے ہوئے کلمات استعمال کرتے ہوئے حسب ذیل الفاظ کہے۔

یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی و مولوی محمد قاسم و مولوی خلیل احمد۔ مولوی عبدالشکور اور مولوی عبدالرشید کافر و مرتد اور بے دین ہیں۔ ملزم نے دورانِ تقریر میں یہ بھی کہا کہ مستغیثان اور محمد عارف ساکن بھدرسہ وہابی مرتد کافر اور دیو کے بندے ہیں ان کے علاوہ ملزم یہ بھی کوشش کر رہا تھا کہ اسکے پیرد دوسرے مسلمانوں سے جوکہ اس کے خیالات کے نہ تھے نہ ملیں۔ آپس میں رشتۂ ازدواجی نہ قائم کریں اور ان سے مقاطعہ کلیہ کریں یہ ہے کہ ملزم کی اس تقریر سے مستغیثان اور اُن کے علمار کی بدنامی اور بے عزتی ہوئی اور یہ ہے کہ مستغیث عبدالحمید خاں نے ملزم کے خلاف اس امر کی ایک رپورٹ تھانہ پورہ قلندر میں کی تھی۔

ملزم نے جرم سے انکار کیا اور یہ بھی انکار کیا کہ ملزم نے ۸ ر جون ۴۶ء کو ایسی کوئی تقریر بھدرسہ میں نہیں دی۔ ملزم نے یہ بھی انکار کیا کہ اُس نے وہ الفاظ جوکہ مستغیثان نے بیان کئے ہیں نہیں استعمال کئے ملزم نے بیان کیا کہ ۷ ر جون ۴۶ء کے قبل اُس نے چند تقریریں بھدرسہ میں کہیں جس میں اُس نے کتابوں سے چند عبارتیں

پیش کیں اوران عبارتوں میں علماء جوکہ استغاثہ میں درج ہیں بذریعہ فتویٰ کافر مرتد بے دین دیو کے بندے اور وہابی قرار دیئے گئے تھے یہ ملزم نے جو کچھ حاضرین جلسہ سے کہا وہ اُس کے الفاظ نہ تھے یہ ہے کہ وہ مستغیثان کو پہچانتا تک نہیں ہے اور یہ ہے کہ مورخہ ۷/ جون ۱۹۴۶ء کو مسلمانوں کے دونوں فرقوں میں یہ سمجھوتہ ہوا کہ وہ لوگ قصبہ بھدرسہ میں ۱۵/ دن تک آپس میں مذہبی معاملوں پر بحث و مباحثہ نہ کریں بغیر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کئے ہوئے ۷/ جون ۱۹۴۶ء سے قبل تقریریں جو کہ ملزم نے بھدرسہ میں دی تھیں اُن کا مضمون کچہری میں خود ملزم نے پیش کیا جس پر ع-ڈی-۲ پڑا ہے۔

ثبوت دونوں فریقین کی طرف سے پہنچنے کے بعد لائق مجسٹریٹ نے اولاً یہ فیصلہ کیا کہ ملزم نے ۸/ جون ۱۹۴۶ء کو کوئی تقریر نہیں کی جس کی کہ مستغیثان شکایت کرتے ہیں اور یہ صرف ایک بنایا ہوا قصہ تھا دوسرا فیصلہ مجسٹریٹ نے یہ کیا کہ یہ الفاظ ملزم نے گزشتہ دوسری تقریروں میں استعمال کئے تھے جن سے ان کے جذبات کو صدمہ پہنچا تھا کیونکہ انھوں نے ان الفاظ کا سیاق و سباق سے تعلق دیکھے بغیر غلط مطلب نکال لیا اور یہ غلط مقدمہ ملزم کے خلاف دائر کیا۔ اس پر لائق مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر دیا اور یہ اعتراض کیا کہ جو ملزم مذہبی مبلغ ہے اور اُس کے بہت کافی مرید اور معتقد ہیں اسلئے اُس کی پبلک میں بے عزتی کرنے کو یہ مقدمہ دائر کیا گیا ہے ملزم اس وجہ سے بری کر دیا گیا تھا۔

اور اسی بریت کے خلاف مستغیثان نے نگرانی کی درخواست دی ہے اور وہ اس حکم کے خلاف ہیں فریقین کے لائق وکلا کی طویل بحثوں اور فریقین کے پیش کردہ زبانی اور تحریری ثبوت کو بہت غور سے پڑھنے اور سننے کے بعد میں اس نتیجے پہ پہونچا ہوں کہ یہ درخواست نگرانی کچھ دم نہیں رکھتی۔

وہ تقریر جس پر اعتراض ہوا ہے اُس کو حسب بیان مستغیث ملزم نے ۸/ جون

۱۹۴۶ء کو کیا تھا۔ اور مستغیث عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ اسکی رپورٹ تھانہ پورہ قلندر میں کی تھی لیکن ایسی کوئی رپورٹ نہ تو طلب کی گئی اور نہ ثابت کی گئی۔ اسکے علاوہ استغاثہ مورخہ ۱۲؍ جون ۱۹۴۶ء کو دائر ہوا یعنی ۴ یوم بعد لیکن دیر ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی اگر وہ تقریر واقعی میں ایسی تکلیف دہ اور اشتعال انگیز تھی تو استغاثہ دائر کرنے میں کوئی دیر نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ حسب بیان مستغیث سراج الحق بھدرسہ میں ۷؍ جون ۱۹۴۶ء کو پولیس اور ٹاؤن ایریا کے چیرمین آئے اور انھوں نے یہ اعلان کیا کہ بھدرسہ میں بلا اجازت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے کوئی مذہبی مکالمہ نہ ہو اور کوئی ایسا عام جلسہ بھی نہ کیا جائے جس سے امن شکنی کا اندیشہ ہو لائق مجسٹریٹ نے یہ صحیح فیصلہ کیا ہے کہ اس اعلان کے بعد ملزم کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ ۸؍ جون ۴۶ء کو جلسہ عام میں کوئی تقریر کرے جیساکہ مستغیثان بیان کرتے ہیں۔ اسی گواہ سراج الحق کے بیان کے مطابق وہ تقریر جس کی شکایت ہوئی ہے استغاثہ دائر کرنے کے ۷ یا ۸؍ یوم پہلے دی گئی تھی حالانکہ استغاثہ پر ۱۲؍ جون ۱۹۴۶ء درج ہے۔ بیان کی بنا پر ملزم کی قابل اعتراض تقریر ۴۔۵؍ جون ۴۶ء کے بعد نہیں ہو سکی ہوگی۔ پھر گواہ ع۲ مستغیث عبدالحمید خاں نے یہ اقرار کیا کہ مورخہ ۷؍ جون ۴۶ء کو مناظرہ ہونے والا تھا مگر پولیس آگئی اور اس نے یہ معاہدہ کرا دیا کہ دونوں فرقوں میں ایسی تقریر نہ ہونی چاہیئے کہ جس سے دوسرے کو تکلیف پہونچے۔ اس گواہ کے بیان کے مطابق ۷؍ جون ۱۹۴۶ء کی شام کو یہ واقعہ ہوا اور اسی شب کو ملزم نے قابل اعتراض وعظ کہا اور اسی گواہ نے حلفی بیان دیا کہ دوسرے دن یعنی مورخہ ۸؍ جون ۱۹۴۶ء کو رپورٹ صبح کو اس گواہ نے کی اگر یہ بیان درست ہے تو قابل اعتراض تقریر ۷؍ جون ۴۶ء اور ۸؍ جون ۴۶ء کے درمیان والی رات میں ہوئی ہوگی اگر ہوئی ہو نہ کہ ۸؍ جون ۱۹۴۶ء کو درمیان ۹۔۱۲ بجے رات کے۔ اس لئے میں لائق مجسٹریٹ سے پوری طرح متفق الرائے ہوں کہ مستغیثان بہت ہی بری طرح سے ثابت کرنے میں ناکامیاب رہے ہے کہ ۸؍ جون ۴۶ء کو ۹ بجے اور ۱۲

بچے کے درمیان ملزم نے کوئی ایسی تقریر کی جس سے اُن کے علماء کی اور ان کی کسی طرح سے بے عزتی ہوئی صرف اسی ایک دلیل کی بنا پر درخواست نگرانی خارج کر دیئے جانے کے قابل ہے۔ لائق مجسٹریٹ کی تجویز سے مجھے پتہ چلتا ہے کہ لائق مجسٹریٹ نے ثبوت زبانی و تحریری کو بغور دھیان دیا اور ملاحظہ کیا اور یہ صحیح فیصلہ کیا کہ ملزم نیک نیتی کے ساتھ کتابوں کی عبارتیں پڑھنے میں صحیح راستے پر تھا لائق مجسٹریٹ نے ثبوت کو بغور دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ استغاثہ میں جو یہ شکایت ہے کہ ملزم نے کوشش کی کہ فرقہ وارانہ فساد ہو جائے تو یہ فساد کا احتمال ملزم کی وجہ سے نہ تھا بلکہ خود مستغیثان ہی کی وجہ سے تھا کیونکہ مستغیث عبدالحمید خاں گواہ ع۲ نے خود کہا کہ فساد کا احتمال مناظرہ کی وجہ سے تھا نہ کہ ملزم کی تقریر کی وجہ سے تھا۔ عبدالحمید خاں نے خود اپنی طرف سے اور دوسروں کی طرف سے ایک اشتہار چھاپا اور شائع کرا دیا جس میں انھوں نے مذہبی بحث و مباحثہ مناظرہ کے لئے کھلا چیلنج دیا اشتہار پر کچہری کا ع<u>۱۵-۱۶</u> ہے۔

تمام پہلوؤں پر بہت ہی غور و خوض کے ساتھ نظر ڈالنے اور ثبوت کو پڑھنے کے بعد اس نتیجہ تک پہونچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ میں حسب فیصلہ لائق مجسٹریٹ یہ فیصلہ کروں کہ ۸/جون ۱۹۴۶ء کو کوئی ایسی تقریر نہیں ہوئی اور مستغیث عبدالحمید خاں اور اُن جیسے اندھے مقلدینِ مذہب کی طرف سے دائر کیا ہوا استغاثہ بالکل منگھڑھت ہے لائق مجسٹریٹ کا فیصلہ جس میں اُس نے ملزم کو بری کر دیا فریقین کے پیش کردہ ثبوتوں کی بنا پر بالکل صحیح اور درست ہے مستغیثان میرے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلے میں کوئی قانونی غلطی یا اور کوئی غلطی نہ بتا سکے۔

درحقیقت یہ نگرانی جس کی مانند اپیل میرے سامنے بحث ہوئی تھی اس میں کوئی جان نہیں ہے اور جسکو کہ میں خارج کرتا ہوں۔

دستخط۔ یعقوب علی رضوی سشن جج مورخہ ۲۸/اپریل ۱۹۴۹ء

صحیح نقل :

دستخط (پڑھنے میں نہ آئے)

ہیڈ کاپیسٹ (دستخط پڑھے نہ گئے) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فیض آباد

نقل کرنے کی تاریخ ۵ رمئی ۱۹۴۹ء

Scanned with CamScanner

پیغام شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان

سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم ـــــ دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

اے مسلمانو! اٹھو دیں کی حفاظت کیلئے ‖ کوششیں دل سے کرو مذہب وملت کیلئے
کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کیلئے ‖ غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کیلئے
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم

مصطفےٰ کی بھولی بھیڑو! بھیڑیوں سے تم بچو ‖ جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو!
اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو ‖ غوث اعظم ہیں مدد پر اُن کا دامن تھام لو
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو! ‖ پھر کرو کوشش نمازوں کے لئے تم مومنو
مصطفےٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو ‖ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ قول حق ہے غالب تم رہو
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض وسما ‖ سنیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفےٰ
قادریو! تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ ‖ رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم

محفل میلاد اقدس مستحب ہے اور ثواب ‖ جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بیحساب
شرک ٹھہراتا ہے اسکو نجدی خانہ خراب ‖ سنیو نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم

اے عُبید قادری محشر میں تجھکو خوف کیا ‖ جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا
دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا ‖ نزع و محشر میں حفاظت کرنیوالے ہیں رضا
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم ـــــ دم ز بو بکر و عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم ـــــ دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

Scanned with CamScanner

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی وصیت

پیارے بھائیو! تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑ یئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑ یئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے۔ تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے اور ان سے ائمۂ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ ہم سے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے، اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو، حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔ جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور ونجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت وہلاکت۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں۔ اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔

RAZA OFFSET MUMBAI-3 TEL.: 23456313

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

اعلان

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ **صوفی عبد الصمد قادری** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

کی مرتبہ کتابوں و رسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں۔

محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

سیوینڈیہ، آزاد نگر، بکاروا سٹیل سیٹی، جھارکھنڈ

Mobile:+916204351217

9764135477, 8292960660

Scanned with CamScanner